تجھ سنگ زندگی

انا الیاس

exponovels

For more visit (exponovels.com)

تجھ سنگ زندگی

انا الیاس

"کل جا رہی ہو پھر تم گاؤں، براس (بھائی) کی شادی پہ"

ان دونوں کا اس وقت فری پیریڈ تھا وہ دونوں پنڈی میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کر رہیں تھیں۔ لاسٹ ائیر چل رہا تھا۔

ہنال بلوچستان کے ایک گاؤں ڈیرہ اللہ یار سے بیلونگ کرتی تھی۔ جبکہ فروا پنڈی کی ہی رہنے والی تھی۔ دونوں میں پہلے دن سے دوستی تھی۔ ہنال تو اپنے قبائلی بیک گراؤنڈ کی وجہ سے کسی سے دوستی ہی نہیں کرتی تھی۔ یہ بھی اسکے بھائی کی ضد تھی تو وہ میٹرک سے آگے پڑھ سکی تھی۔

ان کے ہاں لڑکیوں کی پڑھائی کو فحاشی اور آزاد خیالی تصور کیا جاتا تھا۔ جبکہ لڑکوں کو باہر کے ملک سے جا کر پڑھائی کرنے کی اجازت تھی۔

اسکا بھائی زریاب جو کچھ عرصہ پہلے آکسفورڈ سے پڑھ کر آیا تھا۔ جب اس نے اپنی بہن کا میڈیکل میں انٹرسٹ دیکھا تو سب کی مخالفت مول لے کر بھی اسے ایم بی بی ایس کے لئیے پنڈی میڈیکل کالج بھیجا۔ اسلام آباد میں انکا ذاتی گھر بھی تھا جہاں پوری سیکیورٹی میں نہ صرف وہ رہتی بلکہ گارڈز کے ساتھ کالج آتی جاتی۔

اسے کالج میں زیادہ دوستی سے منع کیا گیا تھا لہذا سوائے فروا کے اسکی کوئی اور دوست بھی نہیں تھی۔

وہ اس قدر خوبصورت تھی کہ اگر نقاب میں نہ ہوتی تو لوگ مڑ مڑ کر اسے دیکھتے۔ شفاف سرخ اور سفید رنگت، گہری جھیل سے آنکھیں جو کسی کی طرف اٹھتیں تو سحر کھینچ دیتیں۔ گلابی پتلے سے ہونٹ اور گھنے بال جن کو بہت کم لوگوں نے دیکھا تھا۔

اسے تو لڑکیاں اتنے غور سے دیکھتیں تھیں مگر وہ اس بات سے بے نیاز بہت معصوم سی تھی۔

"ہاں یار بس اب کچھ دن ہی تو رہ گئے ہیں۔ ماس (ماں) کی بار بار کال آ رہی ہے کہ اب حویلی آ جاؤ۔ پلیز تم میرے سارے نوٹس یاد"

exponovels

سے رکھنا آکر سارا کور کرنا ہوگا۔ایک ہفتہ تو سمجھو کہیں نہیں گیا۔" ہنال کے بڑے بھائی بہرام کی شادی تھی۔اور اسے ایک ہفتے کے لیئے اپنے گوٹھ جانا تھا۔

ہاں تم فکر نہ کرو آرام سے انجوائے کرنا اور پلیز جلدی آنا آئل مس یو یار" فروا نے محبت سے اسکے گرد بانہیں پھیلا کر اسکے کندھے پر سر رکھا۔"ڈونٹ یو وری جلدی آؤں گی۔" اس نے بھی محبت سے اسکے گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا۔مگر کیا خبر تھی کہ یہ انکی آخری ملاقات ہو گی۔

ارے جنکو(لڑکیو)! میرے بچے کے کمرے کی صفائی کر دی ہے نا۔میرا تو دل کر رہا ہے سارے گھر میں چراغاں کر دوں میرا بچ اتنے" سالوں بعد آرہا ہے" جان بی بی بشام کا کمرہ صاف کرواتے حویلی کی ملازماؤں سے بولیں۔انکا سب سے چھوٹا بیٹا بشام پانچ سال بعد انگلینڈ سے واپس آرہا تھا۔پہلے اس نے وہاں گریجویشن کیا اور پھر آکسفورڈ سے بزنس میں ماسٹرز کر کے اپنے آبائی گاؤں ڈیرہ اللہ یار آرہا تھا۔

جان بی بی سردار باران کی بیگم تھیں۔انکے تین بیٹے سردار ادہام، سردار عمید اور سردار بشام جبکہ ایک بیٹی پری ناز تھی۔بڑے دونوں بیٹوں کی اپروچ ٹیپکل سرداروں والی تھی کرخت اور روایتوں پر مر مٹنے والے۔دونوں شادی شدہ تھے اور بیویوں کو پاؤں کی جوتی سمجھتے تھے۔ مگر بشام شروع سے ماں اور اپنی ایک آیا کے قریب رہا تھا۔جنہوں نے ہمیشہ اسے عورت کی عزت اور نرم مزاجی سکھائی تھی۔اسی لیئے پورے گھر حتی کہ پورے خاندان میں اپنی صلح جو نیچر کی وجہ سے وہ بہت پسند کیا جاتا تھا۔

آج جبکہ وہ اتنے عرصے بعد وطن واپس آرہا تھا تو ہر کوئی خوش تھا۔سردار باران کے تین بھائیوں کی حویلیاں بھی ساتھ ساتھ تھیں۔سب ایک دوسرے کی حویلیوں میں آتے جاتے رہتے تھے۔اور آج بھی گویا اس حویلی میں عید کا سا سماں تھا۔بشام کی پسند کے کھانے بنائے جا رہے تھے۔

ارے کوئی پتہ کرو میرا بچ کب تک آئے گا مجھ سے تو یہ وقت گزارا نہیں جا رہا۔" جان بی بی بار بار دالان کے چکر کاٹ رہیں تھیں۔"

ماں میں نے کال کی ہے بر اس کو وہ کہتے ہیں بس پہنچنے والے ہیں۔" ابھی پری زاد انہیں تسلی دے ہی رہی تھی کہ باہر سے گاڑیوں کی" آواز آئی۔

سب عورتیں چہرے ڈھانپے دالان میں آئیں۔

جان بی بی کو لگا لینڈ کروزر سے کوئی شہزادہ اترا ہے۔اونچا لمبا کسرتی جسم کالی شلوار قمیض پہنے اسکن کلر کی چادر کندھوں پر ڈالے ہلکی سی شیو

For more visit (exponovels.com)

میں آنکھوں پر گاگلز لگائے پاؤں میں اپنے مخصوص علاقے کی چپل پہنے اپنی مسمرائز کرنے والی مسکراہٹ سمیت چلتا ہوا جان بی بی کے پاس آکر انہیں بازوؤں میں بھر لیا۔

وہ زار و قطار روتیں اسکے چہرے اور ہاتھوں کو چوم رہیں تھیں۔

یہی حالت پری زاد کی تھی۔ وہ باری باری سب سے مل کر جان بی بی کے کندھے پر ہاتھ رکھے اندر بڑھا۔

ہائے کتنا سامنہ نکل آیا ہے تیرا یہ ڈاکٹری پڑھ پڑھ کے۔ میں تو کہتی ہوں دفعہ کر یہ پڑھائی۔ میں تو اب تیرے ہاتھ پیلے کرنا چاہتی تھی پر نجانے تجھے اور تیرے بر اس کے دماغ مین کیا خناس بھرا ہے" زری بی جو کہ ہنال کی ماں تھیں انہوں نے پریشانی سے کہتے اس سے شکوہ کیا۔ ہنال صبح ہی اپنے آبائی گاؤں پہنچی تھی۔ اور اب میں کے پاس بیٹھی انکی ڈانٹ سن رہی تھی۔

اچھا نہ ماں ڈانٹیں تو نہیں آپ کو پتہ ہے نہ ڈاکٹر بننا میرا جنون ہے اور اب تو ویسے بھی صرف ایک سال کی بات رہ گئی ہے" اس نے انکے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں زنان خانے میں تخت پر بیٹھیں تھیں۔

ہاں ہاں اب تو پڑھ لکھ کر ماں کو باتوں میں اڑاؤ گی۔" انہوں نے خفگی سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔"

ارے میری گڑیا آئی ہے" زریاب جو ابھی ابھی زمینوں سے آیا تھا ہنال کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ وہ بھی بھائی کو دیکھ کر جلدی سے" اٹھی اور سر پر پیار لیا۔

ہنال سردار حیات کی بیٹی تھی۔ انکے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ سب سے بڑا بیٹا سردار سبزل، دوسرا بہرام اور تیسرا زریاب تھا۔ بیٹی ایک ہنال اور دوسری پری وش تھی جس کی شادی ہو چکی تھی۔ بڑا بیٹا سبزل بھی شادی شدہ تھا اور اب بہرام کی شادی ہو رہی تھی۔ وہ اب بھرپور طریقے سے بھائی کی شادی میں حصہ لے رہی تھی۔

کل سردار حیات کے بیٹے کی مہندی ہے کون کون جائے گا۔" وہ سب اس وقت اپنے مخصوص انداز میں نیچے بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔" کھانے کے کمرے میں دیواروں کے جانب فلور کشنز لگائے ہوئے تھے۔ درمیان میں تپائی پر کھانا چنا ہوا تھا۔ بہت پڑھ لکھ کر بھی یہ لوگ اپنے مخصوص کلچر کو نہیں بھولے تھے۔ حویلی کے اندر دنیا کی ہر سہولت موجود تھی۔

ابا میں تو نہیں جا سکوں گا بہت تھکا ہوا ہوں پلیز آئی نیڈ سم ریسٹ" کسی اور کے بولنے سے پہلے بشام نے جلدی سے کہا کیونکہ ابھی وہ اتنے"

exponovels

سالوں کی تھکن اتارنا چاہتا تھا لہذا اتنی جلدی اسکا کسی ایکٹیوٹی میں انوالو ہونے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے تم ریسٹ کرنا میرا خیال ہے عورتوں کو ادہام تم لے جانا۔"انہوں نے بڑے بیٹے کی ذمہ داری لگائی۔ "

ابا بہرام نے مجھے خصوصی طور پر محفل کا کہا ہے تو آپ عمید سے کہیں کے وہ بھی چلے عورتوں کو واپس لے آئے میں تو صبح تک آؤں گا۔"""

محفل کا مطلب رقص م سرور کا پروگرام ہوتا تھا۔جو کہ انکے ہاں لڑکے شادیوں میں ضرور رکھتے تھے۔

بشام نے افسوس سے اپنے بھائی کو دیکھا۔اپنی عورتوں کو سات پردوں میں رکھنے والے دوسری عورت کو ناچتے دیکھنا فخر اور مردانگی سمجھتے تھے۔

اگلی رات بشام کے گھر والے سردار حیات کے بیٹے کی مہندی میں گ ئے سوائے بشام اور سردار حیات کے۔رات میں فنکشن ختم ہونے کے بعد باقی سب تو واپس چلے گ ئے مگر انکے مردان خانے سے ذرا ہٹ کر جو ڈیرہ بنایا گیا تھا وہاں رقص و سرور کی محفل اپنے عروج پر تھی۔

سب اس رقاصہ کے رقص سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔سوائے زریاب کے جو اپنے ہاں کی ان روایتوں سے انتہائی نفرت کرتا تھا۔

سردار ادہام شاید کچھ زیادہ ہی پی پلا گیا کہ یکدم اپنی جگہ سے اٹھ کر پہلے وہ اس رقاصہ کے ساتھ جھومنے لگا بہت سے آدمی ایسا کر کے واپس اپنی نشستیں سنبھال لیتے تھے مگر ادہام تھوڑی دیر بعد اس رقاصہ کو ایک بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کر کے کوئی گستاخی کرنے ہی والا تھا کہ بہرام نے غصے سے اٹھ کر اس رقاصہ کو ادہام سے چھڑایا اور وہ جو نشے میں جھوم رہا تھا یکدم سانپ کی طرح پھنکارنے لگا۔

یہاں پر گندگی پھیلانے کی کوشش نہ کرو۔اس طرح کی بے غیرتیاں اپنے ڈیرے پر کرو یہ میری مہمان ہے ہم یہاں اسے اس کام کے " لیئے نہیں لائے۔"بہرام نے اسے غصیلی نظروں سے دیکھتے وارن کیا۔

ھمم۔۔۔تو ہوتا کون ہے مجھے بے غیرت کہنے والا۔اور ایک ناچنے والی کا تجھے بڑا درد اٹھا ہے کیا اپنی بیوی لانے سے پہلے اسکے ساتھ رات " رنگین کرنا چاہتا ہے"اسے بہرام کا اتنا کہنا کسی تازیانے کی طرح لگا۔

ادہام۔۔۔"ادہام کی اتنی گری ہوئی بات پر بہرام کا ہاتھ اٹھ گیا۔"

سب انکے گرد جمع ہو کر انہیں آپس میں چھڑوانے لگے جو گتھم گتھا ہو گ ئے تھے۔

آج کی رات میں اس کو اپنے ڈیرے پر ابھی اور اسی وقت لے کر جاؤں گا دیکھتا ہوں تو کیا کر سکتا ہے" جیسے ہی انہیں ایک دوسرے سے "

exponovels

چھڑوایا۔ادہام اس رقاصہ کی جانب اشارہ کر کے بولا اور پھر سے اسے دھمکی دینے لگا۔

پاگل ہو گیا ہے ادہام بس کر اب" وہاں موجود کوئی شخص بولا۔"

میں بھی دیکھتا ہوں تو کیسے یہاں سے قدم باہر نکالتا ہے" بہرام نے بھی اسے دھمکی دی۔ "

ادہام خود کو باقی لوگوں سے چھڑواتا غصے سے آگے بڑھا۔اور جیسے ہی اس رقاصہ کی جانب بڑھا بہرام نے اپنی قمیض کی جیب سے گن نکالی۔

ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو میں تجھے بخشوں گا نہیں۔" بہرام نے گن اس پر تانتے ہوئے کہا۔ "

سب نے بہرام کو گن واپس رکھنے کو کہا۔ مگر اسکے سر پر بھی جیسے خون سوار ہو گیا۔

بہرام اسے رکھو ہم بات کر رہے ہیں نہ اس سے" وہاں موجود اسکے دوستوں نے اس سے گن لے کر رکھنی چاہی کہ ادھام کے بڑھتے" قدم رکتے نہ دیکھ کر اس نے فائر کر دیا۔اور گولی سیدھا ادہام کے سینے پر لگی۔

چیخ وپکار اور بھگدڑ مچ گئ۔ فائر کی آواز اندر حویلی تک پہنچی۔وہاں بھی ہلچل مچ گئ

رات کے تین بجے سردار باران کے موبائل پہ کال آئ۔ وہ اٹھے سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا۔

ہیلو" اپنے مخصوص بلوچی سٹائل میں وہ بولے۔ "

مگر دوسری جانب سے آنے والی خبر سن کر انہیں لگا ساری نیند بھک سے اڑ گئ ہو۔

کیا بکواس کر رہا ہے۔۔ میں زندہ نہیں چھوڑوں گا تجھے اگر یہ خبر غلط ہوئ۔" انکی دھاڑ پر جان بی بی بھی یکدم نیند سے ہڑبڑا کر اٹھیں اور" دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئیں۔

اللہ خیر کرنا" انہوں نے پریشانی سے فون کان سے لگائے سردار باران کو دیکھا جن کے تاثرات پتھریلے ہو چکے تھے اور یکدم موبائل والا" ہاتھ انکے پہلو میں گرا۔

سردار صاحب کیا ہوا سب خیر ہے" انہوں نے پریشانی سے ان سے پوچھا۔"

میرا ایک بازو آج کٹ گیا ہے، ماتم کا انتظام کرو۔" جان بی بی ہکا بکا نا سمجھی سے انکی بات سن رہیں تھیں۔"

اور پھر جب کچھ دیر بعد ادہام کی میت آئ تو حویلی میں کہرام مچ گیا۔غصے اور انتقام کی شدید لہر سردار باران کی حویلی میں جاگی۔

exponovels

ہر آنکھ اشک بار تھی۔ ہشام جو اپنے وطن واپس خوشیاں سمیٹنے آیا تھا کیا خبر تھی کہ بھائی کی میت اٹھانی پڑ جائے گی۔ اور اس سے بھی آگے کیا ہونے والا تھا وہ اس تکلیف سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا اسکے لیئے۔

اسی لیئے منع کیا تھا میں نے آپکو مت ارینج کریں اس قسم کی چیزیں۔ گناہ ہے یہ کیا ضروری ہے کہ ہم ان روایتوں سے کبھی باہر نہ آئیں۔ کیا فائدہ آپکو اتنا پڑھ لکھنے کا اگر آپ ابھی بھی عورت کی تذلیل کو جائز سمجھیں" زریاب شدید غصے میں بہرام کو اسکی غلط روش کا احساس دلا رہا تھا جس کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔

ادہام کے قتل کے واقعے کو گزرے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ جیسے ہی سردار باران کے گھر ماتم کچھ سرد پڑا تو انتقام کی لہر پھر سے بیدار ہوئی۔

آج جرگہ بیٹھنا تھا اور وہ سب پریشان صورت لیئے بیٹھے تھے۔

کچھ دیر بعد ان لوگوں کو بھی نکلنا تھا۔ جرگہ میں پیش ہونے کے لیئے۔

کچھ دیر بعد سردار حیات اور انکے بیٹے اور دوسری جانب سردار باران اور اسکے دونوں بیٹے اور انکے رشتے دار مرد بھی موجود تھے۔ "ہاں تو سردار بہرام یہاں سب کی موجودگی میں بتاؤ کے اس رات کیا ہوا تھا۔" جرگے کے سردار نے بہرام کو مخاطب کر کے کہا۔

اس نے تمام واقع من و عن سنایا۔

میں مانتا ہوں کے غلطی میری جانب سے ہوئی یہ جو فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہے" اس نے آخر میں اپنی غلطی مانتے ہوئے جھکے سر کے ساتھ کہا۔ زریاب اور سردار حیات کا سر بھی جھکا ہوا تھا۔

جرگے کے سرداوں نے کچھ اور لوگوں سے گواہی لی جو اس واقعے کے عینی شاہد تھے۔ سب کا بیان ایک جیسا تھا۔

ہاں تو سرداد باران تمہارا کیا فیصلہ ہے" جرگے کے سرداروں نے انکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

میں جو بھی فیصلہ کروں گا وہ یہاں سب کو ماننا پڑھے گا۔ نہیں تو جب تک میرا فیصلہ منظور نہیں ہوگا میں تب تک روز یہاں جرگہ بٹھاؤں گا۔" سردار باران نے سخت لہجے میں کہا۔

سردار بہرام کہہ چکا ہے کہ اسے تمہارا ہر فیصلہ منظور ہوگا۔ چاہے خون کا بدلہ خون لو یا زر زمی۔۔۔"" نہ خون کا بدلہ خون نا زر نہ زمین" سردار باران نے جرگے کے سردار کی بات کاٹ کر کہا۔

تو پھر" سب نے اچھنبے سے پوچھا۔ "صرف زن، خون بہا میں سردار حیات کی بیٹی" سردار باران کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نے سب"

کو حیرت میں ڈالا۔

زریاب اور بشام نے جھٹکے سے سر اٹھا کر سردار باران کے چہرے کو دیکھا جہاں اپنے فیصلے سے پیچھے نہ ہٹنے کا عزم تھا اور آنکھوں میں انتقام۔

ابا" بشام نے حیرت اور بے یقینی سے انہیں دیکھا وہ اس فیصلے کا مقصد بہت اچھے سے سمجھتا تھا۔"

زریاب کو تو لگا اسکے دل پر کسی نے کند چھری سے وار کیا ہو۔

اسکی جان سے پیاری بہن یہ کیسے انتقامی فیصلے کی بھینٹ چڑھنے والی تھی۔

سردار حیات کے کچھ بھی کہنے سے پہلے سردار باران نے اسکی بات "سردار۔۔""""تمہارا بیٹا کہہ چکا ہے کہ تمہیں ہمارا ہر فیصلہ قبول ہوگا" کاٹ کر اسے بہرام کے الفاظ یاد کروا کر بہت کچھ باور کروایا۔

وہ لب بھینچ کر رہ گۓ۔"لڑکی کو ابھی بلاؤ ہم اسے یہیں سے لے کر جائیں گے۔

یااللہ میرے بچے کو بچالینا" زری بی نے روتے ہوئے دعا مانگتے ہوئے کہا" ماس آپ فکر نہ کریں براس کو کچھ نہیں ہوگا انشااللہ" اور واقعی اسے تو کچھ نہیں ہوا تھا کفارہ تو کسی بے قصور کو ادا کرنا پڑا تھا۔

ابھی وہ ایک دوسرے کو تسلی دے ہی رہیں تھیں کہ فون کی بیل بجی۔فون سردار سبزل کی بیوی نے اٹھایا جو اس گھر کی بڑی بہو تھی۔ اور فون پر ملنے والی خبر نے اسکے پاؤں کے نیچے سے زمیں سرکا دی۔ہنال سب کو بہت عزیز تھی وہ تھی محبت دینے اور لینے والی۔

بختاور نے آہستہ سے فون واپس رکھا۔

کیا ہوا بانور (دلہن) کس کا فون تھا" اسکی طویل ہوتی خاموشی نے وہاں موجود سب کو پریشان کی رشتے دار عورتیں بھی جمع تھیں۔" بتائیں نا" ہنال نے گھبرا کر اسکا کندھا ہلایا۔"

انہوں نے خون بہا میں ہمارے جگر کے ٹکڑے کو مانگ لیا ہے۔۔۔انہوں نے تمہیں مانگا ہے ہنال" بختاور نے روتے ہوئے اسے اپنے" ساتھ لگاتے کہا۔ایک اور قیامت ٹوٹی ان سب پر۔

وہ اسے ابھی لے جانا چاہتے ہیں" بھابھی نے اسے پیار کرتے کہا "

اور وہ جس کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا وہ تو شاکڈ تھی۔بھائی کی خیر خت مانگتے یہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ خود اس انتقام کی بھینٹ چڑھ جائے گی۔کون اسے گلے لگا کر رو رہا تھا کس نے اسے چادر دی اور کب وہ گاڑی میں بیٹھ کر کب وہ جرگے میں پہنچی۔

ہشام نے بہت کوشش کی اپنے باپ کو اس فیصلے سے ہٹانے کی۔

آپ کیوں ایک بے گناہ کو اس میں گھسیٹ رہے ہیں۔"اس نے شدید غصے اور جھنجھلاہٹ سے انہیں کہا۔ "

تمھیں میرا فیصلہ نامنظور ہے تو ابھی میرا ایک اور بیٹا زندہ ہے۔ شادی شدہ ہوا تو کیا ہے۔ مرد کو چار شادیاں جائز ہیں۔ ویسے بھی خون بہا" میں آنے والیاں صرف انتقام پورا کرنے کے لیئے ہوتی ہیں۔ رکھیل سے بھی گرے ہوئے درجے کی۔"وہ اپنے باپ کے منہ سے اتنے سفاک الفاظ سن کر ششدر رہ گیا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جس نے ہارورڈ سے تعلیم حاصل کی ہے اور اسکا بھائی۔

اس نے بے بسی سے سر ہاتھوں پر گرالیا۔ جو شخص اپنی بیوی کو پاؤں کی جوتی سمجھتا ہے تو ایک خون بہا میں آنے والی کا کیا حال کرے گا۔ نہیں وہ اسے اپنے بھائی کے نکاح میں نہیں جانے دے گا۔ یہی سوچ کر اس نے اپنے دل کو مضبوط بنایا اور سردار باران کو اپنی رضامندی دے دی۔

انہوں نے فخر سے اسکی پیٹھ تھپکی۔ اس نے غصے کی اٹھتی لہروں کو دبانے کے لیئے چہرہ دوسری جانب کیا اور نظر سیدھی سامنے سے آتے کالی چادر میں لپٹے وجود پر پڑی۔

زندہ لاش کسے کہتے ہیں آج ہنال کو دیکھ کر بہت سے لوگ جان گئے تھے۔ اسے خود محسوس ہو رہا تھا کہ اسکی سب حسیں مر چکی ہیں۔

اسے اندر آتا دیکھ کر زریاب نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔

سردار حیات نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔ سردار سبزل کی بھی حالت باقیوں سے کم نہ تھی اور وہ جو اس سب کا ذمہ دار تھا سر جھکائے بیٹھا تھا۔

ہنال نے خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کیئے۔ اسکے باپ اور بھائیوں کی آنکھیں جھلملا رہی تھیں۔ جبکہ وہ بے جان بیٹھی تھی۔

زریاب تو باہر نکل کر جا چکا تھا۔ جس بہن سے وہ شدید محبت کرتا تھا آج اسے موت کے منہ میں جاتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

جس وقت سردار باران نے چلنے کا کہا۔ بس اس وقت ہنال کے بے جان وجود میں حرکت ہوئی اور اس نے چہرہ بہرام کی جانب موڑ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جو سر جھکائے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اس نے اپنی معصوم بہن کو دیکھا۔

ماں کا خیال رکھنا"اسنے بے اختیار اسے اپنے ساتھ لگا کر آنسو کو نکلنے دیا۔"

exponovels

آگئی حرافہ "جیسے ہی وہ حویلی میں زنان خانے میں ہنال کے ساتھ انٹر ہوا۔اپنی نرم خو ماس کس یہ الفاظ سن کر ششدر رہ گیا۔ "

کیا ہو گیا ہے آپ سب کو انسان ہے یہ کیوں ایسے کر رہے ہیں آپ۔اس قتل میں اس بے قصور کا قصور کہاں سے نکلتا ہے۔اور معاف "

کیجئیے گا۔ بر اس کے اس قتل میں صرف بہرام قصوروار نہیں ہے ادہام نے بھی اسکو اکسایا تھا۔"وہ جو کب سے بھرا بیٹھا تھا گھر آ کر پھٹ

پڑا۔

اور اسکا باپ اور بھائی جو پیچھے ہی آرہے تھے۔وہ اس کی بات سن کر اور بھی غضبناک ہوئے۔

بشام "جان بی بی نے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے بائیں گال پر مارا۔وہ تو ہکا بکا ماں کی شکل دیکھتا رہ گیا۔"

شرم نہیں آتی اپنے مرے بھائی کے لئیے ایسے کہتے "وہ غصے سے چلائیں۔"

معاف کیجئیے گا مگر میں غلط کو صحیح نہیں کہوں گا۔"وہ پھر بھی اپنی بات پر ڈٹا رہا۔ "

اسی لئیے تو نے ہامی بھری تھی"سردار باران بھی اب غصے سے چلائے۔"

ہاں کیونکہ مجھ میں ابھی انسانیت باقی ہے"اس نے انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔ "

تو پھر دیکھ اب ہم کیا کرتے ہیں"انہوں نے اپنی سرخ آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈال کر کہا۔اور یکدم اسکے پاس کھڑی ہنال کو بازو سے "

پکڑ کر گھسیٹا اور پے در پے اسے تھپڑوں اور گھونسو سے مارنے لگے وہ جب گر گئی تو اسے پاؤں کی نوک پر رکھا۔

بشام کو لگا اسکا دماغ پھٹ جائے گا۔ایک بات تو اسے سمجھ آگئی کہ وہ جتنا اس لڑکی کی حمایت کرنے گا اتنا اسکے لئیے زندگی تنگ ہو گی۔

وہ خود پر ضبط کرتے باہر نکل گیا۔

یااللہ یہ میرے گھر والے ہیں کیا۔"اسکو ابھی تک اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا جو کچھ اس نے تھوڑی دیر پہلے دیکھا تھا۔ "

پانچ سال باہر گزار کر وہ یہی سوچا تھا کہ اب یہاں کے لوگوں کی سوچ بدل چکی ہو گی۔ مگر آج جو کچھ ہوا تھا اس نے اسے بہت مایوس کیا تھا۔

اسطرح تو وہ لڑکی اسکی نظروں کے سامنے مر جائے گی۔ جس کو بچانے کے لئیے اس نے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔

اے اللہ اگر آپ نے اس لڑکی کے لئیے میرے دل میں رحم ڈال کر اسے بچایا ہے تو میری مدد کی جئیے گا کہ میں اسے یہاں سے نکال لے "

جانے کیلئیے بھی کامیاب ہو جاؤں۔"اس نے شدت دل سے اللہ کو پکارا۔

اور پھر اللہ سے بڑھ کر کون اپنے بندے سے محبت کرنے اور اسے بچانے والا ہے۔

---

exponovels

رات میں جب وہ کمرے میں داخل ہوا ایک اور وجود کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ جو زمین پر لیٹی سسک رہی تھی۔ یکدم اسے اندر آتا دیکھ کر سہم کر اور بھی خود کو سمیٹنے لگی۔ اسنے سر سے پاؤں تک خود کو چادر میں لپٹایا ہوا تھا۔

وہ بے اختیار اسکی جانب بڑھا۔ قدموں کی آواز اپنی جانب آتے محسوس کر کے ہنال کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپنے لگا۔

اس نے دوزانو بیٹھ کر اسے پکارا۔ "سنو" اسکے وجود میں کوئی ہلچل نہ دیکھ کر ایکدم بشام نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہ تڑپ کر اٹھی۔ اسکے چہرے سے بھی چادر ہٹ چکی تھی۔

جو چہرہ اسکے سامنے آیا وہ سوجا ہوا تھا ہونٹ پھٹے ہوئے ماتھے پر بھی زخم بن چکا تھا۔ اسکے چہرے کو دیکھ کر اسے جھرجھری آ گئی۔ جبکہ وہ بے خبر ڈری سہمی نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔

بشام لب بھینچتا تیزی سے اٹھا۔

اپنے کمرے سے نکل کر وہ نیچے پری زاد کے کمرے میں آیا۔ دروازے پر ناک کر کے اندر داخل ہوا۔

آپ اس وقت خیریت ہے "اس نے بے اختیار گھڑی کی جانب دیکھا جہاں رات کے ساڑھے بارہ کا ٹائم تھا۔ "

برف یا ٹھنڈا پانی ہے۔ "اس نے جلدی سے اس سے پوچھا۔"

"برف تو نہیں ٹھنڈا پانی ہے۔"

اوکے جلدی سے ایک باؤل میں لے کر میرے کمرے میں آؤ "اتنا کہہ کر ابھی وہ پلٹنے ہی لگا تھا کہ پری زاد نے روکا۔"

کیا ہوا ہے "اس نے پریشانی سے بھائی سے پوچھا۔ "

وہ جسے آج جانور سمجھ کر مارا پیٹا گیا ہے میرے خیال میں اللہ نے اسے انسان بنایا ہے۔ اسے اس وقت کچھ ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے۔""" اس نے اپنے غصے پر ضبط کرتے اسے کہا۔

دل تو کر رہا تھا انہیں جھنجھوڑ دے جنھوں نے اتنی سفاکی کا مظاہرہ کیا ہے۔

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

سنو آپ ادھر بیٹھ جاؤ پلیز "بشام نے بیڈ کے سامنے پڑے صوفے کی جانب دیکھا۔ "

ہنال نے بے یقینی سے اسے دیکھا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

پلیز "اسکے دوبارہ کہنے پر وہ کانپتی ہوئی اٹھ کر اوپر بیٹھی۔ "

exponovels

کمرے میں ایک جہازی سائز بیڈ کمرے کے درمیان میں رکھا تھا۔ جس کے بالکل سامنے صوفہ رکھا تھا اور اوپر دیوار پر ایل سی ڈی نسب تھی۔ کمرے کے بائیں جانب چھوٹا سا کاریڈور تھا جس کے اختتام پر واش روم کا دروازہ تھا اور اسکے بائیں جانب ڈریسنگ روم تھا۔ اور بیڈ کے دائیں جانب رائیٹنگ ٹیبل کے ساتھ کین کا بک ریک پڑا تھا۔ جس کے آگے گلاس وال اور اس میں سے باہر کی جانب دروازا کھلتا تھا۔ صوفے کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل بھی رکھا ہوا تھا۔

بشام ابھی اس سے اسکے متعلق کچھ پوچھنے ہی لگا تھا کہ پری زاد ناک کر کے اندر داخل ہوئی۔

اسکے ایک ہاتھ میں ٹھنڈے پانی کا باؤل تھا اور دوسرے میں ٹاول۔

وہ اندر آکر ہنال کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر اسکے چہرے کی ٹکور کرنے لگی۔

ایک وہ اور ایک بشام ہی تو بس اس لڑکی کی تکلیف پر بل بلائے تھے۔

تمہیں تھوڑا درد ہو گا لیکن یہ بہت ضروری ہے ابھی تمہارے لیئے۔" ہنال کے منہ سے سسکاری نکلی تو پری زاد نے محبت سے اسے" سمجھایا۔

ابھی وہ پوری طرح ٹکور کر بھی نہیں پائی تھی کہ ماں کی آواز پر کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

بر اس اب آپ یہ سب کرو ماس کو پتہ چلا تو اس بچاری کی اور شامت آجانی ہے۔" وہ تیزی سے ٹکور کی چیزیں بیڈ کے نیچے رکھ کر باہر" بھاگی۔

بشام نے تیزی سے اٹھ کر دروازے کی کنڈی چڑھائی۔ اور پھر ہنال کا ہاتھ تھام کے بیڈ پر اپنے سامنے بٹھاتے اسکے چہرے کی ٹکور کرنے لگا۔

ابھی اس نے ٹاول اس کے چہرے پر رکھا ہی تھا کہ وہ پیچھے سرکی۔

وہ اسکی گبھراہٹ سمجھ گیا۔

اس وقت صرف یہ سوچو کہ آپ مریض ہو اور میں ڈاکٹر۔ گھبراؤ نہیں مجھ سے۔" بشام کے دھیمے انداز نے اسے کچھ تقویت دی۔ "

وہ حیرت سے اس مسیحا کو دیکھنے لگی۔ "کیا اسے اپنے بھائی کا کوئی غم نہیں تھا۔ شام میں بھی اس نے میری حمایت کی اور اب۔ اسے مجھ سے نفرت نہیں ہو رہی کیا۔ یہ کیوں اتنی ہمدردی کر رہا ہے۔" وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ بشام کی آواز اسے خیالوں سے کھینچ لائی۔

کیا نام ہے آپکا" اسکی میٹھی مگر گمبھیر آواز اسے بہت پیاری لگی۔ ابھی تک وہ یہاں آکر کرخت لہجے ہی سن رہی تھی۔ "

ہنال" مدہم سی آواز میں وہ بولی۔ "

نائس نیم! ویری یونیک" وہ تیزی میں اپنی عادت کے مطابق انگلش میں بول گیا۔ پتہ نہیں اسے سمجھ بھی آئی کے نہیں۔ یکدم اس" نے سوچا۔ کتنی عجیب بات تھی کہ اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ اپنی بیوی کے بارے میں بالکل انجان تھا۔ جیسے بھی صحیح بہر حال اب وہ اسکے نکاح میں تھی اور اسکی ذمہ داری تھی اسے ہنال کے بارے میں پتہ ہونا چاہئیے تھا۔

اسکی بات پر اسے لگا وہ مسکرائی ہے۔

کیا اسے انگلش سمجھ آگئی ہے" وہ حیران ہوا۔"

ہاؤ آر یو فیلنگ ناؤ" اب کی بار اس نے جان بوجھ کر انگلش بولی آیا کے اسکا شک ٹھیک ہے یا غلط۔"

بیٹر" ہنال کے جواب نے اسکے شک پر یقین کی مہر لگائی۔"

ایجوکیشن کیا ہے آپکی" اس نے مسلسل اسکے چہرے پر ٹکور کرتے ہوئے پوچھا۔ "

ایم بی بی ایس کا لاسٹ ائیر تھا" اس نے کسی قدر دکھ سے جواب دیا۔ "

پانی میں ٹاول ڈوبوتا ہوا اسکا ہاتھ وہیں ساکت ہو گیا۔

اتنا ظلم" اسکے دل نے دہائی دی۔ "

پھر خاموشی سے ایک پین کلر اسے کھانے کے لیئے دی اور اسکے زخموں پر اوئنٹمنٹ لگائی۔

بشام کو بے حد ہمدردی تھی اس مظلوم لڑکی سے۔

آپ نیچے نہیں لیٹو گی۔ چاہو تو بیڈ پر سو جاؤ اور چاہو تو اس صوفے پر" اس سے پہلے کے وہ واپس زمین پر بیٹھتی جو کہ فلی کارپٹڈ تھا۔ بشام" نے اسے ٹوکا۔

میں صوفے پر سو جاؤں گی۔" اس نے آہستہ سے کہا۔"

اوکے" بشام نے اسے سنگل کوئلٹ لا کر دیا۔"

وہ لیتے ہی لیٹ گئی۔

جبکہ وہ اسی کے بارے میں سوچنے لگا۔

اسکے نقوش چونکہ سوجن کی وجہ سے واضح نہیں تھے پھر بھی اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ بہت خوبصورت ہے۔ اسکا دل اب بھی پریشان تھا آخر وہ کیسے اسے یہاں سے نکالے۔ یہی سوچتے سوچتے اسکی کب آنکھ لگی وہ نہیں جانتا تھا۔

exponovels

-______________________________

رات کے واقعات کے باعث صبح بھی جب اسکی آنکھ کھلی تو سر میں شدید درد تھا۔

جیسے ہی وہ بیڈ سے اٹھا اسے اپنے کمرے کا دروازہ دھڑ دھڑانے کی آواز آئ۔ ہنال بھی یکدم گھبرا کر اٹھی۔اور فوراّ زمین پر بیٹھ گئ۔وہ کل رات ہی جان گئ تھی کہ یہ ہمدردی اسے صرف اس کمرے کی چاردیواری میں ملے گی۔اور وہ بھی صرف ایک ہی شخص کے سامنے۔

بشام نے اسکی سمجھداری کو دل میں سراہا۔

جیسے ہی بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے جان بی بی کو کھڑے دیکھا جو شدید غصے میں تھیں۔

بشام نے انہیں سلام کیا۔

وہ اسے سامنے سے ہٹاتیں اندر آئیں اور ہنال کو کارپٹ پہ بیٹھے دیکھ کر انہیں کچھ تسلی ہوئ۔

تم منہ ہاتھ دھو چل کے "انہوں نے مڑ کر بشام کو دیکھتے منظر سے ہٹایا وہ جان گئیں تھیں کہ اسے ھمدردی کا بخار چڑھا ہے۔لہذا وہ اسکے سامنے اب ہنال کو کچھ کہنا نہیں چاہتیں تھیں۔

"تیری شادی کے بعد پہلی صبح نہیں ہے جو تو اتنے دن چڑھے تک سو رہی ہے۔تو خون بہا میں آئ ہے۔دماغ میں بٹھا لے اسے۔فوراّ نیچے آ تجھ مہارانی کو تو کام پر لگاؤں "انہین نے بشام کے واش روم میں جاتے ہی غصے سے کہا۔

بشام واش روم کے دروازے کے ساتھ کھڑا انکی بات سن رہا تھا۔اسے اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ کسی کے بھی سامنے اب ہنال کے ساتھ ہمدردی نہیں کرنی نہیں تو اسکے لیئے مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔

-______________________________

اگلے دن سے وہ صبح پانچ بجے ہی اٹھ جاتی۔کچن کی ساری ذمہ داری اسکے سر ڈال دی تھی۔

پہلے ہی دن جب وہ صبح چائے لے کر آئ تو عمید نے پہلا سپ لیتے ہی منہ دوسری طرف کر کے قلی کی۔

ہنال تو تھر تھر کانپنے لگ گئ۔

"یہ چائے بنائ ہے تونے،اتنے ڈنڈے تیرے ہاتھ پر ماروں گا نا کہ ساری اکڑ بھول جائے گی۔"اس نے قہر برساتی نظروں سے ہنال کو دیکھا اور پیالی اسکے قریب فرش پر زور سے دے ماری۔

گرم چائے کے چھینٹے اسکے پاؤں پر گر کر انہیں جھلسا گئے۔شدید تکلیف کا احساس ہوا۔

exponovels

دفع ہو جاؤ اب یہاں سے کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو میرے کمرے میں میری کتنی ساری شرٹس ہیں پریس کروانہیں ۔"یکدم بشام غصے "

سے اس پہ دھاڑا سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

وہ جو کل تک اسکی حمایت میں سب بھلائے بیٹھا تھا آج اس پہ دھاڑ رہا تھا۔

سردار حیات کے چہرے پہ فخریہ مسکراہٹ چمکی۔

آخر ہے تو سرداروں کا خون"انہوں نے دل میں سوچا۔"

سب کے چہرے پر جیسے اطمینان جھلکا۔آخر اس نے بھی اسکی وہی حیثیت مان لی جس کی وجہ وہ اس حویلی میں آئی تھی۔

ہنال حیران ہوتی یکدم اسکے کمرے کی جانب چل پڑی۔

کل تک جو ھمدردی جتا رہا تھا آج وہ بھی ان ظالموں کی صف میں کھڑا ہو گیا تھا۔وہ کیسے یہ بھول گئی تھی کہ وہ بھی انہی میں سے ایک تھا۔

وہ اپنے آنسو پونچھتی چلتی جا رہی تھی۔

"دیکھوں وہ اندھی کہیں میرے کپڑے ہی نہ خراب کر دے"

وہ تیزی سے غصے سے کہتا اٹھا۔

اس کے یہ انداز دیکھ کر سب سے زیادہ جان بی بی نے سکھ کا سانس لیا۔

جیسے ہی اس نے کمرے میں قدم رکھے وہ اسکی توقع کے عین مطابق رو رہی تھی۔

اسے کمرے میں آتا دیکھ کر وہ یکدم پریشانی سے اٹھی۔

مم۔۔میں تو آپکی شرٹس دیکھ رہی تھی کہاں ہیں"وہ جلدی سے اپنی صفائی میں بولی مبادا اب یہ دھنک کر نہ رکھ دے۔"

جلدی سے اپنا پاؤں دکھاؤ"اس نے ہنال کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔"

وہ کہتا ہوا اسکے قریب آیا جو اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی۔

وہ اسکے اتنے نرم لہجے پر حیران ہوئی۔

یا اللہ یہ شخص مجھے پاگل کر دے گا"اس نے بے بسی سے سوچا۔ "

کیا کہہ رہا ہوں سنائی نہیں دیا"ایک تو وہ بمشکل اسکے زخم پہ مرہم لگانے آیا تھا اور وہ تھی کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی۔اس نے گھور "

کر اسے دیکھا اور ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بٹھایا۔

exponovels

آ۔۔۔آپ یہ کیوں کر رہے ہیں آپ تو غصہ تھے مجھ پر "آخر وہ اپنی حیرانگی اس سے شئیر کر کے ڈرتے ڈرتے بولی۔ "

وہ اسکے ڈرے سہمے انداز پر یکدم مسکرایا۔ پھر جھک کر اسکے پاؤں پر مرہم لگانے لگا۔

بس یہ سمجھ لو کہ یہ سب بہت ضروری ہے ہم دونوں کے لیئے میں اس کمرے سے باہر فی الحال آپکے ساتھ سخت گیر ہی رہوں گا اور " کمرے کے اندر ایسا جیسے کہ میں ہوں۔ کیوں اور کس لیئے جیسے سوال مت کرنا او کے۔ "اسکے پاؤں پر مرہم لگاتے اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی جو کسی حد تک اس نے گرہ سے باندھ لی

ہیلو! ہاں یار آفس کا کتنا کام پینڈنگ ہے۔ اچھا گریٹ۔ بس ٹھیک ہے میں پرسوں سے جوائننگ دے رہا ہوں۔ نہیں ابھی بتایا نہیں۔ " آج ہی بتا کر کل نکل پڑتا ہوں "ہشام اپنے دوست سے بات کر رہا تھا۔ وہ کبھی بھی جاگیروں اور زمینوں کے کام میں انٹرسٹڈ نہیں رہا تھا۔ لہذا اس نے پاکستان آنے سے پہلے ہی اپنے ایک دوست کے ساتھ مل کر اپنا بزنس کرنے کا پلین کر لیا تھا۔ آفس کھولنے اور سٹاف کو رکھنے کا سب کام اس نے اسکے سپرد کیا تھا۔ گھر میں کسی کو نہیں بتایا تھا۔ اسے پتہ تھا کہ اگر پہلے ہی ڈسکس کر لیتا تو کسی نے اسکی چلنے نہیں دینی تھی۔ اسی لیئے وہ ہر کام مکمل کر کے انہیں بتانا چاہتا تھا۔ اسے اندازہ تھا کہ اسے باتیں سنائیں گے سب مگر وہ ہمیشہ سے اپنی لائف کا ہر ڈیسژن خود سے لے کر اور پکا کام کر کے انہیں بتاتا تھا۔

پھر کوئی زیادہ دیر مخالفت نہیں کرتے تھے۔ اور اب ہنال کی وجہ سے اسکے لیئے ناگزیر ہو گیا تھا حویلی میں رہنا۔

اس نے اپنا رویہ بھی اسی لیئے بدلہ تھا تاکہ سب کو یہ باور کروائے کے وہ بھی ہنال کو جوتی کی نوک پر رکھتا ہے اور اس طرح وہ اسے ملازمہ بنا کر لے جانے میں کامیاب ہو جاتا۔

-

ابا مجھے اسلام آباد والی کوٹھی میں جانا ہے کل وہاں کی صفائی وغیرہ کا انتظام کروا دیں "شام میں جب سب اکٹھے بیٹھے تھے تو اس نے بات " کرنی مناسب سمجھی۔

کیوں خیریت "سردار باران نے حیرت سے پوچھا۔ "

میں باہر سے بزنس کی ڈگری زمینوں پر ضائع کرنے کے لیئے نہیں لے کر آیا مجھے اپنا بزنس کرنا ہے اور ایک دوست کے ساتھ مل کر " سب انتظام میں پاکستان آنے سے پہلے کروا چکا ہوں سب کچھ ریڈی ہے بس میں نے جوائن کرنا ہے۔ "اس نے ساری بات کلئیر کی۔

یہ ہے ہی شروع سے الٹی کھوپڑی کا۔ جا چنچا جا کے لوگوں کی جوتیاں اتنا پیسہ ہے یہاں راج کر مگر نہیں تو نے شروع سے وہی کیا جس کی "

میں نے مخالفت کی "انہوں نے گرجتے ہوئے بھڑاس نکالی۔

وہ جانتے تھے انکے مخالفت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جتنا وہ کہیں گے اتنا ہی وہ اپنی بات پر ڈٹا رہے گا۔اسی لئیے انہوں نے زیادہ پس وپیش نہیں کی۔اور ویسے بھی یہاں رہ کر انکی ہر بات سے مخالفت کر کے اس نے اسکا خون ہی جلانا تھا۔اسی لئیے انہیں بھی بہتر لگا کہ جیسے وہ چاہتا ہے ویسے کرے۔

اور مجھے یہاں سے کچھ ملازم چاہیئیں۔زمرد،رحمتے بوا اور اس کم ذات ہنال کو بھی لے کر جاؤں گا تاکہ اسے ہمہ وقت جوتی کی نوک پر رکھ کر اسکی حیثیت باور کرواتا رہوں۔"اس نے اتنی نفرت سے اسکا ذکر کیا کہ کسی کو اس پہ شک نہیں ہو سکا۔

ہاں ہاں لے جا۔ہم نے اسکا اچار ڈالنا ہے "سب نے اسکی سوچ کی حمایت کی۔اس نے دل میں شکر ادا کیا۔ "

اسے بھیجیں ذرا اسے میرے پاس کبھی جو میرا کوئی کام کر دے ڈھیٹ کہیں کی تھکا ہوا ہوں ٹانگیں دبوانی ہیں مجھے۔"وہ آتے ہوئے کچن میں کام کرتا دیکھ چکا تھا۔جیسے جیسے اسکے چہرے کی سوجن ختم ہوتی جارہی تھی اسکا پریوں جیسے چہرے پر نظر نہیں ٹکتی تھی۔بشام کو اسکی خوبصورتی کا ٹھیک ٹھاک اندازہ ہو چکا تھا۔مگر ابھی اس کے دل میں صرف ہمدردی کا جذبہ تھا ہنال کے لیئے۔اس وقت بھی وہ چاہتا تھا کہ وہ تھوڑی دیر ریسٹ کر لے۔باہر تو اسے چہرے سے چادر ہٹانے کی اجازت نہیں تھی۔مگر کمرے میں آکر بشام اسے پوری آزادی دیتا تھا۔مگر وہ اللہ کی بندی ہمہ وقت دوپٹہ اوڑھے رہتی۔

ہنال "جان بی بی نے بیٹے کی فریاد پر غصے سے تڑپ کر اسے پکارا۔ "

جی "وہ کپکپاتے ہوئے آئی"

تجھے بشام نظر نہین آتا کیوں تو اسکا کوئی کام نہیں کرتی۔جا اسکے ساتھ اور ٹانگیں دبا اسکی مہارانی کہیں کی۔اور سن تو نے کل اسکے ساتھ اسلام آباد جانا ہے اب تو وہیں رہے گی اور اگر میرے بیٹے کی خدمت میں کوئی کمی آئی تو تیرا حشر کر دوں گی میں۔مر اب جا اسکے پیچھے۔"

وہ جو اسے اندر آتا دیکھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جانتا تھا کہ اسکی عزت افزائی ہو گی۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتی اسکے پیچھے آئی۔کمرے کا دروازہ کھول کر آئی تو اسے وارڈروب میں مصروف دیکھا۔

لائیں آپکی ٹانگیں دبا دوں "وہ آہستہ سے اسکے پاس آکر بولی۔ "

میں نے تمھیں اپنی خدمت کے لیئے نہیں بلایا۔خاموشی سے بیڈ یا صوفے پر لیٹ کر ریسٹ کرو صبح سے لگی ہوئی ہو۔انسان ہو آپ بھی۔"وہ ہر روز اپنے رویے سے اسے حیران کرتا تھا۔کبھی گرج چمک کر اور کبھی اسکے لئیے ٹھنڈی چھاؤں بن کر۔آخر اسکے کس روپ

پر وہ اعتبار کرتی۔

وہ صوفے پر جا کر نیم دراز ہو گئی۔چادر اب بھی سر سے پاؤں تک لپٹی ہوئی تھی۔بشام نے وارڈروب سے نکل کر ایک نظر اس کو دیکھا۔ اسکے تاثرات اتنے جامد ہوتے تھے کہ اسے ہنال پر کسی روبوٹ کا گماں ہوتا تھا۔

جو کہو رہی کرتی جاتی تھی۔

کل ہم اسلام آباد جا رہے ہیں، آپ بھی اپنی چیزیں رکھ لینا"۔بشام نے بیڈ پر بیٹھتے اسے کہا۔وہ جو لیٹی تھی اسے بیڈ کی جانب آتا دیکھ کر" اٹھ کر بیٹھ گئی۔

میرا تو کوئی سامان نہیں بس یہی کپڑے ہیں جو پہنے ہوئے ہیں۔"اس نے تو سادگی سے بتا دیا مگر بشام بے طرح شرمندہ ہوا۔واقعی جس" دن کی آئی تھی اس نے یہ ایک جوڑا ہی پہن رکھا تھا۔یہاں تو وہ اسکے لیئے کچھ نہیں لا سکتا تھا۔ہاں کل جاتے ساتھ ہی پہلا کام اسکے لیئے شاپنگ کا کرنا ہے۔اس نے دل میں سوچا۔

اگلے دن ناشتا کرتے ساتھی ہی وہ اسلام آباد کے لیئے نکل کھڑے ہوئے۔پہاڑی علاقے سے نکل کر جیسے ہی ہموار سڑک آئی بشام نے ڈرائیور کو ہٹا کر گاڑی خود چلانی شروع کر دی۔

بشام نے بیک ویو مرر سے ہنال کو دیکھا جو بے تاثر نظروں کے ہر گزرتے منظر کو دیکھ رہی تھی۔اور اسکی ان بے رنگ آنکھوں کو دیکھ کر نجانے اسے اتنی تکلیف کیوں محسوس ہو نہی تھی۔

اس نے دھیان بٹانے کو اسٹیریو آن کر لیا۔

Priscilla Ahn

کی آواز گونجی

I was a little girl alone in my little world

Who dreamed of a little home for me

I played pretend between the trees

And fed my house guests bark and leaves

exponovels

And laughed in my pretty bed of green

I had a dream

That I could fly from the highest swing

I had a dream

Long walks in the dark through woods grown behind the park

I asked God who I'm supposed to be

The stars smiled down on me

God answered in silent reverie

I said a prayer and fell asleep

I had a dream

That I could fly from the highest tree

I had a dream

نہ صرف بشام کا دھیان بٹا بلکہ ہنال بھی چونکی۔اسے یاد آیا کہ یہ وہی گانا تھا جو اکثر وہ اور فروا سنتی تھیں۔اسکے پاس تو کوئ کلکشن نہیں تھا اپنے سخت گیر گھریلو ماحول کی وجہ سے۔ہاں فروا بہت گانے نہ صرف کالج میں سنتی تھی بلکہ اس کو بھی موبائل پر سنواتی تھی۔اور یہ گانا اس نے بھی اتنا سنا تھا کے اسے یاد ہو گیا۔

ان سب دنوں کو یاد کر کے کچھ آنسو اسکی آنکھوں سے گرے جنہیں اس نے سب سے چھپانے کے لیئے چادر میں سمیٹا لیکن وہ جو دو آنکھیں اسے کب سے دیکھ رہیں تھیں ان سے یہ منظر چھپا نہیں رہ سکا۔

-

اسلام آباد پہنچتے ہی بشام نے سب ملازموں کو بلایا۔

"میں اور یہ بی بی یہاں جیسے بھی رہیں گی۔ جیسے مرضی ہم آئیں یا جائیں، جو کچھ بھی اس گھر میں ہو، اگر یہاں کی کوئ خبر حویلی میں گی تو یاد رکھنا میں وہاں تم لوگوں کو پھینکوں گا جہاں سے کوئ تمہاری لاش بھی نہیں ڈھونڈ سکے گا۔"اس کے گرج دار انداز دیکھ کر ہنال بھی کچھ

لمحوں کے لئیے سن رہ گئ۔ باقی سب تو ملازم تھے۔ انہیں اس سے کیا لگے کوئ سردار کچھ بھی کرے انکا کام تو بس ان لوگوں کی چاکری کرنا تھا۔

واٹ ہیپنڈ" جیسے ہی ہنال کی پریشان شکل دیکھی وہ حیران ہوتا اس سے پوچھتا صوفے پر بیٹھا۔"

وہ اس وقت لاؤنج میں تھے۔

اماں پلیز چیک کریں کک نے کچھ کھانے کو بنایا ہے تو دیں پھر مجھے کچھ ضروری کام سے جانا ہے۔"اس نے ساتھ آنے والی رحمتے بوا سے" کہا۔ وہ انہیں اپنے ساتھ اسی لئیے لے کر آیا تھا کیونکہ وہ خود ہنال سے ہونے والی زیادتی کے خلاف تھیں۔ وہی تو تھیں جنہوں نے ہمیشہ بشام کو نرم خوئ کا سبق دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ جیسے بھی ہنال کو رکھنا چاہے گا بوا اسکا پر طرح ساتھ دیں گی۔

وہ اچھا کہہ کر کچن کی جانب گئیں۔ جہاں خانساماں کو پہلے سے ہی ان کی آمد کا بتایا جا چکا تھا۔ اس نے کھانا تیار کر لیا تھا۔

کھانا کھاتے ہی وہ ہنال کو لے کر مارکیٹ کے لئیے نکلا۔

پتہ نہیں کون کون سی شاپس سے وہ اسکے لئیے دھڑا دھڑ چیزیں لے رہا تھا وہ تو بس اسکے ساتھ گھسٹتی جا رہی تھی۔

آخر ایک جگہ جہان وہ اسکے لئیے شوز لے رہا تھا ہنال نے تنگ آ کر اسے ٹوکنا چاہا۔ "آپ اتنا کچھ کیوں لے رہے ہیں میرے ل ئیے۔" بشام نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔ اسے اچھا لگا ہنال کا پوچھنا اس نے شکر کیا کہ اس روبوٹ کے بھی محسوسات جاگے ہیں یہ یقیناً ماحول کی تبدیلی کا اثر تھا۔ جہاں وہ اسے ٹارچر ہوتا دیکھ کر مینٹلی سیک ہو رہا تھا تو پھر اس لڑکی کا کیا حال ہو گا۔

اسی لیۓ کہ نکاح کیا ہے میں نے آپ سے۔ آپ کے نان نفقے کی ذمہ داری اللہ نے مجھ پر ڈالی ہے۔ میں جب تک آپ کی ضرورتیں" نہیں پوری کر لیتا میری ہر نیکی اور اللہ کی جانب بڑھنے والا قدم ضائع ہو جائے گا۔"

کیا شخص تھا یہ گھر والے اسکا وجود سرے سے ماننے کے لئیے تیار نہیں تھے اور یہ اسے معتبر کر رہا تھا۔

گھر جا کر اس نے ایک الگ کمرہ ہنال کو دیا تاکہ وہ اپنی مرضی سے اسے استعمال کرے۔ اور اسے یہ بھی بتایا کہ وہ صرف اسے یہاں لانے کے لئیے حویلی میں برے سلوک کا مرتکب ہوا تھا۔

میں جانتا ہوں کہ میرے گھر والوں کا رویہ آپکے ساتھ ٹھیک نہ تھا۔ انفیکٹ میں اس خون بہا اور ان جیسی فضول رواۓ کہ حق میں" وہیں۔ لیکن ہم مینٹلی اتنے اوکیوپائڈ ہو چکے ہیں ان چیزوں میں کہ ان کے خلاف جانا گناہ تصور کرتے ہیں۔

میں آپ سے اپنے برے رویے کے لئیے ایکسکیوز کرتا ہوں نہ میری نیچر سٹبرن ہے اور نہ ہی مجھے یہ پسند ہے۔ میں اس دن آپکو اسی لئیے

exponovels

کہا تھا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں آپکے اور اپنے بھلے کے لیئے کر رہا ہوں اگر میں ان سب کے سامنے آپکے ساتھ برا رویہ نہ رکھتا تو آپ آج یہاں میرے ساتھ نہ ہوتیں"

اسکی یہ باتیں سن کر اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیسے اللہ کا شکر ادا کرے جس نے اتنی بری سچویشن میں بھی اسے برے حالات سے بچانے کے لیئے ایک فرشتہ صفت انسان کے ہاتھ میں اسکی باگ ڈور تھمائ تھی۔ نہیں تو خون بہا کی لڑکیوں کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے کہ نہ صرف انکی نسوانیت کو تباہ اور برباد کیا جاتا ہے بلکہ انسانیت کی تذلیل کی جاتی ہے۔

--______________________________

وہاں سے یہاں آکر اتنا ضرور ہوا تھا کہ ضامن کو اسکا چہرہ ضرور دکھنے کو ملتا حالانکہ وہ اب بھی ہمہ وقت چادر لپیٹ کر رکھتی مگر چہرہ ڈھکا نہیں ہوتا تھا۔

اس دن وہ جوگنگ کر کے آیا تو اسے لان سے اوپر رہائشی حصے کی جانب جانے والی سیڑھیوں میں بیٹھے دیکھا۔

گڈ مارننگ" وہ اسکے قریب آتے بولا جو اسکے پکارنے پر بری طرح ڈر کر چونکی تھی۔"

سوری" وہ یکدم بولا۔"

کوئ بات نہیں" وہ آہستہ سے چہرہ جھکا کر بولی۔ بلاشبہ بشام بہت خوبصورت مردوں میں سے تھا۔ ہنال اسکی طرف دیکھنے سے کتراتی" تھی۔

ہنال میں اتنا خوفناک تو نہیں آپ کیوں مجھ سے ڈرتی ہو۔" اسکا رویہ اسے الجھن میں مبتلا کر دیتا تھا۔"

اچھا مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنی سٹڈیز پھر سے جوائن کرو۔ مجھے کالج کا نام بتاؤ میں وہاں کے" ہیڈز سے ملوں گا۔ دوسری بات یہ کے اس بات پہ پریشان ہونا چھوڑ دو کو آپ میرے نکاح میں ہو تو میں آپ پر اپنا حق جتاؤں گا۔ آپ اپنی اسٹڈیز کرو اور جب لائف میں لگے کہ ناؤ یو وانٹ ٹو سٹارٹ آ نیو لائف آئل لیٹ یو فری فرام دس ان وانٹڈر یلیشن شیپ۔ سو لیٹس بی فرینڈز ٹل دن" اس نے اپنا فیصلہ سناتے اسکی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔

وہ روزانہ ہنال کو اپنی سوچ اور رویے سے حیران کرتا تھا۔ اس نے جھجھکتے ہوئے اسکے ہاتھ میں اپنا نازک سا ہاتھ دیا۔ نجانے کیوں مگر بشام کی ایک بیٹ مس ہوئ اسنے فوراً اسکا ہاتھ چھوڑ کر اندر کی جانب قدم بڑھائے

____

میں ذرا جلدی نکلوں گا آج سوری آپکا فرسٹ ڈے ہے۔ میں چاہتا تھا کہ آپکو ڈراپ کروں لیکن ایک ضروری میٹنگ ہے جس کی پریزینٹیشن فائنل کرنی ہے۔ آپکو ڈرائیور چھوڑ آئے گا۔" وہ دونوں اس وقت ڈائنگ ہال میں بیٹھے تھے۔ ہنال کے ایڈمیشن کا سارا پروسس اس نے اپنے دوست کے ابو کے رسورسز کے تھرو کروا دیا تھا۔ اور آج ہنال کا کالج میں دوبارہ سے پہلا دن تھا۔

کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہوں" ہنال نے اسے شرمندہ ہونے سے بچایا۔ "

تھینکس گھر آ کر مجھے ضرور کال کر دینا۔" اسکی تاکید پر اس نے سر ہلایا۔ "

کالج پہنچ کر کیا کیا نہیں یاد آیا تھا اسے۔ ماں باپ، بھائی اور وہ سب محبتیں جو وقت نے اس سے چھین لی تھیں۔ وہ کتنی دیر کاریڈور میں کھڑی آنسو بہاتی رہی۔

ابھی اسے یہاں سے گئے صرف کچھ ہفتے ہی ہوئے تھے اور اسکی زندگی بالکل بدل کر رہ گئی تھی۔

ابھی وہ کھڑی اپنی قسمت پر ماتم ہی کر رہی تھی کہ اپنے بالکل پیچھے فروا کی آواز سنائی دی۔ جس نے اسے اسکے چادر لینے کے اسٹائل سے پہچانا تھا۔ یکدم وہ اسکے سامنے آئی۔

واؤ واٹ آ پلیزینٹ سرپرائز" وہ خوشی سے چیختے ہوئے اسکے گلے لگی۔ "

ایک ہفتہ کہہ کر گئیں تھیں محترمہ اور پورا مہینہ لگا کر آئی ہو۔" وہ شکایتی انداز میں کہتی جیسے ہی پیچھے ہوئی نگاہ اسکے روتے چہرے پر پڑی۔

کیا ہوا تمہیں" وہ اتنے عرصے بعد ایک جذباتی سہارا پا کر بکھر گئی۔ "

ارے یار کیا ہو گیا ہے۔" فروا تو پریسان ہو گی"

کچھ نہیں بس تمہاری بہت یاد آ رہی تھی۔ تمہیں ڈھونڈا تم نہیں ملیں تو بس میں یہاں آ گئی۔ آیم سوری تمہیں پریشان کیا۔" اس نے" یکدم خود کو سنبھالا۔ کیسے بتاتی کے اپنے قاتل بھائی کے کیئے کی سزا کاٹ رہی ہے۔

اف ڈرا دیا لڑکی، لو یو یار میں نے بھی تمہیں بہت مس کیا۔ اتنے دنوں بعد کیوں آئی" فروا خوشی سے نہال ہو کر بولی۔ "

بس ماس ہی نہیں آنے دے رہیں تھیں" اب وہ کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی سو جھٹ سے بولی۔ "

ہائے یہ مائیں بھی نا۔ اچھا چلو آؤ کچھ نوٹس تو تمہیں دوں باقی کے کل لا کر دوں گی۔ سب سنبھال کے رکھے تھے" اور پھر وہ دونوں کالج سے متعلق باتیں کرتیں آگے بڑھ گئیں۔

exponovels

جیسے ہی وہ گھر پہنچی رحمتے بوا نے بشام کے فون کا بتایا۔

ابھی وہ اسے بتا ہی رہیں تھیں کے دوبارہ سے کال آئی۔

ہیلو! ہاں ابھی ابھی آئی ہے، آؤ بیٹا بشام ہے "رحمتے بوا نے فون اٹھا کر پہلے بشام کو بتایا پھر ہنال کو فون پکڑایا۔ "

"ہیلو"

اسلام علیکم! کیسی ہیں، اتنی لیٹ گھر پہنچیں "ساڑھے تین کا ٹائم ہو چکا تھا۔ ہنال کو اسکے فکر مند لہجے نے کسی اور کی یاد دلائی۔ پہلے یہ کام "زریاب کیا کرتا تھا اسکے آنے جانے کھانے پینے کی فکر اور آج۔۔۔۔

اسکے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنسا۔

ہنال، آر یو ڈیر "بشام نے اسکی خاموشی پر مزید تشویش سے پوچھا۔ "

بس ویسے ہی آج کام زیادہ تھا تو لیٹ ہو گئی" ہنال نے خود کو سنبھال کر کہا اور اب تو اسے اپنے آنسوؤں پر بند باندھنے کی بڑی اچھی پریکٹس "ہو گئی تھی۔ پھر بھی اسکے لہجے کا بھیگا پن بشام سے چھپا نہیں رہ سکا۔

بشام کو تھوڑا بہت اندازہ تو ہو گیا "او کے آپ لنچ کرو شام میں بات ہوتی ہے۔

اور پھر یہ انکی روٹین بن گئی صبح وہ آفس جاتا اور ہنال کالج اور پھر شام میں وہ اپنی ایکٹویٹز میں مصروف رہتا اور وہ اپنی پڑھائی میں۔ مگر کالج آنے جانے سے یہ ہوا کہ ہنال جو پہلے بشام سے بہت گھبراتی تھی۔ اب بہت تو نہیں مگر پھر بھی تھوڑا بہت اس سے فرینک ہو گئی تھی۔ اور اس میں بھی زیادہ ہاتھ بشام کا تھا۔ جو کھانے اور چائے کے ٹائم پر اسپیشلی اسکے کالج اور پڑھائی کی باتیں لے کر بیٹھ جاتا جس سے وہ کچھ نہ کچھ باتیں ضرور بشام سے کرتی۔ اس دوران جب جب ہنال اسکی جانب دیکھتی بشام اسکے چہرے سے نظریں ہٹا لیتا۔ اسے یہ ماننے میں کوئی عار نہیں تھا کہ اسکی خوبصورت آنکھیں اچھے بھلے بندے کا ایمان خراب کر دیتیں تھیں۔ اور اسے مجبور کرتی تھیں کہ وہ اسکی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں۔ مگر بشام ایسا کچھ کرنا نہیں چاہتا تھا۔ بڑی مشکل سے تو اسکا اعتماد بحال کیا تھا۔

ہفتے کا دن تھا۔ وہ جوگنگ کے لیئے جانے لگا کہ ہنال گارڈن میں پودوں کے پاس کھڑی نظر آئی۔

گڈ مارننگ "بشام کو اسے دیکھ کر خوشگوار سی حیرت ہوئی اسنے بھی مڑ کر اسے وش کیا۔ "

"آج تو آپکی چھٹی تھی۔ پھر بھی اتنی جلدی اٹھ گئیں ہیں لمبی تان کے سوتیں"

بس ویسے ہی نماز پڑھنے کے بعد نیند ہی نہیں آئی تو یہاں آ گئی۔ آپ جوگنگ کے لیئے جا رہے ہیں "اس نے تفصیلی جواب دیتے آخر میں اسکے ٹریک سوٹ کو دیکھتے پوچھا۔

"یپ۔۔۔ وانا جوئن"

ارے نہیں مجھے کہاں جوگنگ آتی ہے "اسکے سوال پر اس نے جھٹ سے جواب دیا۔ "

میں جوگنگ کر لوں گا آپ واک کر لینا۔ بہت خوبصورت پارک ہے جہاں میں جاتا ہوں۔ آپکو اچھا لگے گا۔ "اسنے اسے قائل کرتے کہا۔ ہنال آمادہ ہو گئی۔

چادر تو اسنے حسب سابق اوڑھی ہوئی تھی سو اسکے ساتھ قدم ملاتی باہر چل پڑی۔

ہنال بشام کے بائیں جانب چل رہی تھی۔ دونوں باتیں کرتے جا رہے تھے۔ پارک انکے گھر سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔

وہ بشام کی کسی بات کا جواب دیتی اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔ جیسے ہی بات ختم کرتے اسنے سامنے دیکھا تو یکدم بائیں جانب کی گلی سے ایک بلڈاگ ہنال کے پاس آیا۔

ہنال نے یہ دیکھے بغیر کے اسکے مالک نے اسے پکڑا ہوا ہے چیخیں مار کر واپسی کی جانب دوڑ لگا دی۔

بشام اور اس کتے کا مالک پریشان ہو گئے کے ہوا کیا ہے۔

ہنال کے یکدم بھاگنے کی وجہ سے وہ بل ڈوگ ایکدم بھونکنا شروع ہوا۔

بشام تب تک اسکے پیچھے دوڑتا ہوا آیا۔

اور بازو سے پکڑ کر اسے روکا۔

کیا یار میراتھن میں حصہ لیتی رہی ہو اتنا تیز بھاگتی ہو "بشام کو واقعی اسے فالو کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ "

وہ وہ وہاں "وہ یکدم بشام کا بازو پکڑ کر اڑے حواسوں کے ساتھ بشام کے نزدیک ہوئی اور ڈرتے ڈرتے پیچھے دیکھا۔ جہاں وہ شخص بل ڈوگ لے کر انہیں کی جانب آ رہا تھا اور ڈوگ مسلسل ہنال کو دیکھ کر بھونک رہا تھا حالانکہ اسکا مالک اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آآآآ۔۔۔ یہ ہمارے پاس آ رہا ہے۔ "ہنال نے ایک ہاتھ سے بشام کی شرٹ سامنے سینے کے پاس سے تھامی اور دوسرے ہاتھ سے اسکا"

exponovels

بازو مضبوطی سے پکڑے اسکے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔اسکے اپنے حواس تواڑے ہوئے تھے مگر اسکا بشام کو ایسے پکڑنا اور اسکی قربت اسکے ہوش اڑا رہی تھی۔بشام نے اسے بازوں کے گھیرے میں لے کر تحفظ کا احساس دلایا۔

ہنال اسکا مالک اسکے ساتھ ہے وہ آپکو کچھ نہیں کہے گا۔" بشام اسے اپنے ساتھ لگائے بولا۔ "

اب اسکا مالک انکے پاس آچکا تھا۔

سوری سر میرا بل ڈوگ ایسے کسی پہ بھونکتا نہیں شاید انکے بھاگنے پر ایسا ہوا ہے۔" وہ بچارا ابھی ہنال کی اس بری طرح ڈرنے سے" شرمندہ ہوگیا۔

ارے نہیں اٹس اوکے میری مسز ذرا اس مخلوق سے ڈرتی ہیں۔" اس نے اس بندے کی شرمندگی دور کرنی چاہی۔پھر وہ شخص اس سے" مصافحہ کر کے چل پڑا۔ہنال ابھی تک اسکے ساتھ لگی خوف سے اس بل ڈوگ کو جاتے دیکھ رہی تھی۔اس بات کی پرواہ کیئے بغیر کے اسکی قربت سے بشام کے دل کی دنیا تہہ و بالا ہو چکی ہے۔

ہنال وہ جاچکا ہے یار۔اتنی ڈرپوک ہو آپ بہت مایوس کیا ہے لڑکی آج آپ نے مجھے یہ آپ ڈاکٹر بن رہی ہیں۔ایک چھوٹے سے بل" ڈوگ سے ڈر گئیں" بشام نے بولتے ہوئے اپنے بدلتے دل کی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

سے ہٹا جیسے ہی ہنال کے حواس بہتر ہوئے اسے اس قربت کا احساس ہوا۔تو یکدم بشام سے دور ہوئی۔اس نے بھی بازو ہنال کے گرد لیئے۔

وہ وہ چھوٹا سا تھا۔اتنی بڑی بڑی آنکھیں تھیں جن سے مجھے گھور رہا تھا۔اور ویسے بھی میں انسانوں کی ڈاکٹر بن رہی ہوں جانوروں کی نہیں۔اف ابھی تک میری ہارٹ بیٹ تیز ہے۔اس نے بھی کچھ دیر پہلے کی اپنی بے اختیاری کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کی۔

حد ہو گئی یار" بشام کی دلکش مسکراہٹ سے اس نے نظریں چرائیں "

آئی تھنگ اب واپس گھر ہی چلتے ہیں" بشام نے اسکے خفت سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔وہ خاموشی سے اسکے ساتھ چل پڑی۔

واپسی کے راستے پر دونوں خاموش تھے۔ہنال تو شرمندگی کے مارے جبکہ بشام اپنی بدلتی کیفیت کو سمجھنے کے چکر میں۔

آفس آکر آج سارے کام غلط ہو رہے تھے۔وہ جو اپنے اور ہنال کے تعلق کو صرف ھمدردی سمجھتا رہا تھا اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی کہ کب یہ ھمدردی اور پھر پسندیدگی میں بدل گئی تھی۔

ئے وہ خود کو جھٹلانے کی پوری کوشش کرتا رہا مگر ہر بار اور شدت سے اسکا دل اس سے بغاوت پچھلے دو دن گھر میں اسکے ساتھ گزارتے ہو

For more visit (exponovels.com)

کر رہا تھا۔

خود کو ریلیکس کرنے کے لیئے اس نے انٹر کام پر اپنی سیکرٹری کو کہا کہ ایک گھنٹے تک کوئی کال کوئی کسٹمر سے اسکی بات نہ کروائے۔

ئے اور آفس کی گلاس وال میں آکر کھڑا ہو گیا۔مارگلہ ہلز کو دیکھتے یہ کچھ لمحے وہ تنہا رہنا چاہتا تھا۔اس نے موبائل پر ہینڈ فری لگا کر سونگز لگا

اسے پتہ ہی نہیں چلا وہ کتنی دیر تک اسے سوچتا رہا ہے۔

یکدم اسکے موبائل پر انجان نمبر سے کال آئی۔

"ہیلو"

ہیلو سردار صاحب میں امان بول رہا ہوں جی۔وہ جی ابھی تھوڑی دیر پہلے بی بی کو کالج لینے گیا کہ راستے میں کسی گاڑی والے نے بڑی"

"زوردار ٹکر ماری۔مجھے اور بی بی دونوں کو بڑی چوٹیں آئیں ہیں۔ہم شفا ہاسپٹل میں ہیں۔

امان اس کا ڈرائیور تھا جو ہنال کو کالج لاتا لے جاتا تھا۔

اوکے میں آتا ہوں،ایمرجنسی میں ہو۔اوکے "وہ تیزی سے آفس میں اپنی سیکرٹری کو ضروری ہدایات دے کر نکلا۔اتنی ریش"

ڈرائیونگ اس نے شاید ہی کبھی کی ہو۔

وہ پہنچا تو سامنے ہی امان ویٹنگ ایریا میں اسکا انتظار کر رہا تھا۔اسکے بازو اور سر پر پٹی بندھی تھی۔

ٹھیک ہو تم بی بی کہاں ہیں "اسکا دل کر رہا تھا اڑ کر اسکے پاس پہنچ جائے اسکو اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھے تو اس کے دل کو تسلی ہو۔ "

آئیں صاحب وہ تیزی سے اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے کر آیا۔جہاں اسکے بازو اور ٹانگ پہ پٹی بندھی تھی اور ماتھے پر بھی چار ٹانکے آئے"

تھے۔

ابھی وہ سکون آور دواؤں کے زیر اثر تھی۔وہ بے اختیار اسکی جانب بڑھا۔جس چہرے کو وہ صبح سے سوچ رہا تھا کیا خبر تھی کہ اسکے سوچنے

سے بھی اسکے حسین چہرے کو بشام کی نظر لگ جائے گی۔

آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔تو لگا دل کو تھوڑا سکون ملا ہے۔

پھر ڈاکٹرز سے بات کر کے اس نے اسے پرائیوٹ روم میں شفٹ کروایا۔

امان کو اس نے واپس بھیج دیا تھا۔اسکے بیان سے بظاہر یہی لگا کہ یہ ایک ایکسڈینٹ ہی تھا۔اور پاکستان کی سڑکوں کی حالت کون نہیں جانتا۔

جس کا جہاں دل کرتا ہے وہاں اپنی الگ لین بنا لیتا ہے اسی لیئے صبح شام حادثے ہوتے رہتے ہیں۔

مگر شکر تھا کہ بشام کا زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔اس نے گھر فون کر کے اپنے ایک اور ملازم کو ہنال کے نام پر صدقہ نکالنے کو کہا۔

exponovels

بشام کا تو اس سے نظر ہٹانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ ھمدردی سے شروع ہونے والا جذبہ محبت میں بدل جائے گا۔

جیسے ہی کچھ دیر بعد دوائیوں کا اثر ختم ہوا تو ہنال کو ہوش آیا۔

ڈرائیور کے بیان سے پتہ چلا کہ جس وقت وہ ہنال کو لے کر گھر آ رہا تھا تو ٹرن لیتے وقت وہ اپنی ہی لین میں تھا جبکہ سامنے والی گاڑیوں میں سے ایک عجلت میں نکلی اور غلط کٹ لے کر انکی گاڑی کو ہٹ کر کے آگے نکل گئ۔

ہنال کی سائیڈ کا ڈور لاک نہیں تھا سو وہ جھٹکے سے کھل گیا اور وہ سڑک پر گر کر زیادہ چوٹیں لگوا بیٹھی۔ جبکہ ڈرائیور گاڑی میں ہی تھا جو کہ کھمبے میں جا لگی تھی۔

پاکستان کی سڑکوں پہ یہ روزمرہ کے واقعات ہیں اور بشام یہ کچھ دنوں میں جان گیا تھا لہذا وہ کیسے اور کس کس خلاف رپورٹ لکھواتا۔ جبکہ اس گاڑی کا کوئ نمبر بھی اسکے پاس نہیں تھا جو اسکی گاڑی کو ہٹ کر گئ تھی۔

اس نے امان کو گھر بھیجا ریسٹ کرنے کے لئیے اور خود ہنال کے روم میں چلا گیا۔

جہاں اب وہ دواؤں کے اثر سے باہر آ رہی تھی

خدمتیں کروانے کا اتنا شوق تھا تو پہلے ہی بتا دیتیں اتنی پٹیوں کے بغیر بھی میں کر دیتا۔" بشام نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ جواب" شرمندہ نظر آ رہی تھی۔

آیم رئیلی سوری" وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ دو دن پہلے وہ کام جو اسکی خوبصورتی نہ کر سکی وہ اسکے وجود کے احساس نے کروا دی۔ وہ" تو ابھی بھی بشام کی اس کئیرنگ نیچر کو ھمدردی ہی سمجھ رہی تھی۔

اور ابھی بشام بھی اس بات کو ماننے میں تھوڑا تردد کر رہا تھا کہ کیا یہ صرف ایک لمحے کا اثر تھا یا واقعی وہ اسکی محبت میں مبتلا ہو چکا تھا۔

ایک دن اور ایک رات ہاسپٹل میں رہ کر پھر ہنال کو ڈسچارج کر دیا گیا۔

ایک پورا ہفتہ بشام نے اسے ریسٹ کروایا اور کالج نہیں جانے دیا۔ ہفتے بعد جب وہ کالج جانے لگی تو بشام نے کچھ دن اسے لانے لے جانے کی ذمہ داری خود سنبھال لی۔

صبح اسے کالج کے سامنے اتارتے ہوئے اس نے ایک موبائل ہنال کو دیا۔

"یہ رکھ لیں اس میں میں نے اپنا نمبر فیڈ کر دیا ہے۔ کوئ پرابلم ہو آپ نے مجھے کال کرنی ہے۔"

وہ سر ہلاتے موبائل لیتے اسے خدا حافظ کہتی اتر گئ۔

کالج آئ تو فروا اسکے لئیے پریشان تھی۔ مختصراً بس ایکسڈنٹ کا بتایا تفصیل نہیں بتائ۔ کیونکہ اس نے ابھی تک اس سے اپنے خون بہا اور بشام

For more visit (exponovels.com)

سے متعلق کوئی بات شئیر نہیں کی تھی۔

واپسی پر جس وقت وہ باہر نکلی تو اسکے ذہن سے نکل چکا تھا کہ بشام خود اسے لینے آئے گا۔وہ حسب سابق فروا کے ساتھ کھڑی اپنی گاڑی کا انتظار کر رہی تھی۔

فروا اپنی کار خود ڈرائیو کر کے آتی تھی۔سو اسکی عادت تھی کہ وہ پہلے ہنال کو اسکی گاڑی میں بٹھا کر پھر نکلتی تھی۔

ہنال اپنی بلیک پجارو کے انتظار میں تھی کہ اپنے قریب بشام کی آواز سن کر اچھل پڑی۔

ہیلو ہنال چلیں گھر "وہ جو کالج کے سامنے کھڑا تھا ہنال کو کسی لڑکی کے ساتھ نکل کر ادھر ادھر دیکھتے اسکے پاس چلا آیا۔ "

"اوہ میں بھول ہی گئی تھی کہ آپ نے آنا ہے"

ہنال نے سر پر ہاتھ مار کر اپنے بھول جانے پر افسوس کیا۔فروا جو حیرانی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی اچانک بولی۔

ہنال یہ کون ہیں تمہارے براس "فروا کی بات پہ بشام نے لاحول پڑھی۔ "

اسلام علیکم !آپ ہنال کی فرینڈ ہیں "ہنال نے ایک دو مرتبہ اپنی ایک فرینڈ کا بشام سے ذکر کیا تھا۔وہ سمجھ گیا کہ یہی ہے۔اور ہنال جو یہ بھول چکی تھی کہ فروا اسکے ساتھ کھڑی ہے اب پریشان تھی کہ بشام کا کیا تعارف کروائے۔

وعلیکم سلام جی بالکل "فروا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

لیکن آپ "اس نے باری باری دونوں کو دیکھ کر کہا"

ہنال نے شاید آپکو بتایا نہیں میں ہنال کا ہزبینڈ ہوں۔"اس نے ہنال کی جھجک دیکھتے خود ہی بات سنبھالنے کا سوچا۔"

کیا!!!!ہنال کتنی مین ہو تم نے مجھے کبھی بتایا نہیں "ایک چیخ اسکے حلق سے برآمد ہوئی اس نے غصے سے ہنال کو دیکھا۔"

وہ""ایکچولی ابھی زیادہ ٹائم نہیں ہوا ان فیکٹ ابھی جب یہ اپنے براس کی شادی پر گئیں تھیں تو بس تبھی اتفاق سے میں نے انکو دیکھ لیا اور پھر یہ اتنی پسند آئیں کے انکے گھر والوں کے پیچھے پڑ گئے اور ایک ہفتے کے سارٹ نوٹس پہ آپکی فرینڈ کو ہمیشہ کے لیئے اپنا بنا لیا "

اس نے خوشگوار انداز میں اسطرح بات بنائی کہ جس میں کوئی جھول نہ تھا۔

اور پھر آخر جن محبت پاش نظروں سے اس نے ہنال کی حیران نظروں میں دیکھا وہ خود بھی بلش کر گئی۔

واؤ اتنی رومینٹک سٹوری بہت چھپی رستم نکلی تم ہنال۔لیکن تمہیں مجھے بتانا چاہیئے تھا نا۔کیوں بھائی "فروا نے شکوہ کرتے آخر میں اسے بھی گھسیٹا۔ "

چلیں ہم آپکی خفگی ختم کریں گے آپکو ایک اچھی ٹریٹ دیں گے۔بائی دا وے میرا نام بشام ہے "اس نے فروا کی خفگی کو کم کرتے ہوئے کہا۔ "

exponovels

اوکے ڈن "وہ بھی خوش ہو گئی۔"

چلیں پھر ملیں گے۔ چلیں ہنال اب "اس نے فروا کو کہتے ہنال سے اجازت لی۔ "

وہ فروا سے مل کر بشام کے پیچھے چل پڑی۔

کس خوبصورتی سے اس نے آج پھر ہنال کو بچایا تھا۔

اف کتنے احسان کرے گا یا شخص مجھ پر "اس نے عقیدت سے اسکی پشت کو دیکھا۔ اس بات سے انجان کے اسکی ھمدروی اب کچھ اور " روپ دھار چکی ہے۔

کیا میرا حوالہ آپکے لیئے اتنا شرمندگی کا باعث ہے کہ آپ اپنی فرینڈ سے بھی چھپائیں "اپنی وائٹ ایکار ڈسٹارٹ کرتے ہوئے اس نے " کہا۔

وہ اس کے خفا چہرے پر ایک نظر ڈال کر پریشان ہو گئی۔

ایسی بات نہیں ہے جس طرح آپ نے بات مینج کی ہے میں کبھی بھی نہیں کر سکتی تھی۔ تھینک یو سو مچ "اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ جو " دھڑکنوں میں بسنے لگی تھی اسکے لیئے تو اب وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ مگر اسے اندازہ تھا کہ ہنال کا اعتماد جیتنے کے لیئے اور اپنی محبت کو باور کروانے کے لیئے اسے ابھی جلدی نہیں کرنی۔ کیونکہ فرق تو اسکے جذبات میں آیا ہے وہ تو ابھی تک اس سب کو احسان ہی سمجھے ہوئے ہے۔

خیر آپکی سوری سے بھی میں ماننے والا نہیں "اسنے پھولے منہ سے کہا۔ "

پھر کیسے مانیں گے "اس نے اتنی معصومیت سے پوچھا کہ بشام نے بمشکل اپنے دل کو سنبھالا۔ "

میں تو آفس سے آف لے کر آیا ہوں۔ موسم دیکھتے یہ سوچا تھا کہ آپکو کالج سے پک کر کے لانگ ڈرائیو پہ چلیں گے۔ سو اب آپکو " میرے ساتھ نتھیا گلی چلنا ہو گا۔ "بشام کی بات سن کر اسکے چودہ طبق روشن ہوئے۔

یہ کچھ زیادہ ہی لانگ ڈرائیو نہیں "اس نے کالے سیاہ بادلوں کو دیکھتے بے چارگی سے بشام سے پوچھا اس وقت وہ شدید تھکی ہوئی تھی۔ " اور صرف بیڈ پر جا کر سونا چاہتی تھی۔

نہیں اتنی بھی نہیں ہے۔ "بشام کے صفاچٹ جواب پہ اسے سمجھ آ گئی کے وہ ماننے والا نہیں۔ "

میں بہت تھکی ہوئی ہوں "اس نے ایک آخری کوشش کی۔ "

فریش ہی تو کرنا چاہتا ہوں آپکو۔ ابھی جا کر آپ کیا کریں گی۔ سوئیں گی اور پھر اپنی موٹی موٹی کتابیں لے کر بیٹھ جائیں گی۔ اپنے مائنڈ کو " ریلیکس کرنا بھی بہت ضروری ہے مس ڈاکٹر "اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اس وقت اسکے ساتھ اس موسم کو انجوائے کرنا چاہتا تھا۔

exponovels

اوکے لیکن پھر آپ خفا تو نہیں رہیں گے نا"اس نے مانتے ہوئے پوچھا۔ "

نہیں "اس نے مسکراتے ہوئے اسکی نقاب سے جھانکتی آنکھوں میں دیکھا۔"

آپ نقاب اتار کر ریلیکس ہو جائیں "وہ یہ نہ کہہ سکا کہ اس وقت اتنے قریب سے تمہارا چہرہ دیکھنے کی خواہش ہے۔ "

اس نے فوراً بچوں کی طرح اسکی بات مانی۔ اسکی اس حرکت پر بشام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑی۔

نومبر کا مہینہ تھا۔ اسلام آباد میں خنکی بہت بڑھ چکی تھی۔ اور آسمان پر چھائے بادلوں نے بھی ٹھنڈک میں اضافہ کیا ہوا تھا۔

وہ جو کچھ دیر پہلے تھکاوٹ سے بیزار ہو رہی تھی مری کے خوبصورت نظاروں سے وہ اب لطف اندوز ہو رہی تھی۔

وہاں سے آگے وہ نتھیا گلی پہنچے جہاں پر بادلوں کے گاڑی کے ساتھ چل رہے تھے۔ ہنال بہت ایکسائیٹڈ ہو رہی تھی۔ اور بشام کو اسکی یہ خوشی اندر تک سکون دے رہی تھی۔

انہوں نے وہاں کے ایک ہوٹل سنولینڈ میں پہلے کھانا کھایا۔ بشام اس وقت گرے شلوار قمیض پر بلیک گرم چادر لیئے ہوئے تھا۔ جبکہ ہنال ہمیشہ کی طرح سر سے پاؤں تک بلیک چادر لپیٹے ہوئے تھی۔ جس کے نیچے اس نے بھی سوئیٹر پہنا ہوا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد کافی کے ڈسپازیبلز کپس لیئے وہ دونوں ایک خوبصورت ٹریک پر واک کرنے لگے۔ ٹریک دونوں جانب سے خوبصورت درختوں کے جھرمٹ میں گھرا ہوا تھا۔ کچھ جگہوں پر شیڈ بنا کر بینچ لگائے گئے تھے۔ بادلوں نے پوری طرح آسمان کو گھیرا ہوا ئے۔ تھا۔ بشام ہمیشہ کی طرح اسکے کالج کی روٹین سن رہا تھا۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ بارش کے قطرے ان پر برسنا شروع ہو باتیں کرتے انہیں خیال ہی نہیں رہا کہ وہ کتنی آگے نکل آئے ہیں۔ جبکہ گاڑی بہت پیچھے پارک ہوئی تھی۔

بشام نے اسکا ہاتھ تھام کر واپسی کے لیئے قدم بڑھانے چاہے کہ بارش نے انہیں اتنی مہلت نہ دی۔ بشام اسکی ہاتھ تھامے شیڈ کے نیچے آگیا۔

اب کیا کریں گے "ہنال کی پریشان آواز سنائی دی۔ "

ویٹ کریں گے بارش کے رکنے کا اور کیا کریں گے "بشام نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو پریشان صورت لیئے بشام کو بہت ہی کیوٹ " لگ رہی تھی۔

بارش آہستہ آہستہ اور تیزی پکڑتی جا رہی تھی۔ اور دھواں دھار بارش کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ شیڈ کے اندر بھی تینوں اطراف سے پانی آ رہا تھا۔

وہ دونوں اب درمیان میں بالکل پاس کھڑے تھے۔

آئیں ادھر بیٹھ جاتے ہیں پتہ نہیں کب رکے۔ "بشام اسکا سرد ہاتھ تھامے بینچ کی جانب بڑھا۔ بینچ پر بیٹھ کر بھی اس نے اسکا ہاتھ نہیں "

چھوڑااور اپنے گرم ہاتھ کی گرمی اسے بخشنے لگا۔

ہنال اس قدر پریشان تھی یہ سوچ کر کہ واپس کیسے جائیں گے اسی لیئے اس نے اس بات کی جانب دھیان ہی نہیں دیا۔

کیا ہوا ہے آپ کانپ کیوں رہیں ہیں، سوئیٹر پہنا ہے کوئ" بارش کی سرد ہوا نے اسے کانپنے پر مجبور کر دیا تھا۔ "

جی سلیو لیس کارڈگن پہنا ہے "اسکے جواب دیتے ہی اس نے اپنے کندھوں پر موجود چادر کا ایک کونا اس سائیڈ سے ہٹایا جس طرف ہنال" بیٹھی تھی اور اسکے پیچھے سے لے جا کر اسکے کندھوں پر دے دیا۔اب وہ دونوں ایک ہی چادر میں بیٹھے تھے۔

رہنے دیں اتنی ٹھنڈ نہیں لگ رہی "ایسا کرنے سے ہنال بالکل اسکے بے حد نزدیک آگئ تھی بلکہ اسکی بازو کے حصار میں تھی۔ "

دل دھک دھک کرنا شروع کر چکا تھا۔اسکی بات مان کر اسکے ساتھ آنا تو مہنگا پڑھ گیا تھا اسے۔

"جی بالکل آپکے کانپتے ہاتھوں اور سردی سے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ آپکو بالکل بھی سردی نہیں لگ رہی"

بشام نے اسکے ہونٹوں کی جانب دیکھتے جتایا۔

بہر حال جو بھی تھا۔گرمائش کا احساس اسے واقعی سکون بخش رہا تھا۔اتنا کہ اب تھکاوٹ کے باعث گرمائش ملتے ہی اسے نیند آنا شروع ہو گئ۔

شٹ مجھے نیند آرہی ہے "اس نے تشویش سے بشام کو کہا۔جو اس سچویشن کو پوری طرح انجوائے کر رہا تھا۔ "

تو ڈئیر آپ میرے شولڈر پر سر رکھ کر سو جائیں۔پتہ نہیں کب بارش رکے" اسکا اتنا خوبصورت حل سن کر اس نے خاموشی سے نفی" میں سر ہلایا۔اپنے اور اسکے مابین رشتے کا احساس بار بار ہو رہا تھا۔مگر نیند نے اسے ایسے اپنے حصار میں لیا کہ وہ اپنی بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھول پا رہی تھی اور آخر تھوڑی دیر بعد اسکی آنکھیں واقعی بند ہو گئیں۔بشام نے آہستہ سے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا اور مضبوطی سے اپنے دائیں ہاتھ کا حصار اسکے گرد باندھا۔

تھینک یو "اس نے مسکراتے ہوئے بارش کا شکریہ ادا کیا جس نے اسے ہنال کی قربت کے یہ خوبصورت لمحات دیئے۔ "

نہ جانے کیا کشش تھی اس لڑکی کے وہ اسکی جانب اپنے دل کو بڑھنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔

اس وقت بھی بہت سی گستاخیاں کرنے کو دل مچل رہا تھا۔لیکن وہ اسکی بے خبری کا فائدہ نہین اٹھانا چاہتا تھا۔اور آہستہ آہستہ اسے اپنی جانب مائل کرنا چاہتا تھا۔

جس طرح اسے اس خوبصورت رشتے کا احساس ہوا تھا۔اسے امید تھی کہ جلد ہی ہنال کو بھی یہ احساس ضرور ہو گا۔

ویسے بھی وہ ابھی اسکی سٹڈیز کے دوران اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

خاموشی اور اس پر من پسند ساتھی کا ساتھ کتنا خوش کن ہوتا ہے آج اسے پتہ چلا تھا۔

exponovels

اس نے جھک کر بس اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔انہیں وہیں بیٹھے رات ہو چکی تھی۔ بارش بھی تھم چکی تھی۔ مگر بشام نے ان لمحوں کو بھرپور انجوائے کرتے ہوئے ہنال کو نیند سے نہیں جگایا تھا۔

کچھ دیر بعد جب اسکی آنکھ کھلی تو کچھ دیر وہ نیند کے خمار میں ہی بشام کے ساتھ لگی رہی۔ مگر جیسے ہی احساس ہوا کہ وہ کہاں ہے اور تکیہ کے کشادہ سینے پر اسکا سر ہے تو فوراً سیدھی ہوئی۔

"اف اتنا ٹائم ہو گیا۔یہ تو رات ہو گئ ہے۔"

اس نے کچھ دیر پہلے کی قربت کے اثر کو زائل کرنے کے لیئے کہا۔

بارش کب رکی تھی"اسے ہنوز خاموش دیکھ کر ہنال نے کہا۔"

"کافی دیر پہلے رک گئ تھی"

"تو آپ مجھے اٹھا لیتے"

آپ اتنے سکون سے سوئ ہوئیں تھیں کے مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپکو اٹھاتا"بشام کا آنچ دیتا لہجہ اسے کچھ دیر پہلے کی قربت یاد دلا کر" مزید خفت زدہ کر گیا۔

آج تو یہیں بیٹھے بیٹھے صبح بھی ہو جاتی تو مجھے منظور تھا۔"بشام نے اسکی جھکی نظروں کو دیکھتے کہا۔ "

جواب اپنے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

چلیں"بشام نے مسکراہٹ دباتے اسے اٹھنے کا عندیہ دیا۔ "

وہ شکر کا سانس لیتی اسکی چادر کے حصار سے نکلتے اٹھ کھڑی ہوئ۔اور اگلی مرتبہ اسکی کسی بھی بلیک ملنگ میں آنے سے توبہ کی۔اس سے بہتر تو وہ ناراض ہی ٹھیک تھا۔کیا سوچتا ہو گا اسے بار بار یہ احساس کچوکے لگا رہا تھا کہ ایک لڑکی سے صرف ہمدردی میں وہ کیا کیا کرتا جا رہا ہے۔وہ ابھی تک اس رشتے کو ھمدردی کے لبادے میں دیکھتی آ رہی تھی۔یا پھر وہ اس سے آگے کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

یار وہ دبئ والی ڈیل فائنلائز ہو گئ ہے کوئ کنفرمیشن میل آئ ہے انکی۔"بشام اپنے دوست اور پارٹنر سکندر کے ساتھ آفس میں بیٹھا اپنے نیکسٹ پراجیکٹس کو ڈسکس کر رہا تھا۔اسی دوران اسے اپنے موبائل پر ہنال کی کال آئ۔

"ہیلو"

اسلام علیکم"اسے ہنال کی گھبرائ ہوئ آواز سنائ دی۔ "

کیا ہوا ہے آپ پریشان لگ رہی ہو،از ایوری تھنگ آل رائٹ"اس نے تشویش سے پوچھا۔ "

exponovels

ایکچولی آج ہمارے ایک سر پریکٹکل کے لیئے ہمیں اپنے ہاسپٹل لے آئے تھے میں فروا کے ساتھ آئ تھی۔ڈرائیور کو کال کرکے ہاسپٹل" کا بتادیا تھا کہ وہ مجھے یہاں سے پک کرلے لیکن پچھلے پینتالیس منٹ سے میں اسکا انتظار کررہی ہوں اور وہ ابھی تک نہیں آیا۔فروا بھی چلی گئ ہے۔مجھے ڈر لگ رہا ہے "اس کی آواز سے ایسے لگا وہ رو دے گی۔

ڈونٹ وری یار آپ مجھے ہاسپٹل کا نام بتاؤ میں آپکو پک کرتا ہوں۔"اور جس ہاسپٹل کا اس نے نام لیا وہ بشام کے آفس کے بالکل سامنے" تھی۔

یہ تو آپ میرے آفس کے سامنے ہو۔آپ دو منٹ ویٹ کرو میں آرہا ہوں"۔وہ عجلت میں فون بند کر کے کھڑا ہوا۔ "

اوکدھر بھائ۔ان پیپرز کو کمپلیٹ کرنا ہے"سکندر اسے تیزی سے باہر نکلتا دیکھ کر بولا۔"

آئم کمینگ ان آوائل۔۔جسٹ ویٹ"اسے کچھ بھی بتائے بنا وہ تیزی سے باہر نکلا۔ "

وہ جو کب سے پریشان کھڑی تھی۔بشام کو کال کرکے کچھ ریلیکس ہوئ۔باہر شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔

کچھ دیر بعد ہاسپٹل کے وزیٹنگ ایریا کا ڈور کھولتا بشام اسے نظر آیا۔بلیک پینٹ کوٹ میں وائٹ شرٹ پر ٹی پنک ٹائ لگائے وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔ہنال نے اسے چاروں طرف خود کو ڈھونڈتے دیکھا تو تیزی سے وہ اسکی جانب بڑھی۔

بشام کو جیسے ہی وہ نظر آئ اس نے سکھ کا سانس لیا۔ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اسے اپنے دل کے اور بھی قریب پاتا تھا۔

ٹھیک ہو"اس نے پریشانی سے اسکی خوبصورت آنکھوں میں دیکھا۔چونکہ اس نے نقاب لیا ہوا تھا لہذا وہ اسکا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔ "

جی"اسکے مختصر جواب سے اسے تسلی ہوئ۔ "

گریٹ ابھی تو میں آپکو آفس لے کر جارہا ہوں وہاں سے اپنی چیزیں سمیٹ کر پھر نکلتے ہیں"اس کے کہنے پر ہنال نے سر ہلایا۔ "

بشام نے ساتھ چلتے اسکا ہاتھ تھام لیا۔ہنال نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جو سامنے دیکھتا چلتا جارہا تھا۔

اسکے کئیر نگ انداز پر ایک خواہش ہنال کے دل میں جاگی کہ کاش یہ ہاتھ ایسے ہی وہ ہمیشہ تھامے رکھے۔

مگر پھر یکدم بشام کی ماں کے الفاظ نجانے کہاں سے دماغ میں گونجے۔

توخون بہا میں آنے والی لڑکی ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔"ہنال نے فوراً اپنی خواہش سے نظریں چرائیں۔"

وہ اسے لیئے جیسے ہی اپنے میں آفس داخل ہوا تو اسکے بہت سے ورکرز نے حیرت سے اسے کسی لڑکی کے ساتھ دیکھا جو سر سے پاؤں تک چادر میں لپٹی ہوئ تھی۔

مگر بشام کو اس وقت کسی کی پرواہ نہیں تھی۔وہ اسے لیئے سیدھا آفس میں آیا۔جہاں سکندر اسکے انتظار میں تھا۔

اسے کسی لڑکی کے ساتھ اندر آتے دیکھ کر وہ بے اختیار حیرت سے اپنی جگہ کھڑا ہوا۔

exponovels

بشام نے اسکی حیرت زدہ آنکھوں سے نظریں چراتے ہنال کو دیکھا۔

"ہنال یہ میرا فرینڈ اور پارٹنر سکندر ہے"

ہنال نے اپنی جھکی نظروں کو اٹھا کر سکندر کو سلا کیا جواب تک حیران پریشان تھا۔

اور سکندر یہ میری وائف ہنال ہیں" بشام نے تعارف مکمل کر کے سکندر کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں دیکھا۔ "

وائف "اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔ "

کمینے انسان تو نے بتایا ہی نہیں کہ تیری شادی ہوئی ہے۔" اس نے آگے بڑھ کر بشام کے کندھے پر پنچ مارتے ہوئے کہا۔ "

بشام خجالت سے مسکرایا۔

"بس یار کبھی دھیان نہیں رہا۔"

دیکھ لیں بھابھی اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اسکی ایک عدد بیوی بھی ہے۔ یہ بھلکڑ پن ہے یا خود کو بیچلر بنانے کی ناکام کوشش۔ بھابھی یہ " بہت غلط آثار ہیں۔ آپکو نہیں پتہ اسکی سیکرٹری کتنی خوبصورت ہے۔ آپکے سامنے کہہ رہا ہے کہ کبھی مجھے یہ بتانے کا خیال نہیں آیا جو پچھلے چھ سالوں سے اسکے ساتھ ہوں۔ آپ اسے کس کے رکھیں" بشام جانتا تھا کہ اب اسکی درگت بننے والی ہے۔ وہ بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے اسے مزید گل افشانی سے روک رہا تھا۔

یار ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی شادی ہوئی ہے۔ جب ابھی میں گاؤں میں تھا۔" اس نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔ "

"تو بیٹا وہ کون سا دو سال ہو گئے ہیں تجھے یہاں آئے ابھی صرف دو ماہ ہوئے ہیں۔"

تو نے میرے ساتھ دشمنی کی ہے۔ تیرے سارے کرتوت کھولوں گا آج۔ لیکن پہلے بھابھی آپ بیٹھ جائیں۔ اور آج اسکے سارے " کارنامے سن کر جائیں۔" سکندر نے ایک چیئر ہنال کو پیش کرتے ہوئے کہا۔

وہ بیچاری دونوں کی شکل دیکھ رہی تھی۔

"جی نہیں ابھی تو آپ بھی گھر جائیں گے اور ہم بھی کیونکہ ہنال تھکی ہوئی ہے۔ کالج سے ہاسپٹل اور پھر سیدھا یہیں آ گئی۔"

کالج" بشام کے بتانے پر سکندر نے اچھنبے سے دیکھا۔ تو بشام نے اسے بتایا کہ ہنال ڈاکٹر بن رہی ہے اور اسکا لاسٹ ائیر ہے۔"

گریٹ۔ لیکن یار میں نے وہ جو ابھی تمہارے پول کھولنے تھے۔ ان کا کیا ہو گا۔" سکندر نے اسے شرارت سے دیکھا۔ "

جی نہیں ہنال کو پتہ ہے کہ میں گھر کے اندر بھی بہت شریف ہوں اور باہر بھی، کیوں ہنال" اس نے اپنی شرارتی نظروں سے ہنال کو" دیکھا۔

چل یار اب میں نکلتا ہوں، مبارک ہو ویسے۔۔۔ بھابھی اب آپ نے ہمارے گھر ضرور آنا ہے" اس نے بشام سے ملتے ہوئے ہنال کو"

exponovels

کہا۔

جی بھائی ضرور "ہنال نے مروت سے کہا۔ "

بھابھی جاتے جاتے اسکی سیکرٹری پر نظر ثانی کر کے جائیے گا" جاتے جاتے بھی وہ بشام کو چھیڑنے سے باز نہیں آیا۔ "

بک بک نہیں کر" بشام نے اپنی بے ساختہ مسکراہٹ روکی۔ "

ہاں جی اب آپ نقاب اتار کہ ریلیکس ہو جائیں۔ میں اتنی دیر میں ڈرائیور کو کال کر کے اسکی کلاس لیتا ہوں۔" بشام نے اسے کہتے " ڈرائیور کو کال کرتے کہا۔

بی بی کو لینے کیوں نہیں پہنچے" وہ اپنے لیپ ٹاپ اور باقی چیزوں کو سمیٹتے ڈرائیور کے کال اٹینڈ کرتے ہی بولا۔ "

"یار اگر ٹریفک میں پھنس گ ئے تھے تو مجھے تو کال کر سکتے تھے۔ "

ماشااللہ بیٹری بند ہو گئ تھی۔ میں گھر آ کر سیدھا کرتا ہوں تم سب کو" جیسے ہی کال بند کر کے وہ پیچھے مڑا ہنال کو دیکھ کر کچھ لمحوں کے " لئیے سن رہ گیا۔ اس نے پہلی مرتبہ ہنال کے ہونٹوں پر لپ اسٹک دیکھی تھی۔ وہ تو اپنی سادگی میں ہی بشام کو آزماتی تھی اور اب تو پنک کلر کی لپ اسٹک لگائے ہوئے پوری طرح اسکا ایمان متزلزل کر رہی تھی۔

خیریت ہے آج" اس نے خود پر قابو پا کر کہا۔ اس نے اسکی نظروں کو اپنے ہونٹوں پر دیکھا تو یکدم خجل ہوئ۔ "

وہ فروا آج ایک نیا لپ اسٹک کا شیڈ لائ تھی تو اس نے زبردستی لگادی۔" اسے اتنا عجیب لگ رہا تھا بشام سے ایسی بات کرنا۔

اوکے۔۔ چلیں آپ تھوڑا ریلیکس ہو گئیں ہیں تو نکلیں پھر۔ باہر سے ہی ڈنر کرتے ہیں" بشام نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹاتے " ہوئے کہا۔

جی" اس نے اپنا نقاب واپس پہنتے کہا۔ "

باہر نکلتے ہوئے اسکی غیر ارادی نظر بشام کی سیکرٹری پر پڑی جسے وہ ضروری ہدایات دیتا لمحہ بھر کے لئیے رکا اور پھر چل پڑا۔

بلاشبہ وہ لڑکی خوبصورت تھی۔ یکدم وہ آگے بڑھتے ہوئے لڑکھڑائ۔

بشام نے یکدم ہاتھ اسکا بازو تھام کر اسے سہارا دیا۔

آرام سے شي از نوٹ پریٹیئر دین مائ وائف" اس نے شرارت سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

وہ ہنال کو اپنی سیکرٹری کو غور سے دیکھتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔

وہ خفت زدہ ہوئ۔

ایک ہوٹل جا کر اس نے فیملی کیبن لیا تا کہ ہنال ریلیکس ہو کر کھا سکے۔

For more visit (exponovels.com)

کیا لیں گی" بیٹھتے ساتھ ہی بشام نے پوچھا۔"

کچھ بھی منگوا لیں۔ بہت بھوک لگی ہے۔" ہنال نے بے تکلفی سے کہا۔ "

صبح سے کچھ کھایا ہے" بشام نے مینیو کارڈ کھولتے ہوئے پوچھا۔ "

ٹائم ہی نہیں ملا" اس کے جواب پر بشام نے اسے بے یقینی سے دیکھا جس نے صبح اسکے سامنے صرف ایک جوس کا گلاس اور ایک سلائس کھایا تھا۔"

کوئی حال نہیں آپ واقعی ڈاکٹر بن رہیں ہیں نا۔ لگتا ہے روز مریضوں سے پہلے ایک ڈرپ آپکو لگائی جائے گی۔ جس ڈاکٹر کے خود یہ
" حالات ہیں وہ اپنے پیشنٹس کو کیا ایڈوائز دے گی

اچھا اب اور شرمندہ نہ کریں" اسکی باتوں نے اسے واقعی شرمندہ کیا تھا۔ "

ہنال نقاب ہٹا چکی تھی اور اب ایک مرتبہ پھر بشام کے لیئے اسکے ہونٹوں سے نظریں ہٹانا مشکل ہو گیا تھا۔ اپنی نظریں اسکے ہونٹوں سے ہٹانے کے لیئے اس نے موبائل آن کیا اور ہنال ہوٹل کے کیبن کا جائزہ لینے لگی۔ تھوڑی دیر بعد بشام نے اسکی جانب ٹشو بڑھایا۔ جبکہ نظریں ہنوز اسکی موبائل پر تھیں۔

لپ اسٹک صاف کریں۔" اس سے زیادہ بشام میں اس سے نظریں چرانے اور خود کو سنبھالنے کی ہمت نہیں تھی۔ اس سے پہلے کہ اس" سے کوئی گستاخی سرزد ہوتی اس نے ہنال کو لپ اسٹک صاف کرنے کو کہا۔

اس نے خیران ہو کر اور پھر شرمندگی سے لپ اسٹک اتاری۔

ئی اور گاڑی انہیں فالو کر رہی ہے۔۔ کھانا کھا کر گھر جاتے وہ نہین جانتے تھے کہ کو

ہیلو" وہ ابھی کالج میں تھی کہ اسے بشام کی کال آئی۔ ابھی تو اسے کالج سے آف کرنے میں ایک گھنٹہ تھا۔ "

اسلام علیکم ! کیسے ہیں آپ" ہنال کی پیاری سی آواز آئی۔"

" بالکل ٹھیک۔ آپ ابھی کالج میں ہیں"

"جی کیوں خیریت"

"وہ آپکو یاد ہے اس دن جب آپ میرے آفس آئیں تھیں تو میں نے آپکو اپنے فرینڈ سے ملوایا تھا۔"

ابھی پچھلے ہفتے کی تو بات تھی اور ہنال کو بہت اچھے سے یاد تھا۔ اسکا بھی کہنا اسے بہت اچھا لگا تھا۔ بشام کے حوالے سے جاننے جانے کا احساس کتنا خوبصورت تھا اس دن اسے پتہ چلا۔

exponovels

"جی جی وہ سکندر بھائی نا"

ایگزیکٹلی،ایکچولی وہ دودن سے پیچھے پڑا ہوا ہے کہ بھابھی کو لے کر آؤ۔کیا آج شام ہم جا سکتے ہیں اسکی طرف"بشام نے جھجھکتے ہوئے" پوچھا۔

"جی کیوں نہیں"

گریٹ اچھا پلیز آج وہ چادر مت لی جئیے گا۔کوئی اچھا سا ڈریس پہن کر دوپٹہ اچھے سے لے لیں۔آئی ہوپ آپ مائنڈ نہیں کریں گی۔اور" "انڈراسٹیڈ کریں گی کہ میں کیوں کہہ رہا ہوں۔یو نو انہوں نے ایز آ کپل ہمیں انوائٹ کیا ہے تو۔۔

وہ اسکی ادھوری بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"اوکے میں ویسے ہی ریڈی ہو جاؤں گی جیسے آپ کہہ رہے ہیں"

"گڈ گرل اور میک اپ کا تو کوئی آئیٹم آپکے پاس نہیں ہو گا"

نہیں۔"اس نے حیران ہو کر اسکے سوال کا جواب دیا۔ "

"تو آپ اپنی فرینڈ کے ساتھ جا کر بائے کر لیں۔"

لیکن اس دن تو آپکو میری لپ اسٹک بہت بری لگی تھی اور آپ نے اسے ریموو کرنے کا کہا تھا۔"اس نے اسے یاد دلایا۔ "

ہاہاہا!میں ابھی آپکو نہیں بتا سکتا کہ میں نے ایسا کیوں کہا تھا۔کبھی فرصت سے بتاؤں گا بہر حال آپکا لپ اسٹک لگانا برا نہیں لگا تھا"اسکی" گھمبیر آواز میں ایسا کوئی جذبہ تھا جس نے ہنال کو خاموش کروا دیا۔

اوکے ہنی شام میں ملتے ہیں۔"فون بند کر کے بھی اسکا دل دھک دھک کر رہا تھا۔"

شام میں جب وہ گھر آیا تو ہنال تیار ہو چکی تھی۔اسکے زیادہ تر کام وہ خود کرتی تھی۔اب بھی اسکے لئیے جوس کا گلاس لے کر اسکے کمرے میں آئی۔

وہ جیسے ہی واش روم سے نکلا نظر سیدھی اسکی نظر ٹی پنک فراک اور پاجامے میں موجود ہنال پر پڑی۔اسکے فراک پر بہت خوبصورت سلور کام ہوا تھا۔اور دوپٹہ اسنے بہت خوبصورتی سے سر پر جمایا ہوا تھا۔لمبے بالوں کی چٹیا پیچھے سے آگے کی جانب ڈالی ہوئی تھی۔اور ہلکے سے میک اپ اور وائٹ پرلز کا سیٹ پہنے وہ بشام کے ہوش اڑا رہی تھی۔

دھیرے سے بشام کی جانب دیکھے بنا وہ کمرے سے جانے کے لئیے جیسے ہی وہ اسکے پاس سے گزری اسنے اسکا ہاتھ تھام کر روکا۔اس نے حیران ہو کر بشام کو دیکھا۔

میرے کپڑے تو نکال دیں"اسکا دل جو بشام کی جذبے لٹاتی آنکھوں کو دیکھ کر دھڑ دھڑ کرنے لگا تھا اسے قابو کرتی وہ اسکی وارڈروب کی"

exponovels

جانب بڑھی۔

ئے تھا۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر جوس پیتا مسلسل اسے نظروں کے فوکس میں رکھے ہو

اس نے بشام کی چیزیں نکال کر بیڈ پر رکھیں۔پھر اسکا جوس والا خالی گلاس لے کر جانے سے پہلے اسکی طرف دیکھا۔

"اب میں جاؤں"

اگر میں کہوں نہیں"۔اس کے انداز پر ہنال کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں۔ "

جائیں"بشام نے اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کر اس پہ سے نظریں ہٹائیں۔ "

کچھ دیر بعد جب وہ گھر سے نکلے تو بشام نے اسٹیریو آن کیا۔

Ross copperman

کی آواز میں

Hunger

لگا

One look and I can’t catch my breath

When you’re not next to me

I’m incomplete

'Cause I’m on fire like a thousand suns

I couldn’t put it out even if I wanted to

These flames tonight

Look into my eyes and say you want me, too

Like I want you

Oh, love, let me see inside your heart

All the cracks and broken parts

The shadows in the light

There’s no need to hide

exponovels

'Cause I'm on fire like a thousand suns

I couldn't put it out even if I wanted to

These flames tonight

Look into my eyes and say you want me, too

Like I want you

It's like a hunger in me

Yeah, it's never ending

Yeah, I'll burn for you

ہنال نے ایک نظر بشام کو دیکھا جو سفید شلوار قمیض پر لاوٹ براؤن شال لیئے اپنی ہلکی سی بیرڈ میں وہ نہایت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

آپ کی سانگز کی کلیکشن بہت اچھی ہے "اس کی بات پر بہت خوبصورت مسکراہٹ اسکے لبوں پر آئی۔ "

میرے نزدیک یہ اپنی فیلنگز کسی کے لیئے ایکسپریس کرنے کا بیسٹ سورس ہے۔" اسکی بات اور پھر خود پر پڑنے والی شرارتی نظروں نے "

ہنال کو ایک مرتبہ پھر سے نروس کیا۔

انکی گاڑی سگنل پر رکی تو ایک فقیر اسکی کھڑکی پر آیا۔

بشام نے ہزار کا نوٹ نکال کر ہنال کے اوپر سے وار کر اس فقیر کو دیا۔

ہنال تو ششدر رہ گئی۔ وہ ایسے ہی اگر دے دیتا تو ہنال کبھی اتنا حیران نہ ہوتی کہ وہ اسکی کھلے دل والی نیچر سے واقف ہو چکی تھی۔ لیکن جو حرکت بشام نے کی تھی وہ اسے حیران کرنے کے لیئے بہت تھی۔

اس نے بشام کی جانب دیکھا جو ایسے گاڑی چلا رہا تھا جیسے ابھی کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

جبکہ یہ وہی جانتا تھا کہ اسکی خود پر پڑنے والی حیرت زدہ نظروں کو محسوس کر کے اس نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔

اسکے انداز ہنال کو جن خوش فہمیوں کی جانب لے کر جا رہے تھے وہ ان کو سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اس حقیقت سے منہ موڑنا نہیں چاہتی تھی کہ وہ کس طریقے سے اسکی زندگی میں آئی تھی۔

سکندر کے گھر بھی وہ چپ چپ رہی اور یہ بات بشام نے بہت شدت سے محسوس کی۔

گھر آتے انہیں کافی رات ہو گئی۔ آتے ہی ہنال چائے بنانے چلی گئی بشام کو بھی شدید طلب ہو رہی تھی وہ ہنال کو ہی سوچتے لاؤنج میں

For more visit (exponovels.com)

ٹانگیں ٹیبل پر پھیلائے ریلیکس ہوا۔

یکدم کچن سے ہنال کی چیخ کی آواز پر وہ فوراً کچن کی جانب بھاگا۔

راستے میں ہی اڑے حواسوں سمیت ہنال کو کھڑے دیکھا۔

کیا ہوا ہے "اس نے گھبرا کر اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔"

وہ وہاں چوہا ہے "اس نے باہر کھلنے والے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ "

کیا "اس نے بے یقینی سے ہنال کو دیکھا، بے اختیار قہقہہ مارا۔ "

"یار حد ہے مس ڈاکٹر ایک چوہے سے ڈر گئیں۔"

اس نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

اس نے خفگی سے اسے ہنستے دیکھا۔

اس سے پہلے کے ہنال کوئی جواب دیتی کہ ڈور بیل بجی۔ جونہی بشام دیکھنے گیا اسکا چچازاد شمیل لاونج میں داخل ہوا۔ بشام کو وہ اپنی آوارہ مزاجی کے باعث پسند نہیں تھا۔

اسلام علیکم کیسا ہے۔

بشام کو ہنال کی فکر ہوئی۔

جے سے ہی شمیل اندر آیا نظر سیدھی سجی سنوری ہنال کی جانب گئیں۔ جو کچن کے دروازے میں استعادہ تھی۔ چاے کے کپ ٹرے میں تھام رکھے تھے

بشام نے اسکی غلیظ نظروں کو ہنال پر پڑتے دیکھ لیا تھا۔

اس نے ہنال کی جانب بڑھ کر اسکے ہاتھ سے ٹرے لی

آپ ہمارے روم میں جائیں "اسکی نظروں میں تنبیہہ دیکھ کر وہ اچھنبے سے بولی۔ "

ھمارے؟ "اس نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔ "

جی "وہ خاموشی سے بشام کے روم میں چلی گئی۔ "

بیٹھو اس نے مڑ کر شمیل کو دیکھا اور ٹرے ٹیبل پر رکھی

exponovels

خیریت سے آے ہو

ہاں ایک کیس کے سلسلے میں آیا ہوں

کچھ کھانا یا چائے

ہاں چائے دے دو تم نے اس لڑکی کو کیا بیوی بنا لیا ہے

کب سے دماغ میں گھومنے والی بات کو۔وہ زبان۔پے لے آیا۔

یہ تمہارا کنسرن نہیں۔ہے"چائے کا کپ اٹھا کے وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھا"

" میں بہت تھکا ہوا ہوں تم بھی تھکے ہوگے بہتر ہے کے سویں۔سامنے والے گیسٹ روم میں چلے جانا"

ہاتھ کے اشارے سے اسے بتاتا بشام اپنے روم کی جانب چل پڑا۔

جیسے ہی وہ کمرے میں آیا پریشان سی ہنال پر نظر پڑھی۔

"آپ نے مجھے یہاں آنے کو کیوں کہا۔"

" کیوں آپ کیا فرسٹ ٹائم آئیں ہیں"

اس وقت کبھی نہیں آئ"اس نے نظریں جھکا کر کہا "

ایکچولی میرا یہ کزن کچھ عجیب سا ہے اچھے کریکٹر کا نہیں ہے۔اسے یہ شک نا ہو کے آپ اور میں الگ رہتے ہیں اس گھر میں بس یہی"

امپریشن دینا تھا اسے۔جب تک وہ اپنے روم میں چلا نہیں جاتا آپ یہیں پر بیٹھیں"اس نے اسے تفصیلاً بتایا۔

وہ جھجھکتے ہوئے اسکے بیڈ کے سائیڈ پر رکھے صوفے پر بیٹھ گئ۔

ہنال آپ وہاں ان ایزی ہو یہاں بیڈ پر بیٹھ جاؤ بشام جو کہ خود بیڈ پر دراز تھا اسے اپنی دوسری سائیڈ پر آنے کا کہا۔ "

نہیں میں ٹھیک ہوں"اس نے بشام کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر کہا۔ "

"ہنال ہمیں بہت دن ہو گ ئے ہیں اکھٹے رہتے آپکو اب تو یقین آنا چاہیئے کہ میں غلط آدمی نہیں "

ایسی بات نہیں ہے۔آ۔۔آپ شام سے مجھے نروس کر رہے ہیں۔آپ نے میرے اوپر سے اتنے سارے پیسے وار کے اس فقیر کو کیوں"

دیئے۔"آخر جو بات اسے تنگ کر رہی تھی بشام کے بے تکلف انداز نے اسے پوچھنے کا حوصلہ دے دیا۔

کیا آپ واقعی میں انجان ہو"بشام اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے سامنے آیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولا۔"

"یا پھر جانا نہیں چاہتیں"

میں صرف ایک ہی حقیقت سے واقف ہوں اور وہ یہ کہ میں آپکی زندگی میں کسی حسین اتفاق سے نہیں بلکہ زبردستی اور کسی کے جرم"

کی پاداش میں آئی ہوں۔ آپ کے مجھ پر بہت سے احسان ہیں اور ان احسانوں کا بدلہ میں مر کر بھی نہیں چکا سکتی اور اس سے آگے کچھ

"سوچنا مجھے زیب نہیں دیتا

آنکھیں نیچے کیئے آج پہلی مرتبہ اس نے اپنے دل کی بات بشام سے کی تھی۔

جو اسکا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔

مجھے صرف یہ پتہ ہے کہ آپ میرے نکاح میں ہے اور یہ نکاح مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں اپنی زندگی کے ساتھی سے محبت کروں"

چاہے وہ جیسے بھی میری زندگی میں آیا ہو۔ڈزنٹ میٹر۔ہاں میں آپکو خود سے محبت پہ مجبور نہیں کروں گا۔ مگر خود کو آپ سے محبت

"کرنے سے روک بھی نہیں سکتا۔

ہنال کو امید نہیں تھی کہ وہ اتنا واضح اقرار کردے گا۔

اس اقرار پر اسکی ہتھیلی جو بشام کے ہاتھ میں تھی پسینے سے گیلی ہونے لگ گئ۔اور ماتھے پر بھی اتنی سردی کے باوجود پسینے کے قطرے

ئے۔ نمودار ہو

بشام نے سائیڈ ٹیبل پر موجود ٹشو باکس سے ٹشوز نکال کر اسکی ہتھیلی اور پھر نہایت محبت سے ماتھا صاف کیا۔

آ۔۔۔آپ یہ صحیح نہیں کر رہے" ہنال نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کا اشارہ اسکے محبت کرنے کی طرف تھا۔ "

میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں۔ ابھی تو صرف اظہار کیا ہے" بشام نے شرارت سے اسکی آنکھوں مین جھانکا۔ "

اس نے آنکھیں جھکاتے اپنا ہاتھ کھینچا۔

پلیز اب جانے دیں" ہنال اس سے زیادہ اسکی جذبے لٹاتی آنکھوں کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔ "

بشام نے بھی اسے مزید تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ "

ہنال آپکو اپنے ساتھ رکھنا نہ تو کوئ مجبوری ہے اور نہ احسان۔ سیریسلی یہ میرے جذبوں کی انسلٹ ہے۔ خیر یہ آپکو پھر کسی دن بتاؤں گا"

کہ یہ رشتہ اور آپ میرے لیئے کیا ہیں۔ ابھی مزید میں نے کچھ کہا تو آئی ایم شور کے آپ کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جائیں۔ آپ ویٹ کریں

میں باہر چیک کرکے آتا ہوں کہ وہ چلا گیا ہے گیسٹ روم میں یا نہیں۔" یہ کہتے ساتھ ہی وہ کمرے سے باہر گیا۔

exponovels

تھوڑی دیر بعد وہ اندر آیا۔

آپ جاؤ اب وہ چلا گیا ہے" اسکے کہتے ساتھ ہی ہنال فوراً اٹھی۔"

بشام کے پاس سے گزر کر جانے لگی کہ اس نے اسکی کلائی تھامی۔

کتنی جلدی ہے آپکو یہاں سے جانے کی۔ جبکہ میرا دل کر رہا ہے کہ آج آپکو یہیں روک لوں" بشام نے محبت سے اسے اپنے سامنے" کرتے حسرت سے اسکے ایک ایک نقش کو دیکھا۔

پلیز ابھی مجھ آپکے اظہار کو تو ہضم کر لینے دیں" اسکے منہ پھلا کر کہنے پر بشام نے اسکے دائیں گال کو ہولے سے چھوا۔"

ہنال کا تو منہ ہی اس بے تکلفی پر کھل گیا۔

آئندہ آپکے روم میں نہیں آؤں گی۔" اسکے غصے چھلکاتے چہرے کو دیکھ کر بشام نے قہقہہ لگایا۔"

جائیں اب اس سے پہلے کے میں اس سے زیادہ کچھ کروں" اس نے شرارت سے اسے کہا۔اور اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔"

ہنال تیزی سے باہر نکلی۔

باہر بشام نے ساری لائٹس آف کر دیں ہوئیں تھیں وہ تیزی سے لاؤنج سے گزرتے کاریڈور میں بنے اپنے روم کی جانب آئی یہ جانے بغیر کے کچن میں موجود شمیل جو کہ کچھ سیکنڈ پہلے ہی کچن میں آیا تھا اس نے ہنال کا آنچل دیکھ لیا تھا۔

کچھ سوچ کر اسکی شیطانی آنکھیں چمکیں۔

ہنال نے اندر آکر لاک لگایا یہ پہلی مرتبہ تھا کہ اس نے اس گھر میں آکر اپنے کمرے کے دروازے کو لوک لگایا تھا۔بشام نے کبھی اسکے کمرے کی دہلیز پار کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

آج بھی صرف اس نے شمیل کی وجہ سے لاک کیا تھا۔

وہ کپڑے چینج کر کے بشام کی باتیں یاد کرتی نجانے کس وقت سوئی مگر ابھی اسکی نیند گہری بھی نہ ہو پائی تھی کہ اسے اپنے کمرے کے دروازے کے کھلنے کی آواز آئی۔

وہ یکدم حیران ہوئی کہ وہ تو لاک کر کے سوئی تھی۔ جیسے ہی اس نے بلینکٹ ہٹا کر آنے والے کو دیکھا اسکی چیخ نکل گئی یہ تو شمیل تھا۔اس نے جھٹ اپنے پاس پڑی چادر کو خود پر لپیٹا۔

"آ۔۔آپ کیوں آئے ہیں میرے کمرے میں نکلیں یہاں سے۔"

exponovels

ئے کہا۔اس نے اپنے اعصاب کو قابو کرتے ہو

ارے یہ چڑیا تو بولتی بھی ہے۔"اس نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔"

"آپ نکلتے ہیں یہاں سے کہ میں شور مچاؤں"

اگر تو نے ایسی کوئی حرکت کی تو تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔بس کچھ لمحے تیرے حسن کو خراج دینے ہیں پھر میں چلا جاؤں گا۔"کہتے"

ساتھ ہی وہ یکدم ہنال پر جھپٹا۔اور ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھا۔

بشام جو اپنے بلینکٹ میں لیٹا تھا یکدم اس نے کچھ بس چینی محسوس کی۔اٹھ کر وہ ہنال کے کمرے کی جانب آیا۔

اور اسکے کمرے سے گھٹی گھٹی چیخوں کی آواز سن کر ایک لمحہ بھی ضائع کیئے بنا اندر داخل ہوا۔

شمیل کو اس پر جھکا دیکھ کر اسکا خون کھول گیا۔

کمینے انسان تمہیں شرم نہیں آئی۔بیوی ہے وہ میری۔"اسے شرٹ سے کھینچ کر گھسیٹتا دیوار کے ساتھ لگا کر دو چار زوردار مکے اسکے"

چہرے پر جڑے۔

شمیل کے تو وہم و گمان میں نہیں تھا کہ بشام آجائے گا وہ اس افتاد کے لیئے تیار نہین تھا۔

تھو۔۔۔اتنی ہی بیوی ہے تیری تو دوسروں کے منہ مارنے کے لیئے کھلا کیوں چھوڑ رکھا ہے اسے۔اپنے کمرے سے کیوں دربدر کیا ہے۔"

اور ویسے بھی خون بہا میں آئی ہوئی کسی کی بیوی نہیں ہوتیں ہاں ہر کسی کی خوشی کا سامان ضرور۔۔۔۔۔"ابھی اسکی بات پوری نہین ہوئی

تھی کہ بشام نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑا اور دیوار میں اسکا سر دے مارا۔

ہنال کی چیخیں نکل گئیں بشام کا جنونی انداز دیکھ کر۔

اس سے آگے ایک لفظ کہا نا تو یہیں تیری قبر بنا دوں گا۔"بشام نے اسے وارننگ دیتے کہا۔ "

ابھی اسی وقت نکل جاؤ یہاں سے"۔"

بشام نے اسے دروازے کی جانب دھکیلا۔

چلا تو میں جاؤں گا۔لیکن ایسی لڑکی کی وجہ سے تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر دشمنی کا آغاز کیا ہے"اس نے اپنی خون آشام نظروں سے بشام کو"

گھورا۔

ابھی تو تم اس بات کا شکر کرو کہ تمہیں میں یہاں سے زندہ جانے دے رہا ہوں۔ورنہ جو کچھ تم نے اس لڑکی کے بارے میں کہا ہے اب"

exponovels

دوبارہ کہا تو میں تمہاری کوئی آئندہ آنے نہیں دوں گا۔" بشام نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

گیٹ لاسٹ "اسکی دھاڑ نے ہنال کو بھی ششدر کر دیا۔ شمیل کے جاتے ای بشام نے لائٹ آن کی۔ جیسے ہی اسکی نظر روشنی میں ہنال پر پڑی اسکا دل چاہا کہ وہ واقعی شمیل کو زندہ جانے نہ دیتا۔

اس نے تو آج تک اسے بے پردہ نہیں دیکھا تھا۔ جبکہ وہ اسکا محرم تھا۔ اور آج اسکی کندھے کے پاس سے پھٹی شرٹ دیکھ کر اس پر گڑھوں پانی پڑھ گیا۔

جسے وہ اپنی چھوٹی سی شال میں چھپانے میں ناکام ہو رہی تھی۔

بشام نے چہرہ موڑ لیا۔

"آپکی چادر کہاں ہے"

المار ی میں۔" اسکے کہتے ساتھ ہی بشام تیزی سے الماری کی جانب گیا۔ اس میں سے اسکی کالی چادر نا کالی جو وہ ہمہ وقت لے کر رکھتی" تھی۔

اس نے نیچی نظروں کے ساتھ چادر اسکی جانب بڑھائی۔

جیسے ہی اس نے پہن لی بشام اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے کمرے میں لے آیا۔

اب کوئی آئے یا جائے کسی کو برا لگے کسی کو اچھا آپ میرے کمرے سے نہیں جائیں گی۔" اس نے حتمی فیصلہ کرتے اسے کہا۔ جو ابھی تک" شاک کی کیفیت میں تھی۔

اس نے ہنال کو بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی اسکے پاس بیٹھا۔ جیسے ہی اس نے ہنال کا ہاتھ تھاما وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر بے اختیار رو پڑی۔

بشام نے اسے ساتھ لگا کر دل کا غبار نکلنے دیا۔

"سوری ڈئیر آئی وش میں آپکو آج رات رہ جانے دیتا تو یہ سب نہ ہوتا۔ "

سوری تو مجھے آپ سے کہنا چاہیئے کسی مصیبت کی طرح نازل ہوئی ہوں آپکی زندگی میں پہلے آپ نے میرے لئیے اپنے پیرینٹس"

"چھوڑے اور اب دشمنی مول لے لی۔

سٹاپ اٹ ہنال نو پٹی تھوٹس" کہتے ساتھ ہی اس نے ہنال کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے۔"

یو ہیو بیکم دا موسٹ اسینشل پارٹ آف مائی لائف۔ سو سٹاپ یوزنگ اینی بیڈ ورڈز اباؤٹ یور سیلف" اس نے محبت سے کہتے اسکے آنسو"

exponovels

صاف کیئیے۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اپنی محبت کا اقرار کرتے کتنے خوبصورت انداز میں ایسے ہی بیٹھے اس نے اسکی پیشانی صاف کی تھی۔

سٹل آیم سوری "اسکے سامنے پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوئے وہ بمشکل بولی۔ "

سٹاپ کرائینگ یار پلیز۔ "اس نے ہنال کو خود میں بھینچتے اسے اپنی محبت کا احساس دلایا۔"

اچھا سنو۔ اب آپ یہیں رہو گی۔ میں آپکو ابھی کسی چیز کے لیئے فورس نہیں کروں گا جب تک آپکا دل آمادہ نہ ہو۔ "بشام نے اسکا چہرہ"

ایک مرتبہ پھر اپنے سامنے کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

سمجھ رہی ہو نہ آپ "اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "

بشام نے کھڑے ہوتے کچھ تکیے اور کشنز لیئے انہیں درمیان میں رکھ کر ایک باؤنڈری بنائی۔

اب اس باؤنڈری کو مین کراس نہیں کروں گا جب تک آپ نہ چاہیں۔ لیکن اب میں آپکو اپنے سے دور رکھنے کا رسک نہین لے سکتا۔ """"

بشام نے اسے بہت کچھ باور کروایا۔

اب آپ بھی سوئیں اور میں بھی سوتا ہوں اور بھول جائیں آج جو کچھ ہوا۔ آئی وانٹ ٹو سی یو ہیپی۔ پلیز۔ اللہ نے کچھ بھی برا ہونے سے "

"پہلے آپکو اور مجھے بچا لیا ہے۔ بس یہ شکر ادا کریں۔ لیو آل نیگیٹو تھنکنگز۔ اٹس مائی ہمبل ریکوئیسٹ

پلیز ایسے نہیں کہین میں کوشش کروں گی "وہ اٹھ کر بیڈ کے دائیں جانب بیٹھتی ہوئی بولی۔ "

بشام نے لائٹ آف کی ایک کمبل اسے دیا اور ایک خود لیا اور اسے شب بخیر کہتا منہ دوسری جانب کر کے لیٹ گیا۔

ہنال بھی لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اس نے شکر کیا کہ اللہ نے اسکے لیئے واقعی میں بشام کی صورت ایک محافظ بھیجا ہے۔

ئے۔ اگلے دن ہنال کو بشام نے چھٹی کا کہا تا کہ وہ تھوڑا سا اور ریلیکس ہو جا

خود جب وہ آفس گیا تو سکندر نے بتایا کہ دبئی کی جس کمپنی سے انکا کانٹریکٹ ہونا تھا اسکے لیئے انہوں نے اگلے دن کی دبئی میں میٹنگ ارینج

کی ہے اور بشام کو اسی دن رات میں دبئی کے لیئے نکلنا ہو گا۔ وہ دوپہر میں ہی گھر آ گیا۔

ہنال اسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

اتنی جلدی آپ آ گۓ "بشام کو اسکی فکر بہت اچھی لگی۔ "

exponovels

ساؤنڈز انٹرسٹنگ۔ بیویوں والی صفات ایک ہی رات میں پیدا ہو گئیں ہیں" بشام نے شرارت سے کہا۔ مقصد صرف اسے نارمل کرنا تھا۔

بشام نے اس سے رات والے واقعے پر زیادہ ہمدردی نہیں کی کہ کہیں وہ خود ترسی کا شکار ہو جائے کہ اسکی نسوانیت کو کسی نے تباہ کرنے کی کوشش کی۔

ایکچولی ہم آج رات میں دبئ جا رہے ہیں۔ میری میٹنگ ہے اور آپکی آؤٹنگ ہو جائے گی۔" بشام نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔ "

آپ یہ سب کل کے واقعے کا اثر زائل کرنے کے لیئے کر رہے ہیں" بشام نے اسکی بات پر سنجیدہ ہوتے لمبی سانس کھینچی۔ "

دونوں اس وقت لاؤنج میں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

کیا یہ ضروری ہے کہ بری باتوں اور واقعات کو ہم خود پر طاری کر لیں۔ پیچھے کیا ہوا اسے بھولنا بہتر ہے ادر وائز ہم وہیں سٹک ہو جائیں گے۔ حقیقتوں کو صرف اس حد تک فیس کریں کہ وہ ہماری پرسنیلٹی کو بدل کے نہ رکھ دیں۔ جسٹ فیس دیم اینڈ دین موو آن۔ میں نے رات کو بھی ریکویسٹ کی تھی اب بھی کر رہا ہوں اس رات کی صرف اچھی باتوں کو یاد رکھیں۔ جیسے کل میں نے آپ کے سامنے اپنی محبت کو کنفیس کیا۔ جیسے آپ کسی ڈر کے بنا میرے ساتھ سوئیں۔ جیسے کل رات میں نے بھی آپکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا۔ جیسے کل رات آپکے اپنے کہنے پر پہلی مرتبہ سجے ہوئے روپ میں دیکھا اور دل کیا۔۔۔" ابھی بشام کے اعترافات مکمل نہیں ہوئے تھے کہ وہ گھبرا کر جلدی سے اٹھی۔

آئی تھنک میں اپنی اور آپکی پیکنگ کر لیتی ہوں" اسکے گھبرانے پہ بشام کا قہقہہ بلند ہوا۔ "

"شکر آپ جلدی مان گئیں نہیں تو ایک گھنٹہ اور ڈائیلاگز بولنے پڑتے"

اسکی شرارت پر ہنال کا منہ کھل گیا۔

"کڈنگ"

ہنال اسے غصے سے گھور کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

جہاز میں بیٹھتے ہوئے ہنال گھبرا رہی تھی۔ پہلی مرتبہ وہ جہاز میں بیٹھ رہی تھی۔ بشام نے اسے بٹھایا بھی کھڑکی کی جانب تھا۔ جیسے ہی اس نے جھجھکتے ہوئے بشام کے بازو پر ہاتھ رکھا جو بیلٹ باندھ کر کسی کو میسج کر رہا تھا۔ بیلٹس باندھنے کی اناؤنسمنٹ ہو رہی تھی...

سنیں میں فرسٹ ٹائم جہاز کا سفر کر رہی ہوں پلیز بیلٹ باندھ دیں" اس نے شرمندہ شکل بناتی ہنال کو دیکھا اور مسکرایا۔ "

exponovels

تو ڈیئر اس میں امپریس ہونے کی کوئی بات نہیں" اسکی جانب جھکتے اس نے بیلٹ باندھی۔ اور پھر اسے اپنے دائیں بازو کے حصار میں" لے لیا تا کہ جیسے ہی جہاز اڑے تو وہ ڈر نہ جائے۔

یہ کیا کر رہے ہیں" اس نے گھبرا کر اسے ٹوکا"

آئی اونلی ڈو کیئر اباؤٹ یو۔ ابھی جب پلین اڑے گا تو میں نہیں چاہتا کہ آپکی خوفناک چیخیں سب سنیں۔ میں بیچارا تو مضبوط دل کا ہوں"

" برداشت کر لوں گا۔ باقیوں کی گارنٹی نہیں

اس نے شرارتی مسکراہٹ سے ان دو واقعات کا ذکر کیا جب ہنال ڈری تھی۔

اس نے غصے سے منہ پھلایا۔ مگر جیسے ہی جہاز نے ٹیک آف کیا ہنال نے بشام کے اندازے کی داد دی۔ واقعی اگر وہ اسے نہ ایسے اپنے حصار میں لیتا تو خوف سے اسکی چیخیں نکل جاتیں۔

جیسے ہی وہ دبئی پہنچے ایک گاڑی انکو ریسیو کرنے کے لیئے موجود تھی۔ ہنال تو وہاں کی بلڈنگز اور روشنی دیکھ کر حیران رہ گئی۔

بشام پہلے بھی کافی مرتبہ یہاں آچکا تھا لہذا بہت سے راستوں اور جگہوں سے وہ واقف تھا۔

انکی گاڑی پارک حیات ہوٹل میں رکی۔ جہاں کے ایگزیکٹو سوٹ میں انکا قیام تھا۔ انکے سوٹ کے سامنے ٹیرس بھی تھا اور دو کمروں پر مشتمل یہ سوٹ ہنال کو واقعی ایک ڈریم لینڈ لگا تھا۔

ایک بیڈ روم اور اسکے ساتھ سیٹنگ روم بھی تھا۔ ٹیرس پر ٹیبل اور چیئرز موجود تھیں اور سامنے سمندر کا خوبصورت ویو تھا۔

ہنال اشتیاق سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی۔

آپ پہلے بھی آئے ہیں کیا یہاں" اس نے گلاس وال کے پاس کھڑے ہوتے بشام سے پوچھا۔ "

"ہاں کافی مرتبہ جب انگلینڈ میں تھا تو فرینڈز کے ساتھ ویکیشنز میں آتا رہتا تھا۔"

بشام بھی اسکے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ اسکے چہرے پر نظر ڈالی جس سے اب نقاب اتر چکا تھا۔

اور پلیز یہاں یہ نقاب نہیں لینا آئی وانا سی یور فیس آل دا ٹائم۔" اسکی سرگوشی پر ہنال کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ "

کیا کھانا پینا ہے" اسکی گھبراہٹ محسوس کر کے وہ اسکے پاس سے ہٹتا ہوا بولا۔"

جو آپکا دل چاہے" اسکی بات پر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔ "

آئی وش آپ اتنی فرمانبردار اس وقت بھی ہوا کریں جب میں آپکے قریب آنے کی کوشش کرتا ہوں" اسکے شرارتی انداز پر اسکے پسینے" چھٹے۔

" پھر آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں میرے ساتھ"

exponovels

نہیں کہہ رہا یار کچھ۔ "اچھا یہیں پہ کچھ کھانا ہے یا باہر چل کر" اس نے فون پر آرڈر کرنے سے پہلے ہنال کو دیکھ کر پوچھا۔ "

"نہیں ابھی باہر جانے کی ہمت نہیں یہیں سے کچھ منگوالیں"

" صحیح ہے میں کھانا کھا کر کل کی میٹنگ کے لیئے پریزینٹشن بھی پریپئیر کر لوں گا۔"

کھانا کھا کر ہنال تو سو گئی۔یہاں پر بھی باہر کے صوفوں پر پڑے کشنز درمیان میں رکھ کر بشام نے باؤنڈری لائن بنائی۔

گزری رات تو وہ ہنال سے پہلے سو گیا تھا سو سوئی ہوئی ہنال کو دیکھنے کا ایکسپیرینس نہیں ہوا تھا۔ لیکن اب بیڈ کی پائنتی کے ساتھ جڑے آرام

دہ کاؤچ پر بیٹھے لیپ ٹاپ پر کام کرتے اسکی نظر بار بار ہنال کے سوئے ہوئے وجود پر جا رہی تھی۔

اسے تو بڑے آرام سے کہہ دیا تھا کہ اسکی مرضی کے بناوہ اس رشتے کا آغاز نہین کرے گا لیکن اب اسے اپنی بات پر قائم رہنا بہت مشکل

لگ رہا تھا۔

اسی ڈر سے وہ بیڈ پر سونے کی بجائے کام ختم کرکے وہیں کاؤچ پر سو گیا۔

رات کے کسی پہر ہنال کی آنکھ کھلی تو نائٹ بلب کی روشنی میں اپنے ساتھ بشام کو موجود نہ پاکر وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور اسے کاؤچ پر لیٹے دیکھ کر

بے اختیار اس پر پیار آیا۔ وہ یہی سمجھی کے وہ کام کرتے کرتے وہاں سو گیا ہے۔

اٹھ کر اس نے آہستہ سے الماریاں چیک کیں تو ایک اور کمفرٹر اسے نظر آیا۔

دبئی میں چونکہ ہمہ وقت گرم موسم رہتا ہے تو ہر جگہ ایسی ہی چلتے ہیں انکا سوٹ بھی ایسی کی ٹھنڈک سے بہت سرد ہو چکا تھا۔

ہنال نے کمفرٹر نکال کر بشام کے اوپر دیا۔ پتہ نہین کس وقت سویا تھا یہی سوچ کر اس نے اسے اٹھایا نہیں مبادا بیڈ پہ سونے کے چکر میں

اسکی نیند نہ خراب ہو جائے۔

اس پر کمفرٹر دے کر وہ کتنے لمحے اسے دیکھتی رہی۔ اسکے لیئے بھی یہ پہلا اتفاق تھا کہ وہ بشام کو سوتے میں دیکھ رہی تھی۔

اسکی خوبصورت بند آنکھیں، پیشانی پر بکھرے بال اور چہرے پر ہلکی سی داڑھی سے وہ سوتے میں بھی مردانہ وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ جھکی اور اسکی کشادہ پیشانی پر آہستہ سے اپنے سرد ہونٹ رکھ دیئے۔

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو بشام آفس کے لیئے ریڈی ہو چکا تھا۔

وہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھی اور فوراً پاس پڑا دوپٹہ اٹھایا۔ بشام کی فرمائش پر اس نے چادر کی جگہ دوپٹہ لے لیا تھا۔ لیکن صرف اسکے سامنے۔

بشام جو کہ اپنا لیپ ٹاپ ٹیبل سے اٹھا رہا تھا اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"گڈ مارننگ ڈئیر"

exponovels

مارننگ "اس نے بھی مسکرا کر اسے وش کیا۔ "

میں میٹنگ کے لیئے نکل رہا ہوں۔آپ کے لیئے بریک فاسٹ کا آرڈر کر کے جا رہا ہوں۔آئی تھنک دوپہر تک میری واپسی ہو جائے "گی۔پھر آپکو دبئی کی سیر کروائیں گے،میں کال کر دوں گا میرے آنے تک آپ نے ریڈی رہنا ہے"۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی دل میں سورتیں پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی۔

ابھی بشام کو آفس کے لیئے نکلے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہنال کو اپنے موجائل پر بشام کا میسج آیا۔" تھینکس فار دیٹ ڈاٹنگ کس۔سٹل فیلنگ اٹ آن مائی فار ہیڈ۔

ہنال تو وہ میسج پڑھ کر خفت زدہ رہ گئ۔اسکے تو وہم و گمان میں نہین تھا کہ بشام کو اسکی چوری کا پتہ چل جائے گا۔

-______________________________

دوپہر میں جب بشام واپس آیا تو وہ صبح والی بات پر ابھی تک شرمندہ تھی۔مگر بشام کا نارمل انداز دیکھ کر وہ بھی نارمل ہو گئ۔" کیسی ہوئ آپکی میٹنگ "ہنال کے پوچھنے پر وہ جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے کاؤچ پر نیم دراز ہوا تھا۔سیدھا ہو کر بیٹھا۔ہنال کو آنے سے پہلے وہ تیار ہونے کا کہہ چکا تھا تاکہ اسکی آؤٹنگ کروا سکے۔

بہت اچھی۔"آپ اگر تھکے ہوئے ہیں تو ہم کل چلے جائیں گے "اسکی توجہ اور پریشان لہجے نے بشام کی جیسے ساری تھکن سمیٹ لی۔"اب میں فریش ہو گیا ہوں۔"اپنے سامنے موجود لائٹ پیچ اور گرے کلر کے ایمبرائڈری اور پرنٹ میں ٹراوزر شرٹ پہنے دوپٹہ خوبصورتی سے اپنے گرد جمائے اور گرے کلر کے پمپس پہنے ہلکی سی پیچ لپ اسٹک لگائے وہ بشام کو دل کے اور بھی قریب لگی۔

بس آپ ویٹ کریں میں چینج کر کے آتا ہوں۔تھوڑی دیر بعد بشام بھی پیچ کلر کی ٹی شرٹ کے ساتھ بلیو جینز پہنے تیار تھا۔

اسکو لیئے وہ سب سے پہلے ڈیزدٹ سفاری گیا۔"چلیں آپکو ڈیون بگی کی رائیڈ کرواتے ہیں "۔گاڑی سے اتر کر وہ اسے وہاں لے گیا جہاں پر اسکی ٹکٹس ملتی تھیں۔ہنال تو پریشان ہو گئ۔"سنیں میں کیسے بیٹھوں گی اس پہ

۔جیسے میں بیٹھوں گا آپ بس مجھے پکڑ کر بیٹھ جانا میں ان سے ریکوئیسٹ کرتا ہوں کہ میری وائف اسکو خود نہیں چلا سکتی سو آپ اسے میرے ساتھ بیٹھنے دیں۔"اسکے جواب پر اسکا دل جل گیا۔"اس سے زیادہ اچھی جگہ پورے دبئ میں کوئ نہیں "اسکے کہنے پر اس نے قہقہہ لگایا۔

جیسے ہی انکی رائیڈ مکمل ہوئ ہنال نے سوچ لیا کہ کبھی مر کر بھی دوبارہ یہ تجربہ نہیں کرنا۔نہ صرف اسکا سر گھوما بلکہ جس طرح وہ بشام کے ساتھ چپکی ہوئ تھی اس ڈر سے کے کہیں گر نہ جائے اپنا یہ انداز اسے بار بار شرمندہ کر رہا تھا۔

مجھے اب آپ کے ساتھ کہیں اور نہیں جانا۔بس اب واپس چلیں "اسکے ناراضگی بھرے لہجے نے بشام کو مسکرانے پہ مجبور کیا۔"

exponovels

"یار دنیا مرتی ہے اس رائیڈ پر"

"اور میں مر کر بھی اب اس پر نہیں بیٹھوں گی، پورے دبئی میں صرف ایک یہی اٹریکٹو چیز ہے "

نہیں اس سے بھی زیادہ ہے مگر اسکے لئیے ہمیں رات کا ویٹ کرنا ہوگا" ہنال نے اسکی شرارتی مسکراہٹ پر غور نہیں کیا۔"

سچ میں وہ کیا" وہ بھی اسکی باتوں میں آتی اشتیاق سے بولی۔"

بیلی ڈانس" اسکی بات سن کر ہنال کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔"

آپکو ہی مبارک ہو" اس نے جلے دل سے کہا۔"

یعنی مجھے اجازت ہے دیکھنے کی" اس نے شرارت سے ہنال کی جانب جھک کر کہا۔"

اگر آج کی رات آپ چاہتے ہیں کہ باہر سڑک پر گزاریں تو ضرور دیکھیں" اسکے جواب پہ وہ بے اختیار قہقہہ لگا کہ ہنسا۔"

آپ میں بیویوں والے گٹس آتے جا رہے ہیں جیسے آپکا بھی کا جیلسی سے بھرپور جواب پھر کل رات مجھ پہ بلینکٹ دینا اور پھر "

میرے۔۔۔" ابھی وہ مزید گل افشانی کرتا کہ ہنال نے اسکی بات کاٹی۔

وہ تو ہم فرینڈز ہیں اسی لئیے مجھے آپکا خیال آیا، اب کسی اچھی جگہ بھی لے جائیں۔" اس نے جلدی سے کہا تا کہ اسکا دھیان اس بات سے "

ہٹائے

چلیں اب یہاں کی موسٹ فیمس اور بیوٹی فل جگہ دکھائیں۔ کیونکہ دن کم ہیں ہمارے پاس سو میں چاہتا ہوں زیادہ سے زیادہ جگہیں "

دکھاؤں۔" وہاں سے نکل کر وہ سیدھا اسے برج خلیفہ لے آیا۔

پہلے انہوں نے کچھ کھایا پھر وہاں سے سیدھا وہ اسے اسکی ٹاپ دکھانے کے لئیے سب سے ٹاپ آبزرویشن ڈیک پر لے گیا ہائی سپیڈ

ایلیویٹر کی مدد سے۔

بشام مجھے ڈر لگ رہا ہے کبھی صحراؤں میں لے کر جا رہے ہین اور کبھی آسمان سے باتیں کروا رہے ہیں" اسکی معصوم باتوں پر وہ بمشکل خود "

پر کنٹرول کیئیے ہوئے تھا۔

جیسے ہی وہ ٹاپ پر پہنچے اور کاریڈور میں آئے۔ ہنال تو وہاں کی روشنیاں دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ مگر اتنی بلندی سے یہ سب دیکھنا۔۔۔ وہ واقعی

چکرا گئی۔ حالانکہ اسکے پاؤں کے نیچے فلور تھا مگر اسے لگ رہا تھا جیسے وہ ہواؤں میں ہو۔

بشام مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" وہ ڈر کے مارے قدم بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔"

کچھ نہیں ہوتا ہنی۔ آپ اسٹیپ لیں" اس نے اسے ہمت دلائی مگر پھر وہیں جما دیکھ کر اپنے دائیں بازو کے حلقے میں لے کر آگے بڑھا۔"

بہت سے لوگوں نے اس خوبصورت اور رومینٹک کپل کو اشتیاق سے دیکھا۔

For more visit (exponovels.com)

ہنال کو لگا یہ اسکی زندگی کا خوبصورت ترین لمحہ ہے۔بشام کے حصار میں سارے ڈر جیسے ختم ہو گ ئے تھے۔

آپکو پتہ ہے میرا اس وقت ایک سونگ گنگنانے کو دل کر رہا ہے"بشام نے اسے اپنے اور ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔بایاں ہاتھ اسکا جینز کی"

پاکٹ میں تھا۔

"واو آپ گاتے بھی ہیں۔ہاں کبھی کبھی"

دین گو آہیڈ پلیز"۔بشام نے

Kayne west

کے سانگ

Only one

کی چند لائنز گنگنائیں

I know you're happy, 'cause I can see it

So tell the voice inside ya head to believe it

I talked to God about you, he said he sent you an angel

And look at all that he gave you

You asked for one and you got two

You know I never left you

'Cause every road that leads to heaven's right inside you

So I can say

Hello my only one, just like the mornin' sun

You'll keep on risin' 'til the sky knows your name

Hello my only one, remember who you are

اس اظہار اور محبت پر اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

تھینک یو بشام"بشام نے اسکی جانب دیکھا۔ "

بری بات"اسے تنبیہ کرتے آہستہ سے اسکے سر کے ساتھ اپنا سر ٹکرایا۔ "

exponovels

آپ کہیں میری آواز سن کر تو نہیں رو پڑیں" بشام نے اسکا موڈ بدلنے کے لیئے تشویش سے کہا۔ "

نہیں آپکی آواز بہت اچھی ہے۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

ایک خوبصورت دن گزار کر وہ واپس اپنے ہوٹل آئے

-

____

اگلے دن وہ صبح آفس گیا وہاں سے اپنے کانٹریکٹ کی چیویں اسے انہی دو تین دنوں میں فائنلائز کروانی تھیں۔

ہنال کو وہ شام میں آنے کا کہہ گیا۔

شام میں کل کے دن کی طرح وہ پھر آئٹنگ کے لیئے نکل کھڑے ہوئے۔

سب سے پہلے وہ اسے سب سے پہلے دی دبئ مال لے آیا وہاں سے دونوں نے کچھ شاپنگ کی اور پھر آفس کی طرف سے جو گاڑی انہیں ملی تھی اس میں چیزیں رکھ کر وہ اسے جے بی آر بیچ لے آیا۔

بشام کے ساتھ گیلی ریت پر قدم سے قدم ملا کر چلنا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

بشام نے بائیں ہاتھ میں اسکا دایاں ہاتھ تھام رکھا تھا۔

دونوں خاموش تھے جیسے بس ان لمحوں کو محسوس کرنا چاہ رہے ہوں۔

انکے پاس سے کچھ لڑکیاں جنہوں نے سکرٹس اور شارٹ باڈی شرٹس پہن رکھیں تھیں۔

بشام کی غیرارادی نظر ان پر پڑی پھر اس نے سر جھکا لیا۔

کافی خوبصورت ہیں" ہنال کی آواز پر وہ اپنی بے ساختہ مسکراہٹ نہیں روک پایا۔"

گردن موڑ کر بھنویں سکیڑتے اس نے ہنال کو گھورا۔

"کچھ خوف کرو یار ایک غیرارادی نظر ان پر پڑی تھی۔"

"اور وہیں جم گئ"

اسکی بات پر بشام بے اختیار رکا اور اسے اپنے سامنے کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکا۔

"ابھی تک آپکو تو جی بھر کر دیکھا نہیں دوسری لڑکیوں کو کیا دیکھوں"

اسکی نظروں نے ھمیشہ کی طرح اسے نروس کیا۔

وہاں سے وہ اسے دبئ فاؤنٹین شو دکھانے لے آیا۔ وہیں پر پہلے انہوں نے فلافل اور ہمس کھایا پھر ہوٹل کے باہر جنگلے کے پاس آگۓ جہاں سے فاؤنٹین شو وہ باسانی دیکھ سکتے تھے۔

exponovels

جیسے ہی شو شروع ہوا انکے آس پاس بہت سے کپلز آ کھڑے ہوئے۔

ایک لڑکے کی بازو ہنال کو لگی جو کہ بشام کے دائیں جانب کھڑی تھی۔ بشام نے آہستہ سے اسے اپنے آگے کر کے دونوں بازوؤں کے حصار میں اسطرح لیا کہ کوئی اب اسے چھو نہیں سکتا تھا۔

آئی وانٹ ٹو سی یو ان مائی آرمز فار ایور۔" اسکی سرگوشی نے ہنال کی دل کی دھڑکنیں تیز کر دیں۔ "

یہاں کھڑے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ ہم اپنے ہنی مون پر ہیں۔ آج ڈی سائیڈ ہو گیا ہم جب بھی اپنے ہنی مون پر آئیں گے سٹارٹ یہین " سے لیں گے"

اب آپ میری شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہیں ہیں" اسکا اشارہ اسکے بازرؤں کے حصار کی جانب تھا۔"

آپ نے تو کبھی جائز فائدہ نہیں اٹھانے دیا۔ ناجائز کیا اٹھاؤں گا" اسکی بات پر ہنال کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "

جیسے ہی وہ شو ختم ہوا ہنال نے شکر کیا۔

واپس آکر بھی وہ بشام سے نظر ملانے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔ وہ بہت آہستہ آہستہ اسکے حواسوں پر قابض ہوتا جا رہا تھا۔

وہ اپنے سوٹ کی گلاس وال کے ساتھ کھڑی باہر موجود درختوں کے رقص کو دیکھ رہی تھی۔

بشام سے کوئی ملنے آیا ہوا تھا وہ ہوٹل کے لاؤنج میں اس سے ملنے گیا ہوا تھا۔

جب وہ واپس آیا تو ہنال کو گلاس وال کے پاس کھڑے دیکھا۔

اسکا دوپٹہ اس وقت کاندھوں پر تھا۔ آدھے کھلے آدھے بند بالوں نے اسکی کمر کو ڈھکا ہوا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہیں"

اسکی آواز سن کر وہ چونکی۔

"کچھ نہیں"

کتنا اچھا ہوتا اگر آپ کہتیں آپکو" اس نے افسوس سے اسے دیکھا۔ "

وہ مسکرائی اور جیسے ہی مڑ کر اسکے پاس سے جانے لگی بشام نے اسکی کلائی تھام لی۔

کین وی سٹارٹ آ نیو جرنی" ہنال نے گھبرا کر اسکی جذبے لٹاتی آنکھوں میں دیکھا۔"

ہنال سب بھول جائیں کہ ہم کیسے ایک دوسرے کے ہوئے اور کس نے ہمارے ساتھ کیا کیا۔ کیا ہم ایک دوسرے کے لئیے کافی نہیں"""

بشام نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اسکا رخ اپنی جانب کیا جبکہ وہ نظریں جھکا گئی۔

exponovels

اسکے ساتھ کی خواہش تو اب اسکے دل میں بھی تھی۔

میں آپکو اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہوں اب "اسکے آنچ دیتے لہجے سے اسکے گالوں پر سرخی دوڑ گئی۔ "

میں آپکے پاس ہی تو ہوں "اس نے آہستہ سے کہا۔ "

آپ میرے ساتھ تو ہیں میرے پاس نہیں "اسکی جذبوں سے گھمبیر آواز نے اسکے چھکے چھڑائے۔ "

بشام نے اسے اپنے ساتھ لگا کر خود میں بھینچ لیا۔

"کین یو ہیر مائی ہارٹ بیٹ اٹ نیڈز یو اونلی یو۔"

بشام کے لبوں نے اسکی پیشانی کو ہولے سے چھوا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا۔

انکے روم میں موجود فون کی بیل بجی۔

بشام کال اٹینڈ کریں "ہنال نے اسے کہا۔ "

بہت بے دلی سے اسے چھوڑ کر اس نے کال اٹینڈ کی۔ اس کچھ لوگ ملنے آئے تھے۔

وہ آنے کا کہتے اسکی جانب آیا جو اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

بہت ظالم ہیں آپ "اسے غصے سے گھورتے وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر مڑا۔ "

چھوڑوں گا تو نہیں آپکو "اسے دھمکی دیتا وہ جاہر چلا گی۔"

صبح جیسے ہی ہنال کی آنکھ کھلی خود کو بشام کے حصار میں محسوس کرکے دنگ رہ گئی۔ وہ اتنی تھکی ہوئی تھی کے سوتے میں اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ کب بشام آیا اور کب اسکے پاس لیٹا۔

وہ بہت آہستگی سے اپنے دل کی ابنارمل دھڑکنوں کے سنبھالتی اسکے حصار سے نکلی۔

کل ان کا آخری دن تھا دبئی میں اور آج بشام کی لاسٹ میٹنگ تھی۔

وہ فریش ہو کر بشام کو بھی اٹھانے لگی تا کہ وہ تیار ہو کر میٹنگ میں جائے۔

بشام کا ابھی بھی منہ پھولا ہوا تھا۔ تیار ہو کر وہ اسکے ساتھ ناشتہ کرنے بیٹھا۔

بشام آیم سوری "اس نے اپنے جلدی سو جانے کی وجہ سے اس سے معذرت چاہی۔ "

For more visit (exponovels.com)

اٹس اوکے "وہ اسکی جانب دیکھے بنا چائے پیتا ہوا بولا۔ "

"میری کیا غلطی وہ آپ سے ملنے کیوں آئے"

آپکے تو دل کی خواہش پوری ہوئی نہ کہ میں آپکے قریب نہ آؤں۔"اسکی غلط فہمی پر اسکے ہاتھ پاؤں پھول گ ئے۔ "

وہ دونوں ٹیرس پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ہنال فوراً اٹھ کر اسکے پاس آئی جو دوسری جانب دیکھتے چائے پی رہا تھا۔

بشام پلیز سوری آئی سوئیر میں ایسا نہیں سوچ رہی تھی۔آپ اب جیسے کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی۔ میں خود اب آپکے بنا کہاں رہ سکتی ہوں۔آ۔۔۔آپ جب کہیں گے۔ہم اپنی نیو لائف کا آغاز کریں گے "اسکے کندھے پر سر رکھے وہ اسے منانے کی کوشش کئیے بنا۔

اب جو کہہ رہی ہیں اس پر قائم رہنا۔ میں نے آپکا یہ اعتراف ریکارڈ کر لیا ہے رات میں مکر گئیں تو یہ سنا دوں گا۔"اسکی شرارتی اور متبسم آواز سن کر اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور اپنا موبائل اسے دکھاتے ہوئے بولا۔

کتنے بڑے چیٹر ہیں آپ "اس نے ہلکے سے مکا اسکے کندھے پر مارا۔ جسے اپنے دائیں ہاتھ میں تھام کر اس نے لبوں سے لگایا۔ "

میں بالکل بھی نہ مکرتی "اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے کہا۔ "

"یہ تو میں رات کو پوچھوں گا۔بی ریڈی"

آیم لیونگ ناؤ"کچھ دیر بعد تیار ہوا وہ آفس کے لئی ےنکل گیا۔ "

دوپہر میں ابھی وہ آفس میں ہی تھا کہ ہنال کی کال آئی۔

ہیلو خیریت "وہ پریشان ہوا کیونکہ ہنال نے کبھی خود سے اسے فون نہیں کیا تھا۔ "

"جی بالکل،کیا میں یہاں ہمارے سوٹ سے جو سی سائیڈ نظر آتا ہے وہاں جاسکتی ہوں۔"

جی میری جان کیوں نہیں "اسکے پیار بھرے لہجے نے اسے نروس کیا۔ "

"کب تک آجائیں گی"

"بس تھوڑی دیر میں"

اوکے میں بھی نکل رہا ہوں تھوڑی دیر میں ملتے ہیں "اسے خدا حافظ کہتے اسے یہ اندازہ نہین تھا کہ ابھی وہ اس سے کس حال میں ملے گا۔ "

گھنٹے بعد جب میٹنگ اوور ہونے کے بعد وہ چیزیں سمیٹ رہا تھا کہ پھر سے اسکے موبائل پر کسی انجان نمبر سے کال آئی۔

exponovels

ہیلو سر میں وہ ڈرائیور بات کر رہا ہوں جو آپکو کمپنی نے دیا ہے۔ سر آپکی وائف میرے ساتھ سی سائیڈ آئیں تھیں۔ لیکن یہاں وہ ڈوب" گئیں تھیں۔اس بیچ کے سیکیورٹی گارڈز نے انہیں بیالیا اور اب وہ ہاشپٹل میں ہیں۔ میں بھی وہیں تھا سو میں ان کے ساتھ ہی ہاشپٹل آیا ہوں تاکہ انکے ٹریٹمنٹ کا پروسس سٹارٹ ہو۔" اڑے حواسوں کے ساتھ سب سن کر اس نے اس ہاسپٹل کی جانب قدم بڑھائے جو اپنی اطلاع کے آخر میں اس نے بتایا تھا۔

کس طرح وہ وہاں پہنچا یہ وہی جانتا تھا۔

جلد ہی اسکی حالت سنبھل گئی۔اور یہ وقت کس تکلیف میں گزرا یہ وہی جانتا تھا۔ابھی صبح تک تو اسے ہنستا مسکراتا چھوڑ کر گیا تھا۔

جیسے ہی اسے ہوش ڈاکٹرز نے بشام کو اسکے کمرے میں جانے کی اجازت دی۔

جیسے ہی وہ اندر آیا ہنال کو آنکھوں پر بازو رکھے دیکھا۔ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔

وہ آگے بڑھتا اسکے بیڈ پر بیٹھا۔ہنال نے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔

اسکا ہشاش بشاش چہرہ بالکل اس وقت سفید لٹھے کی طرح لگ رہا تھا۔بشام کے دل کو کچھ ہوا۔ نجانے کتنی تکلیف سے وہ گزری ہو گی۔یہی سوچ بشام کو اور بھی تکلیف دے رہی تھی۔

ٹھیک ہو۔ کیسے ہوا یہ سب" بشام اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کچھ فکر اور تشویش سے بولا۔ "

کچھ کہنے کی بجائے اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔بشام پاس پڑی کرسی گھسیٹ کر اسکے پاس بیٹھ گیا۔اس کے آنسو دیکھ کر وہ اور بھی پریشان ہو گیا تھا۔

"ؤ میں بہت پریشان ہو رہا ہوں۔آپ کتنی آگے نکل گئی تھی کے ڈوب ہی گئی، ہنال پلیز بتا"

ہنال منہ پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

اتنے میں ڈاکٹر اسے چیک کرنے آگیا۔

پلیز اس وقت انہیں ڈسٹرب نہ کریں اور نہ ہی سٹریس فل کوئی بات کریں۔کیونکہ ابھی یہ شاک میں ہیں۔اگر آپ نے انہیں کچھ بھی" "بتانے کے لیئے فورس کیا تو یہ انکی مینٹل کنڈیشن کے لیئے ٹھیک نہیں۔انہیں اس وقت پر سکون رہنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر کے کہنے پر وہ لب بھینچ کر رہ گیا۔

جہاں انہوں نے اگلے دن پاکستان واپس آنا تھا وہیں دو دن مزید انہیں رہنا پڑا۔جب ڈاکٹر نے کنفرم کیا کہ اب ہنال اس قابل ہے کہ سفر

exponovels

ئے۔ کر سکے تب وہ اس واقعے کے تیسرے دن شام میں واپس آ

مگر اس تمام عرصے میں ہنال اتنی خاموش ہو گی کہ بشام خود پریشان ہو گیا۔ آخر وہ اس حادثے کو کیوں نہیں بھول پا رہی۔ نارمل کیوں نہیں آ رہی۔

جب بھی بشام اس سے کچھ پوچھنے کی کوشش کرتا وہ رونا شروع ہو جاتی کہ آخر وہ مزید کوئی بات نہ کر پاتا۔

اس دن بھی رات میں کھانا کھانے کے بعد ہنال اور وہ کمرے میں بیٹھے تھے۔ اپنے شیل میں بند ہو جانے کے باوجود اب ہنال سوتی بشام کے کمرے میں ہی تھی۔ گو کہ دونوں ایک دوسرے پر اپنا کوئی حق نہیں جتاتے تھے پھر بھی بشام کے لیئے یہی بہت تھا کہ وہ اسکے کمرے میں تو سوتی ہے۔

ہنال اپنی کتابیں کھول کر کوئی اسائنمنٹ بنا رہی تھی۔ بشام بھی لیپ ٹاپ پر اپنے آفس کا کام کرتا گاہے بگاہے ہنال کو دیکھ رہا تھا۔ کتنی خوش تھی کچھ دن پہلے وہ اسکے ساتھ۔ بے تکلفی کی ہر دیوار گر چکی تھی حتی کے انکے رشتے کا آغاز ہونے والا تھا کہ۔۔

ہنال کیا اب سب ایسا ہی رہے گا" بشام کی بات پر اسکا کاغذ پر چلتا ہاتھ رک گیا۔ "

پتہ نہیں "اس کے سرد اور سنجیدہ لہجے نے اسے مزید حیران کیا۔ وہ کبھی بھی اسکے ساتھ اتنی روڈ نہیں ہوئی تھی۔ "

آپ ایسا کیوں کر رہی ہو کس بات کی سزا دے رہی ہو۔ آخر اس دن ایسا کیا ہوا تھا کہ آپ بھول نہین پا رہی۔ نہ شئیر کرتی ہو اور نہ بھولتی" ہو۔ یار میں تھک گیا پچھلے تین ہفتوں سے آپکو ایسے دیکھ دیکھ کر" بشام جو کے رائیٹنگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھا تھا وہاں سے اٹھ کر اسکے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔

تھک گئے ہیں تو تنگ بھی آ گئے ہوں گے تو ایک کام کریں چھوڑ دیں مجھے "اسکی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں ڈال کر وہ بولی۔ "

ہنال "اسکی بات اور تاثرات میں موجود سرد مہری دیکھ کر وہ ششدر رہ گیا۔ "

غصے سے اسکے سامنے بکھرے پیپرز اور کتابوں کو اس نے پرے ہٹایا اور اسکا بازو تھام کر جھٹکے سے اپنے قریب کیا۔

کس بات کا بدلہ لے رہی ہیں۔ قصور کیا ہے میرا۔ آپکی آنکھوں میں یہ تاثرات اور یہ۔۔۔ آپ میری ہنال نہیں ہو۔ کیا مسئلہ ہے آخر" بتاؤ آج مجھے۔ خبردار جو آج یہ آنسو بہا کر مجھے بے وقوف بنایا۔ میری کوئی بات بری لگی ہے تو بتاؤ کلئیر کرو۔ نہیں تو میں پاگل ہو جاؤں گا۔" غصے سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔

کچھ نہیں ہے۔" وہ روتے ہوئے بولی۔ "

"اگر کچھ نہیں ہے تو آج اور ابھی ہم اپنی نئی زندگی شروع کر رہے ہیں۔ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ہیر اینی آرگیومنٹ"

ہنال کی تو ہوائیاں اڑ گئیں اسکی بات سن کر۔

آپ۔۔۔آپ نے کہا تھا کہ میری مرضی کے بنا کچھ نہیں کریں گے۔"اس نے بشام سے نظریں چراتے کہا۔ "

وہی تو۔۔۔وہی تو پوچھ رہا ہوں جو کچھ دن پہلے میرے ساتھ میں سکون محسوس کرتی تھی۔ کچھ دن پہلے جس کی آنکھوں میں میرے" لئیے محبت تھی۔ جو اس واقعے سے ایک رات پہلے خود کو میری پناہوں میں دینے کو تیار تھی۔ آخر اب ایسا کیا ہوا ہے کہ۔۔۔۔"بشام کو لگا اس سے آگے وہ بول نہیں پائے گا۔

ایک تیز نظر اس نے سر جھکائے کھڑی ہنال کو دیکھا۔

مجھے آپکے روم نہیں رہنا" جب ہنال سے کوئی بات نہ بن پڑھی تو اس نے وہاں سے نکلنے کے لئیے پر تولے۔ "

خبردار جو آپ نے ایک قدم بھی باہر نکانا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"ہنال نے اسے بیڈ پر سے چیزیں اٹھاتے دیکھا اور تیزی سے" ڈریسنگ روم کی طرف بھاگی اور دروازے کا لاک لگا لیا۔ اور ساتھ ہی چٹخنی بھی۔ اب وہ ریلیکس ہوگئی۔

بشام تو اس کی اس حرکت پر ہکا بکا رہ گیا۔ تیزی سے ڈریسنگ روم کے دروازے کی طرف جا کر اسے کھٹکھٹایا۔

اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔

ہنال یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ کل آنے دین ذرا آپکی ایک نہیں سننی میں نے۔ بہت غلط کر رہی ہیں آپ" بشام غصے سے کھولتا اسے" دھمکی دے کر بولا۔ خود سے لڑتے جھگڑتے وہ کب سویا اسے کچھ نہیں پتہ تھا۔

صبح جب وہ اٹھا تو سیدھا ڈریسنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھا جو کھلا ہوا تھا۔ ہنال پتہ نہیں رات کے کس وقت یہاں سے نکلی تھی وہ نہیں جانتا تھا۔

وہ سیدھا ہنال کے اس روم کے دروازے پر آیا جو وہ دبئی جانے سے پہلے استعمال کرتی تھی۔ جیسے ہی اسکی ناب گھمائی وہ بند ملا۔

ایک مرتبہ پھر غصے کی شدید لہر اٹھی۔ وہ اس آنکھ مچولی کے کھیل کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

شام میں آفس سے واپس آکر اس سے بات کرنے کا ارادہ کرتے وہ تیار ہونے چلا گیا۔

دوپہر کے وقت اسے ہنال کے ڈرائیور کی کال آئی۔

exponovels

اسلام علیکم ! صاحب میں کب سے بی بی کے کالج کے باہر کھڑا ہوں مگر وہ آ ہی نہیں رہیں۔انکی دوست سے پوچھا ہے تو انہوں نے بتایا"

"ہے کہ وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر کیلئے نکلی تھیں۔بہت عجلت میں تھیں۔مگر صاحب اس بات کو بھی گزرے گھنٹہ ہو گیا ہے۔

وہ تو چکرا گیا۔آخر وہ کیا کرنا چاہ رہی تھی اسکے ساتھ۔

تم نے گھر کال کی" بشام نے اپنے کھولتے دماغ کو بمشکل قابو کیا۔ "

"جی صاحب رحمتے بوا کہہ رہی ہے کہ بی بی نہیں آئیں گھر پر"

اوکے میں آرہا ہوں" وہ تیزی سے گھر کی جانب نکلا۔ "

آہستہ آہستہ رات ہونا شروع ہو گئی۔مگر ہنال کا کچھ آتا پتہ نہیں تھا۔بشام پولیس کو بھی بتانا نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ ان کے پوچھے جانے والے سوالات ہنال پر کیچڑ اچھال سکتے تھے۔

ہاسپٹلز میں اپنے مختلف بندوں کو بھیجا مگر کوئی اطلاع نہیں آئی۔

اسی میں اگلا دن چڑھ گیا۔صبح میں چوکیدار اسکے پاس ایک خط لے کر آیا جس پر کوئی اسٹیمپ، بھیجنے والے کا کوئی ایڈریس نہیں لکھا تھا۔

اس نے حیران ہوتے لفافہ کھول کر خط نکالا جسے پڑھ کر اسے لگا آسمان اور زمین گھوم گئے ہیں۔

میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے ڈھونڈ رہیں ہوں گے۔مگر سب کوششیں ترک کر دیں۔میں مزید اس رشتے کا بوجھ نہیں اٹھانا چاہتی تھی"

یہ تعلق زبردستی کا تھا اور ویسے بھی میں جانتی ہوں کہ خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی کو طلاق نہیں دی جاتی لہذا آپکی زندگی سے نکلنے کے لئیے میں نے یہ راستہ اختیار کیا۔مجھے اپنی زندگی جینی ہے اسی لئیے میں آپ سے سب تعلق ختم کر کے جا رہی ہوں۔کہاں یہ میں نہیں بتا سکتی۔

مجھے ٹریس کرنے کی کوشش بھی نہ کیجئیے گا۔وہ موبائل جو آپ نے دیا تھا اس کی سم بھی میں توڑ چکی ہوں۔چاہیں تو اپنی نئی زندگی شروع کر "لیجئیے گا۔آپ کبھی بھی میری منزل نہیں تھے۔۔۔ہنال

وہ بے یقینی سے یہ تحریر پڑھ رہا تھا۔یہ رائٹنگ اسی کی تھی وہ اکثر اسکی نوٹ بکس دیکھتا رہتا تھا۔

یکدم اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا.

شکر نہیں کرتا اس مصیبت سے تیری جان چھوٹی۔"وہ جو کب سے اس سے بات کر کے اسے بلانے کی کوشش کر رہیں تھیں آخر میں غصے سے ہنال کے بارے میں بولیں۔

پلیز ماں بس کر دیں۔یا پھر ایک بار اور میرا نروس بریک ڈاؤن کروا کر آپ سب کو سکون ملے گا" وہ جو پچھلے ایک ہفتے سے ہاسپٹل کے بیڈ"

exponovels

پر لیٹا کسی سے مخاطب نہیں ہوا تھا۔اس دشمن جاں کے ذکر پر پھٹ پڑا۔

اس دن ہنال کا وہ خط پڑھ کے اسے اتنا شدید نروس بریک ڈاؤن ہوا کہ وہ وہیں گر گیا۔اسکے ملازم فوراً اسے ہاسپٹل لے کر پہنچے۔

اسکے گھر والوں کو اطلاع کی گئی۔اور وہ خط جو وہ شاید وہ ٹھیک ہوتا تو یا تو جلا دیتا یا پھینک دیتا مگر کسی کے ہاتھ نہ لگنے دیتا۔لیکن اسکے کسی ملازم نے سردار باران کو وہ خط دے دیا اور پھر سب نے ہی اسے پڑھا۔

اسی وجہ سے اب ہر کوئی اس سے ہنال کے حوالے سے ایسی ایسی باتیں کر جاتے جن کو وہ اسکی بے وفائی کے باوجود سوچنا نہیں چاہتا تھا۔

محبت کو محبوب کی بے وفائی کے باوجود چوک میں کھڑا کر کے لوگوں سے کوڑے نہیں پڑوائے جاتے۔محبت تو بس سنبھال کر رکھنے والی چیز ہے چاہے کوئی قدردان اسے زید سنبھال کر رکھے چاہے ناقدری کر کے ٹھوکر مار دے۔بشام کی محبت ہنال کے لیئے اتنی ہی خالص تھی کہ اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی۔ایک ہفتہ شدید ذہنی طور پر بیمار رہنے کے باوجود وہ اب بھی کسی کو جازت نہیں دیتا تھا کہ اسکے سامنے ہنال کو کوئی برا کہے۔

اسکی محبت ایک دو لمحوں کی نہیں تھی۔بلکہ یہ آہستہ آہستہ اسکے دل میں اتر کر ہر طرف پھیل گئی تھی۔

وہ ایک ہفتے سے ذہنی کشمکش میں تھا۔اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ہنال اسکے ساتھ اتنا برا کر سکتی تھی۔

اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔

-______________________________

جیسے ہی اس نے ریکور کیا وہ لوگ اسے اپنے ساتھ گاؤں لے آئے۔بشام خود بھی اسلام آباد والے گھر میں جانا نہیں چاہتا تھا۔جہاں ہنال کی یادیں جگہ جگہ بکھری تھیں۔ہر کوئی اسکی حالت دیکھ کر پریشان تھا۔نہ اسے کھانے کا ہوش تھا نہ پینے کا۔بس سارا سارا دن اپنے کمرے میں بند رہتا۔

اس واقعے کو گزرے دو ہفتے گزر چکے تھے۔

بہت دن بعد اسکا دل کیا کچھ سننے کو وہ اسٹیریو کے پاس آیا اور

Mindy smith

کا سانگ

Anymore of this

لگایا

Where did I begin

exponovels

Turning through the pages
But I don't know what I've read

Thread is wearing thin
Everything's familiar
But I don't know who I am

Do you know where you're going?
Don't even know where I've been

Watching moments pass
I wanna run away from it
But I still won't take that step

Locked inside the glass
An empty box of memories
And a heart full of regret

Do you know where you're going?
Don't even know where I am

I don't wanna miss
I don't wanna miss anymore of this
Letting go I wanna feel all of it
I'm hanging on every word you say

I gotta keep goin'
Can't stay where I am

وہ کھڑکی میں کھڑا باہر پڑنے والی برف باری کو دیکھ رہا تھا۔اسے لگا اسکے سارے زخم پھر سے ادھڑ گئے ہیں۔کون کون سا روپ تھا ہنال

exponovels

کو جو اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔اسکا ہنسنا رونا اسکا شرمانا۔کہیں بھی تو کوئی کھوٹ نہیں تھا۔پھر کیسے وہ کھٹا سکہ نکل آئی۔

بشام کو یاد کرنے پر بھی کوئی ایسا لمحہ یاد نہیں آیا جس میں ہنال نے اسکی محبت کے جواب میں کوئی بے زاری دکھائی ہو۔ہاں وہ اس سے شرماتی اور گھبرا جاتی تھی مگر بے زار۔۔۔۔۔

اسے لگا اسکا سر پھٹ جائے گا یہ سب سوچتے۔اسکا دل آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔

آگے بڑھ کر اس نے اسٹیریو بند کر دیا۔

ابھی وہ اپنی سوچوں سے چھٹکارا ابھی حاصل نہیں کر پایا تھا کہ جان بی بی اسکے کمرے میں آئیں۔

کب تک تو یہ حالت بنا کر رکھے گا۔ہم پر رحم کھا۔روز تجھے دیکھ دیکھ کر جیتی ہوں روز مرتی ہوں"انہوں نے پاس آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھا کر اسکے ساتھ بیٹھ گئیں۔

"دیکھ میں نے کبھی تجھ سے کوئی فرمائش نہیں کی۔آج بہت مان سے تجھے کچھ کہنے آئی ہوں۔"

انہوں نے اسکے بال سنوارتے ہوئے کہا۔

"اب تو شادی کر لے تیرا دھیان بھی ہٹ جائے گا اور دیکھ میرا ابھی ارمان پورا ہو گا"

بشام نے غصے سے جبڑے بھینچے۔

"آپ ایک کام کریں ایک ہی بار مجھے زہر دے کر مار دیں کیوں روز روز ایسی باتیں کر کے مجھے مارتی ہیں"

پتہ نہیں کیا جادو کر گئی ہے۔خود تو رہ رہی ہو گی اپنے کسی عاشق کے ساتھ۔یہ شہر میں پڑھنے والی ہوتی ہی ایسی۔۔۔۔"اس سے زیادہ وہ اسکی تذلیل نہیں سن سکتا تھا۔غصے سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ لیتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

اگلے دن ہی اس نے سوچ لیا کہ وہ یہاں سے چلا جائے گا واپس کے اسی دن اسکے بھائی اور بہرام میں زمینوں کے اوپر معمولی تنازعہ شروع ہوا جو بڑھتے بڑھتے بندوقوں تک چلا گیا۔اور عمید جو عرصے سے اپنے بڑے بھائی کے قتل کا بدلہ لینے کے لیئے موقع کی تلاش میں تھا۔بہرام پر فائر کر دیا جو موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔

بشام کو لگا کچھ مہینوں کی کہانی پھر سے دھرائی گئی ہے اور اس مرتبہ بدلے کے طور پر اسکی بہن کو خون بہا میں ہنال کے گھر والوں نے زریاب کے لیئے مانگا تھا۔

وہ سب حویلی میں پریشان بیٹھے تھے کہ بشام پھٹ پڑا۔

اسی جہالت کا خاتمہ میں کرنا چاہتا تھا مگر نہیں تب کسی نے میری بات نہیں مانی بھگتیں اب۔کل جہاں ہنال کے گھر والے کھڑے تھے"

آج اسی مقام پر ہم کھڑے ہیں۔یہی مکافات عمل ہے۔کیوں نہیں چھوڑ دیتے آپ لوگ یہ قتل وغارت کیا ملا پہلے انکی بیٹی ہم نے لی اب ہماری بیٹی وہ لیں گ ئے پھر کل کو کوئی دوبارہ خون کرے گا اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

میں فیڈاپ ہوگیا ہوں اس جہالت سے۔کیا قصور ہے اب ہماری بہن کا مگر وہ بھینٹ چڑھے گی "اسکی گرجدار آواز آج تک کسی نے نہیں سنی تھی مگر آج پوری حویلی میں صرف اسی کی آواز گونج رہی تھی۔

بھینٹ تو کوئی اور بھی چڑھ گیا ہے میرے غرور کی۔اور اسطرح کے میں تم سے نگاہیں نہیں ملا سکوں گا ساری زندگی۔مجھے معاف کردو" غرور واقعی انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔آج میرے جگر کے گوشے پر ہاتھ پڑا ہے تو کسی کے درد کا احساس بہت شدت سے ہوا ہے۔میرے "سے بہت بڑھی غلطی بلکہ گناہ ہوگیا ہے۔

بشام انکی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔

"کیا کہہ رہے ہیں۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی"

"تمہاری بیوی تمہیں چھوڑ کر نہیں گی بلکہ میں نے اسے اغوا کیا ہے"

بشام بے یقینی سے انکی جانب دیکھ رہا تھا.

وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسکا باپ اسے دکھوں سے روشناس کروا سکتا ہے۔

جب تم اسے یہاں سے لے کر گ ئے تو مجھے تسلی تھی کہ تم اسے غلام بنا کر ہی رکھو گے۔مگر کچھ دن بعد میرا ایک آدمی اسلام آباد" میرے ہی کسی کام کے سلسلے میں گیا تو پنڈی میڈیکل کالج کے سامنے اس نے تمہاری گاڑی دیکھی جس میں سے کوئی لڑکی نقاب میں اتر رہی تھی۔مجھے یقین نہ آیا کہ تم کسی لڑکی کے ساتھ ہو سکتے ہو۔میں نے اپنے کچھ بندوں کو تمہارے پیچھے لگایا اور پھر کچھ ہی دنوں میں اس بات کی تصدیق ہوئی کہ تم اس لڑکی کو آگے پڑھا رہے ہو اور ایک نارمل لائف دی ہوئی ہے۔میں غصے سے پاگل ہوگیا اور ہنال کا ایکسیڈینٹ میں نے جان کے کروایا تھا۔میں جان گیا تھا کہ اب اگر تم نے اسکے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اپنی باپ سے پیچھے نہیں ہٹو گے۔اور میں ایک خون بہا میں آئی ہوئی لڑکی سے تمہاری نسل نہیں بڑھوانا چاہتا تھا۔

بس میں نے یہی سوچا کہ تم تو مانو گے نہیں کیوں نہ اس کانٹے کو ہم خود ہی نکال باہر کریں۔

اور یہی سوچ کر میں نے جان بوجھ کر اپنے بندوں سے کہہ کر اسکی گاڑی کا ایکسیڈنٹ کروایا۔مگر اس لڑکی کے بچ جانے کی جب خبر آئی تو میں کسی اور موقع کی تلاش میں تھا۔

میں نے ہنال کے ڈرائیور کو پیسے دے کر اسکے آنے جانے کے معاملات کے بارے میں آگاہی لینا شروع کی۔جس دن وہ کسی ہاسپٹل گئ

exponovels

تھی اس دن بھی میرے آدمی تمہارا پیچھا کر رہے تھے۔اور پھر ایک رات جب شمیل تمہارے گھر گیا تب اسکی واپسی پر ہمیں اندازہ ہوا کہ تم نے اسے بیوی کا مقام نہیں دیا۔مجھے کچھ تسلی ہوئی کہ تمہارے دبئ جانے کا پتہ چلا میں نے اپنا ایک بندہ بھی پیچھے بھجوایا اب مجھے جلد ہی اس لڑکی کا قصہ پاک کرنے کی خواہش تھی۔وہ ہر ہر لمحے کی رپورٹ مجھے دے رہا تھا۔

آخر ایک دن اسے موقع ملا جب اس نے ہنال کو اکیلے سی سائیڈ جاتے دیکھا۔وہ وہاں اسے دھمکانے پہنچا کہ وہ تمہاری زندگی سے نکل جائے اور جب وہ نہیں مانی تو اس نے ہنال کو سمندر میں ڈبانے کی کوشش کی وہاں بھی قسمت خراب دیکھ کر میں نے اسکا نمبر حاصل کیا اور دن رات اسے دھمکاتا رہا کہ وہ تمہاری زندگی سے نکل جائے نہیں تو مین اسے مروادوں گا۔مگر کوئی پیش رفت نہ دیکھ کر اس دن جب وہ کالج گی تو میرا ایک بندہ اسکے پیچھے تھا۔وہ اسکے پاس گیا اور تمہارے ایکسیڈرٹ کا کہہ کر اسے اغوا کروالیا۔

پھر میں نے اسکو کہا کہ وہ ایک خط تمہارے لیئے لکھے اور جس حد تک تمہیں خود سے بدگمان کر سکتی ہے کرے نہیں تو میں اپنے بیٹے کو نقصان پہنچاؤں گا۔میں اتنا اندھا ہو گیا تھا یہ سوچنے سمجھنے سے محروم ہو گیا تھا کہ اپنی اولاد کے لیئے کیا الفاظ استعمال کر رہا ہوں اور تمہاری زندگی کے لیئے اس نے وہ خط لکھا۔مین جانتا ہوں میں معافی کے قابل نہیں پھر بھی مجھے معاف کر دینا"

انہوں نے ندامت سے اپنا سر جھکاتے ساری کہانی سنائی۔ہشام تو کتنی دیر اپنی جگہ سے بھی نہ ہل سکا۔

اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ الفاظ سامنے بیٹھے اسکے باپ کہ ہیں۔اس نے بہت سال پہلے سنا تھا کہ سانپ اپنے بچوں کو بھی نہیں چھوڑتا انہیں کھا جاتا ہے مگر اسے آج اندازہ ہوا کہ یہ صفات انسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔

کیا وہ اب بھی میری امانت ہے" کتنی دقت سے اس نے سر جھکا کر یہ الفاظ استعمال کیئے تھے یہ بس وہی جانتا تھا یا اسکا باپ جس کے یہ بات سن کر رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔کیا وہ ان سے اتنا بدگمان ہو گیا تھا۔انہوں نے کرب سے سوچا۔ہاں اب اپنے باپ کا اتنا گھناؤنا روپ دیکھ کر وہ کسی بھی حد تک سوچ سکتا تھا اور یقیناً یہی انکے کیئے کی سزا تھی۔

وہ جیسی تمہارے پاس سے گئی تھی اب تک ویسی ہی ہے۔میرا مقصد صرف اسکو تمہاری زندگی سے نکال دینا تھا۔میں مانتا ہوں کہ میں بہت پستی میں گر گیا تھا مگر میں نے کسی کو اسکے قریب پھٹکنے بھی نہیں دیا۔"

کہاں ہے وہ" ہشام اپنی جگہ سے اٹھا"

ہمارے فارم ہاؤس پر یہ اسکی چابی ہے۔وہ ایک ہفتے سے بھوکی ہے وہاں" یہ کہتے ان کا دل کیا کہ واقعی آج زمین پھٹے اور وہ اس میں جا سمائیں۔"

exponovels

بشام نے غضبناک ہو کران سے چابی جھپٹنے کے انداز میں لی۔ جیپ نکالی اور فارم ہاؤس چلا گیا۔

جس وقت وہ فارم ہاؤس پہنچا اور وہاں کی ملازموں کی بنی کوٹھڑی میں ہنال کو لینے پہنچا تو وہ اسے دیکھ کر پہچان ہی نہ سکی۔ یہ وہی ہنال تھی جس کس چہرے پر اسکی ایک نظر پڑھتی تو دوبارہ پلٹنے کا نام نہ لیتی۔ وہ اس وقت ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ہوئی تھی۔

اس نے فوراً اسے بازوؤں میں اٹھایا اور شہر کی جانب نکل پڑا۔ کچھ ہاسپٹلز نے اسے پولیس کیس کہہ کر لینے سے انکار کیا آخر اپنے ایک دوست کا اثرورسوخ استعمال کر کے ایک ہاسپٹل نے اسے لے کر ٹریٹمنٹ شروع کر دی۔

اس کی سانسوں کی دھیمی ہوتی رفتار اسے پریشان کیئے دے رہی تھی۔

باہر بیٹھا وہ مسلسل اسکی زندگی کے لیئے دعا گو تھی۔ کیا کیا وہ سہہ نہیں گئی تھی اسکے لیئے وہ تو سمجھتا تھا کہ جتنی محبت وہ نہال سے کرتا ہے شاید ہی وہ کرتی ہو۔ مگر آج وہ ماننے پر مجبور تھا کہ ہنال کی محبت اسکی محبت کے معاملے میں کہیں زیادہ ہے۔

اے اللہ جس نیکی کو آپ نے محبت میں بدل دیا اسے پوری طرح مجھے عطا کر دیں۔ مجھ سے اتنی پاکیزہ محبت کرنے والا شخص مت "چھیننیں۔ مجھے اسکی ضرورت ہے اشد ضرورت "

اگلے دن شام کو کہیں جا کر ہنال کی حالت قدرے سنبھلی۔ اور یہ وقت بشام کے لیئے کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔

جس وقت اسے ہوش آیا وہ کمرے میں اسے دیکھنے گیا۔ ڈاکٹرز نے اسے سکون آور دیں ہوئیں تھیں۔ جن کی وجہ سے وہ ابھی بھی غنودگی میں تھی۔

بشام چیئر اسکے بیڈ کے بالکل پاس کر کے بیٹھ گیا۔

اسکا ایک ہاتھ ہاتھوں میں بھینچے اسکے ایک ایک نقش کو حسرت سے دیکھ رہا تھا۔

پلیز گیٹ ویل سون ہنی۔ ڈیسپریٹلی نیڈیو۔" اسکا ہاتھ لبوں سے لے جا کر وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ چند آنسو اسکی آنکھوں" میں جھلملا کر اسکے گالوں پر پھسل آئے۔

بشام نے اسکے بھائی زریاب کو کال کر کے ہاسپٹل بلایا۔ بشام کو اسکا یہ بھائی اپنا ہی پر تو لگتا تھا روایت شکن۔

اگلے کچھ دنوں میں ہنال کی بھی طبیعت سنبھل گئی۔ بشام اور زریاب کے زور دینے پر خون بہا کی جگہ صحیح طرز پر ہنال کے گھر والے پری

زاد کا رشتہ سردار باران سے مانگنے گ ۓ۔ اور انہوں نے بھی اقرار کر کے انکی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور اگلے دن ہی ہنال کی طبیعت کی وجہ سے انکا سادگی سے زریاب اور پری زاد کا نکاح کر دیا۔

پچھلے دو ہفتوں سے اسکے گھر والے اپنے پاس لے آئے تھے جہاں بہرام کی موت نے اسے دکھ پہنچایا تھا وہیں اسے پری زاد کو اپنی بھابھی اور سب سے چہیتے بھائی کی بیوی کے روپ میں دیکھ کر بے انتہاہ خوشی تھی۔ وہ اس لڑکی کو کبھی نہیں بھول سکتی تھی جس نے اس حویلی میں بشام کے بعد اپنی نرم مزاجی سے اسکا دل جیت لیا تھا۔

بشام کے ماں باپ نے ہنال سے آکر معافی بھی مانگی تھی۔ ہنال کے لیئے یہی بہت تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔ ایک گندی روایت کا خاتمہ ہو گیا تھا اور اسے اسکا بشام واپس مل گیا تھا انکا رشتہ برقرار تھا۔ اب وہ بغیر کسی ڈر کے اسکے ساتھ اپنی زندگی کا آغاز کر سکتی تھی۔

مگر وہ تھا کہ اسے ہاسپٹل لے جا کر ایسے بھولا کہ اس سے پھر ملنے بھی نہین آیا۔

کہیں سے اڑتی اڑتی خبر اس تک یہ بھی پہنچی تھی کہ اسکی ماں اسکی دوسری شادی بھی کروانا چاہتی تھیں۔

پری زاد سے اسے پتہ چلا کہ بشام اس سے ناراض تھا جس نے اسے اجنبی سمجھ کر خود پر بیتنے والی کسی اذیت کا نہیں بتایا تھا۔

صحیح ہے ایک تو انکی محبت میں سب کچھ میں سہوں اور وہ پھر بھی منہ پھلا کر بیٹھے رہیں بس اب میں بھی اپنی مرضی سے واپس جاؤں گی" پری زاد اسکا جواب سن کر سر تھام کر بیٹھ گئی اب جو کرنا تھا اسے ہی کرنا تھا۔

اگلے دن دھوپ بہت اچھی نکلی تھی۔ پری زاد نے قریب کی وادی میں گھومنے کا پروگرام بنایا۔ ہنال بھی بہت دنوں سے گھر سے باہر نہیں نکلی تھی۔

پری زاد، زریاب اور ہنال گھومنے نکل آئے۔ وہ دونوں باتیں کرتی آگے جا رہیں تھیں کہ یکدم گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز گونجی۔ جونہی انہوں نے مڑ کر دیکھا۔ سفید گھوڑے پر سفید شلوار قمیض پر کالی گرم چادر لیئے بشام کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔

ہنال دھڑکتے دل سے اسے اپنی جانب آتا دیکھ رہی تھی۔ کتنے دنوں بعد اسے دیکھا تھا۔ ہنال کو ایسا لگا ہر منظر دھندلا گیا ہے بس وہی نظر آرہا ہے۔

انکے پاس آکر اسکی جانب ایک بھی نگاہ ڈالے بنا وہ زریاب اور پری زاد سے ملا۔

بے اختیار پری زاد ہنال کے گلے لگی اور آہستہ سے اسکے کان میں بولی۔

exponovels

خوبصورت رشتوں اور لوگوں کو اپنی نام نہاد انا کے سپرد نہیں کرتے۔سب بھول کر میرے بھائی کی جانب قدم بڑھاؤ کیونکہ آج کا

"پروگرام اسی نے طے کیا تھا۔وہ اب تمہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔

پری زادیہ کہہ کر پیچھے ہٹی۔زریاب نے بھی اسے پیار دے کر جیسے آج صحیح معنوں میں رخصت کیا تھا۔وہ دونوں انہیں وہیں چھوڑ کر

واپس چلے گ ئے تھے۔

ہنال دھندلائی آنکھوں سمیت انہیں دیکھ رہی تھی کہ ایک ہاتھ نے دھیرے سے اسے اپنے حصار میں لیا۔

ہنال نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

چلیں اب ہم بھی"اس نے گردن موڑ کر ہنال کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "

آپ تو خفا تھے مجھ سے۔کتنا انتظار کیا میں نے آپکا۔"اس نے شکوہ کرتے اسکا بازو اپنے کندھے سے ہٹایا۔ "

کچھ مصروفیت تھی"ہنال نے حیران ہو کر اسکی بات سنی۔ "

"اتنی مصروفیت کے میں تک یاد نہیں رہی"

آپکو یاد کیوں کرتا جبکہ آپ تو ہر لحہ میرے ساتھ ہوتی ہیں۔آپکو ایک سرپرائز دکھانا ہے اور بہت سے شکوے بھی کرنے ہیں آپ سے"""

یہ کہتے ساتھ ہی وہ دوبارہ گھوڑے پر بیٹھا اور آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر ہنال کو بنے آگے بٹھا کر اپنے حصار میں لیتا ایک جانب گھوڑے کو

دوڑانے لگا۔

سرپرائز بھی اسی کو دکھائیں جس سے دوسری شادی کرنے چلے تھے"ہنالے کی بات پر وہ اپنا قہقہہ نہ روک پایا۔"

اوہ اصل ناراضگی اس بات کی ہے"کہتے ساتھ ہی بشام نے اسکے گالوں کو پیار سے چھوا۔ "

کوئی ضرورت نہیں یہ سب کرنے کی"اس نے غصے سے ہاتھ کی پشت سے اپنے گال رگڑ کر جیسے اسکا لمس مٹایا۔"

بشام اسکی اس حرکت پر مسکرا دیا۔

کچھ دیر بعد جس جگہ وہ پہنچے وہ درختوں میں گھرا انہایت خوبصورت گھر تھا۔بالکل سفید جو دور سے اتنی ہریالی میں چمک رہا تھا۔

اسے وہ پینٹنگ یاد آئی جو اس نے بشام کے دوست سکندر کے گھر میں دیکھی تھی۔جب وہ دونوں انکے گھر دعوت پر گ ئے تھے۔

اسکی نظریں کتنی دیر تک اس پینٹنگ سے ہٹ نہیں سکیں تھیں۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ بشام نے اسکی نظروں کو اس پینٹنگ پر جمے دیکھ لیا تھا۔

exponovels

آپکی محبت کے شایان شان کو بہترین تحفہ سمجھ نہین آرہا تھا۔ "

پچھلے دنوں اچانک یہاں آنے کا اتفاق ہوا تو یہ گھر نظر آیا۔ مجھے بھی وہ پینٹنگ یاد آئی جو آپکو سکندر کے گھر اچھی لگی تھی۔ اتفاق سے اسکا مالک یہ گھر بیچ رہا تھا اور میں نے خرید لیا۔ پچھلے دنوں اسی کو کچھ ٹھیک کروا رہا تھا تا کہ آپکو لے کر سیدھا یہیں آؤں۔ بس اسی لیئے آپکے "پاس نہیں آسکا۔

بشام نے گھوڑے سے اترتے اور اسے اتار کر گھر کی جانب بڑھتے کہا۔

اسکی روش پھولوں سے بھری ہوئی تھی۔ ڈبل سٹوری یہ چھوٹا مگر بے حد خوبصورت گھر ہنال کو بے حد اچھا لگا۔

یہ گھر میں نے آپکے نام کر دیا ہے "جب وہ دونوں ماسٹر بیڈروم میں آئے تو اس نے ہنال سے کہا۔ "

وہ مڑ کر اسکے ساتھ لگتی اسکی محبتوں پر آنسو بہانے لگی۔

مجھے صرف ایک بات کا دکھ ہمیشہ رہے گا۔ کہ میری محبت آپکا اعتماد نہیں جیت سکی۔ آپ پر کیا گزر رہی ہے کون آپکو دھمکا رہا ہے آپ" " نے ایک مرتبہ بھی مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔

اس نے ہنال کا چہرہ اپنے سامنے کرتے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپکی زندگی چاہیئے تھی"

ہنال زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ خیر آپ مجھ سے وعدہ کریں آئندہ ہم میں کچھ چھپا نہیں رہے گا۔ ہر بات" "آپکو مجھ سے شئیر کرنی ہے چاہے وہ بات کیسی بھی ہو

اس نے ہنال کی آنکھوں میں اپنی جذبے لٹاتی آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

آئی پرامس "ہنال کی بات پر اس نے بے اختیار اسکی پیشانی پر لب رکھ دیئے۔ ہنال کو لگا اسکے اندر تک سکون سرائیت کر گیا ہے۔ "

مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا کہ آپ میرے پاس ہیں۔ لڑکی مجھے یقین دلاؤ۔ "بشام نے پیچھے ہوتے شرارت سے اسے دیکھتے کہا۔ "

ہنال نے مسکراتے اسکا ایک ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں تھاما اور ہونٹوں کی جانب لے گئی۔ وہ یہی سمجھا کہ ہنال اسکے ہاتھ پہ بوسہ دے گی۔ مگر جب اس نے اسکے ہاتھ کی پشت پر زور سے کاٹا تو وہ کراہ کر رہ گیا۔

اب یقین آ گیا۔ "شرارت سے اپنی ہنسی روکتے وہ بولی۔ اور مڑنے لگی کے بشام نے پیچھے سے بازوؤں میں جکڑ کر اپنے ساتھ لگایا۔ "

اور جب میں یقین دلانے پر آیا تو۔۔۔۔ "اسکی ذو معنی بات پر اسکے دل کی دھڑکن بے قابو ہوئی۔ "

exponovels

میں نے ایسا کوئی یقین نہیں مانگا" وہ تیزی سے بولی، "

مگر مجھے تو دلانا ہے" اسکا آنچ دیتا لہجہ اسکے ہاتھ پاؤں پھلانے کے لئیے کافی تھا۔ "

"

اچھا بشام پلیز سنیں" اس سے پہلے کے بشام اس پر حاوی ہوتا ہنال کو کچھ یاد آیا۔"

"میں نے کچھ پوچھنا ہے آپ سے"

ہنی پلیز پھر نہیں پوچھا جا سکتا" بشام کو اسکا خود پر سے توجہ ہٹانا بہت بدمزہ کر گیا۔ "

"بس ایک بات، آپ نے ایک دفعہ مجھے لپ اسٹک ریموو کرنے کا کہا تھا۔ یاد ہے جب میں آپکے آفس بھی آئی تھی"

بشام کیسے بھول سکتا تھا۔ اتنا ڈسٹرب ہنال کی موجودگی میں وہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ جتنا وہ اس رات ہوا تھا۔ بشام وہ دن یاد کر کے زیر لب مسکرایا۔ پھر اپنی شرارتی آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکائیں۔

"یار میں اس وقت کوئی لڑائی افورڈ نہیں کر سکتا۔ سو پھر کبھی۔۔۔۔"

"نہیں نا ابھی بتائیں پلیز"

بشام کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ہنال اسکی بات کاٹ کر لجاجت سے بولی۔

تو پھر ڈیئریہ سب ٹوئسٹ ہمارے بیچ نہ آتے اور اسی رات چاہے زبردستی ہی صحیح میں آپ پر اپنا ہر حق جتا چکا ہوتا۔ آئی کانٹ فارگیٹ یور اپیلنگ لپس" بشام کے اتنے بے باک جواب نے اسکی دھڑکنوں کی رفتار بڑھائی۔

اف بشام آپ کیا کیا سوچتے تھے" ہنال نے حیرت سے پوچھا۔ "

اگر میں آپکو ابھی بتادوں کو آپکی محبت دل میں براجمان ہونے کے بعد آپ کب کب اور کیسے اپیل کرتی تھیں تو آئی بیٹ آج لڑائی پکی ہے لیکن اب میں مزید کسی اور رسک کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ سو وانا میک یو مائن ایز سون ایز پاسبل۔" اسکا ایک ایک انداز ہنال کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

اچھا یہ بتائیں ہنی مون کا آغاز یہیں سے کریں یا دبئی۔ ایسا کرتے ہیں دو دن کا ہنی مون یہاں کر کے پھر دبئی چلتے ہیں اب میں ہر اس جگہ کو آپکے ساتھ ویسے ہی انجوائے کرنا چاہتا ہوں جیسے اصل میں میریڈ کپلز انجوائے کرتے ہیں" بشام کے خطرناک ارادوں سے بچنا اب اسے مشکل لگ رہا تھا۔

اور میری پڑھائیٔ"اس نے دہائیٔ دی"

ابھی تو صرف مجھے پڑھیں"اس نے اسکا رخ اپنی جانب کرتے اسے محبت کی دنیا میں لے جاتے اسکے حواسوں پر قبضہ کرنا شروع کیا۔"

ختم شد

exponovels

For more visit (exponovels.com)